جماعت دہم: اردو

کتابچہ برائے اساتذہ

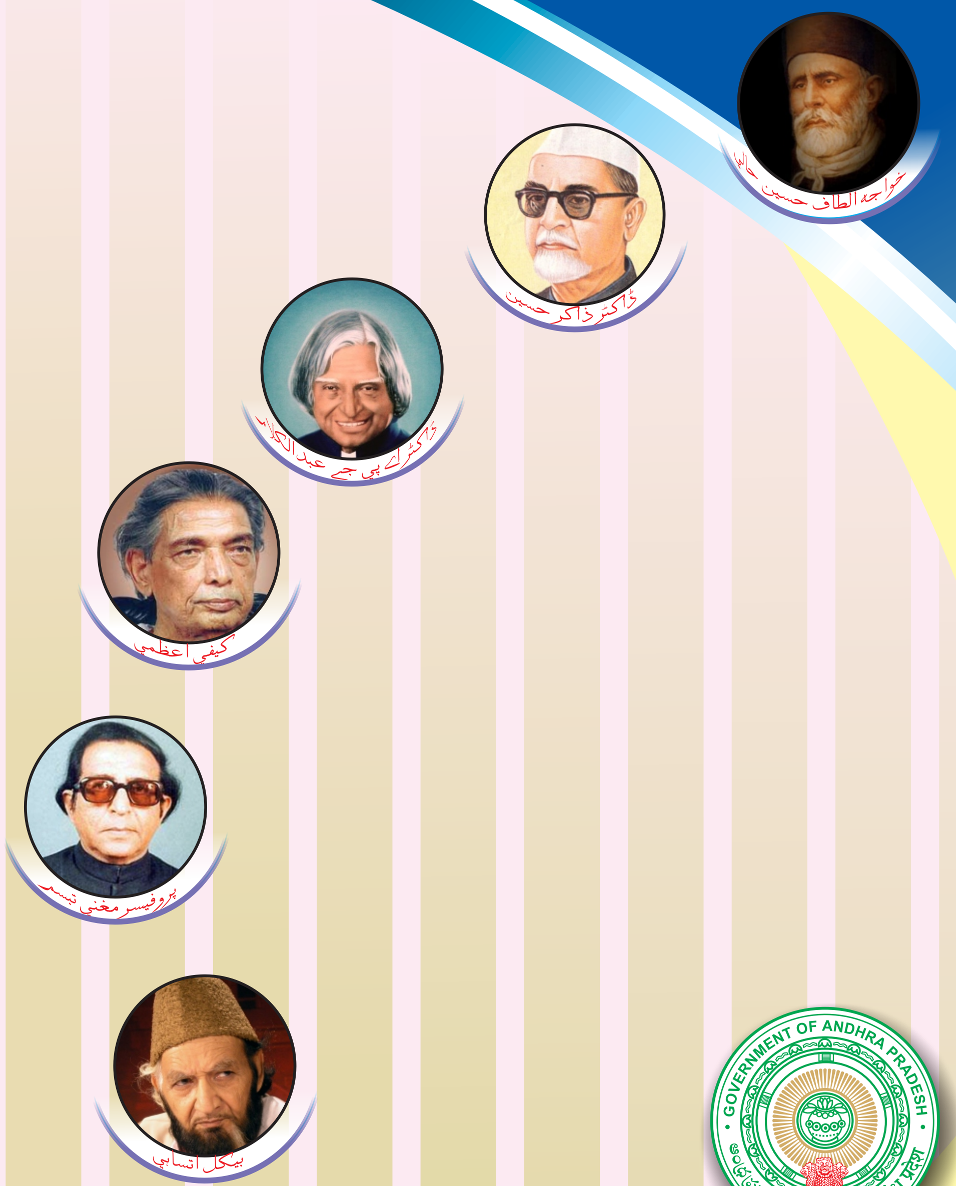

حکومت آندھراپردیش
حیدرآباد۔

جماعت دہم: اردو

کتابچہ برائے اساتذہ

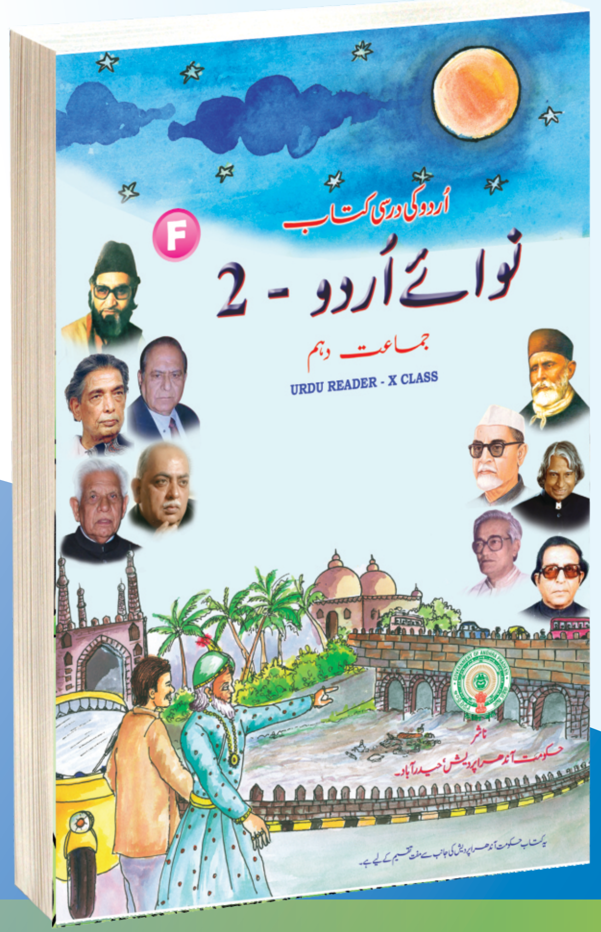

ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق وتربیت
آندھراپردیش، حیدرآباد

کتابچہ برائے اساتذہ

اردو

جماعت دہم

ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت'

آندھراپردیش' حیدرآباد۔

ماڈیول کے تشکیل کار

(1)	تقی حیدر کاشانی	لکچرر ڈائیٹ' وقار آباد' ضلع رنگا ریڈی۔
(2)	جناب محمد تاج الدین	اسکول اسسٹنٹ' گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول' حسینی عالم نیو' حیدرآباد۔
(3)	محمد ظہیرالدین	SRG' ضلع پریشد ہائی اسکول' (زکور) آرمور' ضلع نظام آباد۔
(4)	محمد علیم الدین	SRG' ضلع پریشد ہائی اسکول' پٹلور' مریلی منڈل' ضلع رنگا ریڈی۔
(5)	سید وارث احمد	SRG' ضلع پریشد ہائی اسکول' پنگنور' ضلع چتور۔
(6)	سید محمد یونس طیب	SRG' MPUPS گووالا چیرو' ضلع کڑپہ۔
(7)	ڈاکٹر ایم اے قدیر	SRG' ضلع پریشد ہائی اسکول بوتھ' ضلع عادل آباد۔
(8)	جناب ارشد محمد صدیقی	SRG' منڈل پریشد مدرسہ تحتانیہ' یلما گوڑہ' ایچوڑہ منڈل' ضلع عادل آباد۔

اڈیٹر اینڈ کوآرڈینٹر

محمد افتخار الدین شاؔد

کوآرڈینیٹر' SCERT' آندھرا پردیش' حیدرآباد۔

مشیر

ڈاکٹر این اوپیندر ریڈی

پروفیسر شعبہ نصاب و درسی کتب' SCERT' آندھرا پردیش' حیدرآباد

مشیر اعلیٰ

شری گوپال ریڈی

سابقہ ڈائریکٹر' SCERT' تلنگانہ' حیدرآباد۔

مشیر اعلیٰ

شری ایس جگن ناتھ ریڈی

ڈائریکٹر' SCERT' تلنگانہ' حیدرآباد۔

کمپوزنگ

☆ ٹی محمد مصطفیٰ' حبیب کمپیوٹرس اینڈ ڈی ٹی پی آپریٹر' بھولکپور' مشیرآباد' حیدرآباد۔

پیش لفظ

کوٹھاری صاحب نے کہا کہ ملک کا مستقبل کمرہ جماعت سے بنتا ہے۔ یعنی اسکول بچوں کا ملک کے لے مددگار کے طور پر اچھے اور برے کی تمیز رکھنے والے شہریوں کی طرح تیار کرنے کی ذمہ داری اساتذہ کو نبھانی ہوگی۔ تمام بچوں کا معیاری تعلیم حاصل کرنا' قانون حق لازمی تعلیم-2011 کے مطابق بچوں کے حق میں تبدیل ہوگیا ہے۔ بچوں کا غوروفکر کرنا' اظہار خیال کرنا' منطقی طور پر پیش آنا' مضمون واری جماعت واری متعینہ استعداد کو حاصل کرنا جیسے امور معیاری تعلیم کے اہم نکات ہیں۔ ان تمام کی فراہمی اسکول ذمہ داری ہے۔ اور ان کو قابل حصول بنانا اساتذہ کی ذمہ داری ہے۔

آج کے حالات میں جہاں تعلیم تجارت بن گئی ہے۔ اسکولس کو اپنی ذمہ داری نبھانا' اس کے مطابق اساتذہ کو اپنی فرائض کی انجام دہی میں کئی ایک چیلنجس کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ معلومات کو علم تصور کرنا' ان ہی معلومات کو بچوں تک پہنچانا یا ان کے بارے میں سمجھانا ہی تدریس تصور کرنا' ان کو حافظہ میں محفوظ کرنے کے لیے جانچ کرنا' امتحانات اہم مقصد بن گیا ہے۔ ان حالات سے نکلتے ہوئے جدید رجحان کے ساتھ غوروفکر کرتے ہوئے اساتذہ اپنے آپ کو بدلنا ہوگا۔

اس پس منظر میں ہماری ریاست میں قومی درسیاتی خاکہ-2005 اور RTE-2009 کی بنیاد پر ریاستی درسیاتی خاکہ 2011 ترتیب دیا گیا ہے۔ بچے بامعنی انداز میں سیکھنے' بچے تشکیل علم کے لے اپنی حاصل کردہ معلومات کو روزمرہ زندگی میں استعمال کرنے' سیکھایا اکتساب صرف درسی کتابوں یا کمرہ جماعت تک محدود نہ ہو بلکہ انکشاف' تجربات' منصوبہ کام' ردعمل پر مشتمل تدریسی واکتسابی سرگرمیاں ہونی چاہیے۔ اس کے مطابق تنقیدی تدریسی طریقے' سماجی تشکیل سے تعلق رکھنے والے تدریسی طریقوں کو اختیار کرنا ہوگا۔ بچوں کی صلاحیتوں کو غوروفکر کی مہارتوں پر وقت جائزہ لینے کے لیے مسلسل جامع جانچ کے طریقوں پر عمل آوری ہونی چاہیے۔ یہ تمام APSCF-2011 کلیدی اصول ہیں۔ ان کی بنیاد پر ہماری ریاست میں جماعت اول تا دہم نصاب درسی کتب' جانچ کا طریقوں میں جدیدیت لائی گئی۔ ان کی تیاری ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق وتربیت کی جانب سے دی گئی۔

پیشہ تدریس میں داخل ہونے والے زیر تربیت اساتذہ کو تربیت دینے والے ادارے اس بات کو سمجھتے ہوئے زیر تربیت اساتذہ کو تیار کریں۔ نئی درسی کتابوں' جدید تدریسی طریقوں' جانچ کے طریقوں پر تربیت کنندگان کو تربیت دینی ہوگی۔ خصوصی طور پر نئی درسی کتابوں کے مطابق تشکیل علم کے لے مناسب جدید تدریسی طریقوں پر مشتمل منصوبوں کو تیار کرلیا اس طرح تربیت دی جائے۔ اس کے لیے جامعات کے شعبہ تعلیم سے تعلق رکھنے والے ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (SCERT) کے تعلیمی شعبہ سے مل کر کام کرنے کے لیے قدم بڑھانا' اور ان تبدیلیوں کو قبول کرنا خوش آئند بات ہے۔

جامعات کے پروفیسرس کی ٹیم SCERT کے شعبہ نصاب ودرسی کتب کے اراکین نے مل کر زیر تربیت اساتذہ کے لیے معاون تدریسی واکتسابی سرگرمیاں' جانچ کے طریقے کے عنوان سے ایک کتابچہ ترتیب دیا گیا ہے۔ اس کتابچہ میں APSCF پوزیشن پیپر کا خلاصہ' قانون حق تعلیم 2009' علم۔ علم کی تشکیل' کمرہ جماعت سے ارتقاء نئی درسی کتابوں کی خصوصات' کلیدی اصول' لسانی اکتساب کے لے لسانی اکتساب کے لیے حکمت عملی' تدریسی مدارج' سالانہ منصوبہ' پیریڈ پلان' مسلسل جامع جانچ' تدریسی واکتسابی رہنمایانہ خطوط' CCE ریکارڈ وغیرہ جیسے ابواب شامل کیے گئے ہیں۔ کتابچہ کے آخر میں زبان کے اساتذہ کے معاون ومددگار حوالہ جاتی کتب کی تفصیلات' ادارے' طبقاتی ادارے' ویب سائٹس کی تفصیلات بھی شامل ہیں۔

زیر تربیت اساتذہ اس کتابچہ کے نکات کے مطابق تدریسی اکتسابی وقت کے دوران لکھے سالانہ منصوبہ' منصوبہ سبق' پیریڈ پلان' کو جدید طریقوں کے مطابق لکھیں گے۔ اس طرح SAT ریکارڈ کو مسلسل جامع جانچ کے مطابق بدل کر لکھیں گے۔

اساتذہ ہمیشہ طالب علم ہوتے ہیں۔ ہمیں تحقیقی رجحان کے تحت کام کرنا ہوگا۔ ضرورت کے مطابق اپنے آپ کو بدلتے ہوئے نتائج حاصل کرنے والے افراد کے طور پر نیا کردار نبھانا ہوگا۔ میں اس بات کی امید کرتا ہوں کہ ان حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے مستقبل کے پیڑھیوں کو رہنمائی کرتے ہوئے انہیں مثالی اساتذہ کے طور پر ابھرنے میں بھرپور تعاون دیں گے۔

اس کتابچہ کی تربیت میں شامل SCERT شعبہ نصاب ودرسی کتب کے ارکان' درسی کتاب کے مصنفین' اسٹیٹ ریسورس گروپ ممبر' عثمانیہ کا کتیہ' وینکٹیشورہ یونیورسٹی کے پروفیسرس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مستقبل میں جامعات اس طرح SCERT سے مل کر تعلیمی ترقی کے لیے کوشش کریں گے اس بات کی امید کرتا ہوں۔

فہرست مضامین

سلسلہ نشان	باب	صفحہ نمبر
1	درسی کتاب سے متعلق	2
	الف۔ کلیدی اصول	
	ب۔ جماعت دہم کی تکمیل تک حصول طلب استعداد	
	ج۔ بچوں کے لیے ہدایات	
	د۔ اساتذہ کے لئے ہدایات	
	ھ۔ اسباق کی ترتیب	
2	اسباق اور ان کی خصوصیات	12
3	تعلیمی قدریں، استعداد، اشارے اسباق واری حصول طلب استعداد	26
4	تدریسی حکمت عملی	43
5	معلم کی تیاری/منصوبے	73
6	جماعت دہم کے امتحانات-اصلاحات	103
	الف۔ضرورت	
	ب۔ پس منظر	
	ج۔ رہنمایانہ خطوط	
7	تشکیل جانچ کے اہتمام کا طریقہ	120
	الف۔تشکیلی جانچ -تفصیلات، مثالیں	
	ب۔ عملی طریقہ-شواہد	
	ج۔ ترقی کا اندراج	
8	مجموعی جانچ (پبلک امتحانات کا انعقاد)	130
	الف۔استعداد واری میزان (Weightage)	
	ب۔ سوالات کی قسم، تعداد، نوعیت، نمونہ سوالات	
	ج۔ پرچہ سوالات کے نمونے	
	د۔ جوابی بیاض کی جانچ -اشارے/ رہنمایانہ خطوط	
9	جماعت دہم-سبق کے تدریسی وسائل-زائد کتابیں	162
10	معلم کی تیاری	163

درسی کتاب سے متعلق

(الف) کلیدی اصول

(ب) جماعت دہم کی تکمیل پر بچوں میں حصول طلب استعداد

(ج) بچوں کے لئے ہدایات

(د) اساتذہ کے لئے ہدایات

(ھ) اسباق کی ترتیب

I۔درسی کتاب سے متعلق

نویں جماعت کے طلبا حاصل کردہ لسانی مہارتیں اور تخلیقی صلاحیت کو مزید فروغ دینے کے قابل دسویں جماعت کی اردو کی درسی کتاب '' نوائے اردو۔2 '' کو ترتیب دیا گیا ہے۔اس کتاب کے ذریعہ بچوں میں مضمون کا فہم حاصل کرنے' ردعمل ظاہر کرنے' تخلیقی طور پر اظہار کرنے اور زبان شناسی کے حصول پر مزید عبور حاصل کیا جاسکتا ہے۔درسی کتاب میں الگ الگ موضوعات' مختلف اصناف کے تحت دیئے گئے یہ اسباق طلباء میں انسانی،تہذیبی اور سماجی اقدار فروغ دینے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔اس باق کو اسطرح ترتیب دیا گیا ہے کہ وہ معلم کو مدارج کے مطابق درس دینے میں معاون ہوں۔

(الف) کلیدی اصول

❖ **رٹنے رٹانے کے عمل کے برخلاف:**

آئندہ دسویں جماعت کے سالانہ امتحانات میں درسی کتاب میں موجود سوالات کو ہو بہو نہیں پوچھا جائے گا۔لیکن درسی کتاب میں موجود سوالات کی نوعیت والے دیگر سوالات دیئے جائیں گے۔اس لئے موجودہ درسی کتاب رٹنے رٹانے کے عمل سے برخلاف ہے (اہم نظموں کو رٹنا لازمی ہے) کسی بھی نوعیت کے سوال کا جواب دینا اسی وقت ممکن ہوسکتا ہے جبکہ سبق پر مکمل عبور حاصل ہو۔اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے تدریسی و اکتسابی عمل انجام دیں۔تبھی جاکر طلبا ہر نوعیت کے سوالوں کے جوابات دینے کے قابل ہوسکتے ہیں۔عنوان' سوالات کی نوعیت اور حصول طلب استعداد سے متعلق اساتذہ واضح فہم حاصل کرلیں اسی مناسبت سے تدریسی عمل انجام دیں تاکہ طلباء رٹنے رٹانے سے گریز کریں۔

❖ **درسی کتاب کے دائرے سے ہٹ کر سیکھنے کے مواقع فراہم کرنا :**

عام طور پر طلباء سماج کے ذریعہ' ماحول کے ذریعہ اور زائد تدریسی اشیاء کے ذریعہ کئی ایک معلومات حاصل کرتے ہیں۔طلباء کو اسی جانب راغب کرنے کیلئے درس کتاب کارآمد ثابت ہوتی ہے۔

درسی کتاب میں موجود تخلیقی مشاغل، منصوبہ کام، لسانی سرگرمیاں توصیف سے متعلق مشغلے وغیرہ بچوں کو خود سوچنے اور سماج سے گھل مل کر اکتساب حاصل کرنے کی حوصلہ افزائی فراہم کرتی ہے۔ مختلف تصانیف اکٹھا کرنا، مشہور لوگوں کے تفصیلات جمع کرنا، مختلف لوگوں کی طرز زندگی میں پائے جانے والے فرق کا مشاہدہ کرتے ہوئے معلومات کو جدول میں درج کرنا، اخبارات کے ذریعہ معلومات اکٹھا کرنا، کہانیاں جمع کرنا انٹرویو لینا جیسے مشاغل بچوں کو درسی کتاب سے ہٹ کر اکتساب حاصل کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اسباق میں موجود معلومات حاصل کرنے کے بعد طلباء انہیں اپنی روزمرہ زندگی میں اطلاق کرنے، تصانیف کی توصیف کرنے، مختلف زاویوں سے سوچنے اور شاعر کے خیالات کو سمجھنے کے قابل ہوں۔ اس کے علاوہ سماج میں اپنا رول ادا کرنے کی ترغیب دیں۔ ان تمام باتوں کے حصول میں درسی کتاب کے مشاغل ممد معاون ثابت ہوتے ہیں۔

❖ حاصل کی گئی معلومات کو بچے اپنی روزہ مرہ زندگی میں استعمال کرنا :

حاصل کی گئی معلومات کو جب بچے اپنی روزہ مرہ زندگی میں استعمال کرتے ہیں ہم کہہ سکتے ہیں درسی کتاب کے مطلوبہ مقاصد کی تکمیل ہوئی ہے جس میں گفتگو کرنا، معلومات کے حصول کیلئے سوالات کرنا، اخبار، رسائل، ورقیے، معلوماتی جدول وغیرہ کو پڑھ کر سمجھنا، خطوط نویسی، درخواست لکھنا وغیرہ شامل ہیں۔ اس دوران طلباء دوسروں پر انحصار کئے بغیر اپنی لسانی صلاحیت کا استعمال کرنا ضروری ہے۔ طلباء میں اس صلاحیت کو فروغ دینے کیلئے درسی کتاب میں سننا، بولنا، فہم کے ساتھ پڑھنا، خود لکھنا، تخلیقی اظہار، توصیف، منصوبہ کام کے تحت کئی ایک مشاغل دیئے گئے ہیں۔

❖ بچوں کی معلومات، پس منظر، تہذیب وتمدن :

درسی کتاب میں مختلف اصناف سخن کے تحت اسباق ترتیب دیئے گئے ہیں لیکن ہر مشق میں بچوں کے سیکھے گئے معلومات کی بنیاد پر اپنے الفاظ میں لکھنے کی ترغیب دینے والے سوالات دیئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بچوں میں تخیلاتی صلاحیت کو فروغ دینے اور اپنے اطراف و اکناف کے ماحول میں حصہ لیتے ہوئے کئی ایک امور کو سیکھنے میں مدد دینے والے مشاغل بھی دئے گئے ہیں منصوبہ کام اور تخلیقی اظہار کے تحت دیئے گئے سوالات بچوں کی معلومات اور سماجی اقدار کو فروغ دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے تجربات بیان کرنے، اکتساب کو فروغ دینے میں کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔ طلباء کے تجربات اور لسانی صلاحیت کو موثر طور پر ظاہر کرنے والی مشقیں بھی دی گئی ہیں۔

❖ صلاحیتوں کا استعمال :

دسویں جماعت کے اختتام تک طلباء اپنے تجربات کو مختلف اصناف میں ظاہر کرنے کے قابل ہونا چاہئے۔ سنے گئے اور پڑھے گئے موضوع کو سمجھتے ہوئے موقع اور محل کے اعتبار سے مناسب الفاظ کے ساتھ استعمال کرنے کے قابل ہوں۔ اس کے لئے لفظیات کے تحت دیئے گئے مشاغل کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔ مختلف موضوعات پر توصیفی انداز میں ردعمل ظاہر کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینے کیلئے ''توصیف'' عنوان کے تحت مشاغل ترتیب دیئے گئے ہیں۔ معلومات اکٹھا کرنا، تجزیہ کرنا، رپورٹ تیار کرنا صلاحیتوں کے فروغ دینے کیلئے مختلف مشقیں دی گئی ہیں۔ بچوں میں تخیلاتی اور تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینے کیلئے تخلیقی اظہار کے تحت دیئے گئے سوالات بہت مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

(ب) جماعت دہم تک بچوں میں حصول طلب استعداد

I۔ تفہیم سمجھنا۔ ردِعمل ظاہر کرنا

اس استعداد میں سننا۔ بولنا۔ روانی کے ساتھ پڑھ کر فہم حاصل کرتے ہوئے اظہار کرنا جیسی صلاحیتیں پائی جاتی ہیں جس کے تحت بچے درج ذیل نکات پر عبور حاصل کریں۔

- سنی گئی اور پڑھی گئی عبارت کو سمجھنا' اور اپنے خیالات کو آزادی کے ساتھ ظاہر کرنے کے قابل ہوں۔
- کسی عنوان کی تائید یا تنقید کرتے ہوئے دلائل کے ساتھ بیان کرنے کے قابل ہوں۔
- پسندیدہ مواقعوں اور تجربات کی وضاحت کرنے کے قابل ہوں۔
- نظموں کے خلاصے' اسباق کے خلاصے' کہانیاں وغیرہ اپنے الفاظ میں بیان کرنے کے قابل ہوں۔
- تقریری مقابلوں میں حصہ لے کر تقریر کرنے کے قابل ہوں۔ دیئے گئے عنوان پر بروقت تقریر کرنے کے قابل ہوں
- سبق پڑھ کر کلیدی الفاظ شناخت کرنے کے قابل ہوں۔
- سبق میں موجود ضرب المثال اور کہاوتوں کو شناخت کرنے کے قابل ہوں۔
- کردار کی نوعیت کو جدول کی شکل میں درج کرنے کے قابل ہوں۔
- تشریح و مفہوم کی مناسبت سے نظم اور گیتوں کے اشعار اور بند کی شناخت کرنے کے قابل ہوں
- نامعلوم اقتباس اور نظم پڑھ کر سوالات تیار کرنے کے قابل ہوں۔ سوالات کے جوابات لکھنے کے قابل ہوں
- سبق میں کسی جملے کو کس سے کس سے کہا' اور کس موقع پر کہا ہوگا اس کی شناخت کرنے کے قابل ہوں

II۔ اظہار ما فی الضمیر۔ تخلیقی اظہار

اس میں خود لکھنا' تخلیقی اظہار اور توصیف جیسے استعداد پائے جاتے ہیں۔

اس کے تحت بچے درج ذیل نکات پر عبور حاصل کریں

- کسی موضوع کو مختلف زاویوں میں لکھنے کے قابل ہوں۔
- وضاحت کرنے کے قابل ہوں۔
- کسی بھی موضوع سے متعلق اپنے خیالات لکھنے کے قابل ہوں کسی بھی موضوع سے متعلق اپنی دلچسپی اور عدم دلچسپی کو تحریری طور پر بیان کرنے کے قابل ہوں۔
- شاعر کے خیالات کو سمجھ کر بیان کرنے کے قابل ہوں۔
- قدرتی مناظر کی تشریح کرتے ہوئے لکھنے کے قابل ہوں۔
- طرز تحریر کو سراہتے ہوئے لکھنے کے قابل ہوں۔

- توصیفی مضمون، ورقیہ، اشعار، خطوط لکھنے کے قابل ہوں۔
- انٹرویو کیلئے سوالنامہ، توصیف نامہ تیار کرنے کے قابل ہوں۔
- تخلیقی مکالمے، اور قصے لکھنے کے قابل ہوں۔

III۔زبان شناسی:

اس میں لفظیات اور قواعد کے تحت پچھلی جماعتوں میں سیکھے گئے نکات کے علاوہ درج ذیل نکات پر عبور حاصلکر نا ضروری ہے۔

- الفاظ کے معنی، مترادفات، اور اضداد لکھنے کے قابل ہوں۔
- دئے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کرنا، ضرب المثال کو موقع ومحل کے مطابق استعمال کرنا۔
- علم عروض کا فہم حاصل کرنے کے قابل ہوں۔
- رموز واوقاف، جملے کی ساخت اور اس کی اقسام سمجھنے کے قابل ہوں۔
- مرکب الفاظ، تکرار لفظی سے متعلق فہم حاصل کرنے کے قابل ہوں۔

IV۔ منصوبہ کام

- یہ مختلف اسقدادوں کا مجموعہ ہے۔کہانیاں، اشعار، مشہور شخصیتوں کی تفصیلات، طرز زندگی، تبصرے اور خیالات کو اکٹھا کرنے کے قابل ہوں۔علاوہ ازیں رپورٹ تیار کرنا اور معلومات کو جدول میں درج کرنے اس کا مظاہرہ کرنے کے قابل ہوں۔

(ج) بچوں کیلئے ہدایات

❖ بچوں کے لئے ہدایات کو درسی کتاب میں کیوں شامل کیا گیا؟

موجودہ درسی کتاب متعلم مرکوز، طفل مرکوز تعلیم کیلئے موزوں ہے۔درسی کتاب کے سرورق کے اندرونی جانب طلباء کیلئے ہدایات دیئے گئے ہیں۔ان ہدایات کے مطالعہ سے درسی کتاب کی خصوصیات کا بہ آسانی فہم حاصل کیا جاسکتا ہے۔طلبا جملہ تعلیمی سال کیا کرنا چاہئے؟ کس طرح مطالعہکریں؟ درسی کتاب کا استعمال کس طرح کریں؟ وغیرہ سوالات کے جوابات بھی انہیں ہدایات کے ذریعہ فراہم کئے گئے ہیں۔

❖ یہ ہدایات کس بات کو ظاہر کرتے ہیں؟

یہ ہدایات درسی کتاب کی ترتیب سے متعلق معلومات فراہم کرتے ہیں۔اسباق کی درجہ بندی اور سبق کی ترتیب کس طرح ہے؟ سبق کے درمیان سوالات کیوں دیئے گئے ہیں؟ اساتذہ کس طرح کے سوالات پوچھیں؟ طلباء سوالات کے جوابات کس طرح لکھیں؟ جیسی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔اس کے علاوہ سوالات کے جوابات سوچ کر لکھنے، اساتذہ سے بحث کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔اگر طلباء خود سے لکھنے کے قابل ہوں تو وہ بورڈ امتحانات بہ آسانی دے سکتے ہیں۔طلباء کو مناسب رہنمائی فراہم کرنے پر وہ تدریسی واکتسابی کاروائیوں میں بخوشی حصہ لیتے ہیں سمجھ میں نہ آنے والے نکات سے متعلق جب تک اساتذہ سے بحث کرتے ہوئے اپنے شکوک کا ازالہ نہ کرلیں تب تک لسانی استعداد فروغ نہیں پائیں گے۔

❖ اساتذہ کیا کرنا چاہیئے؟

''طلبہ کیلئے ہدایات''عنوان کے تحت دی گئی ہدایات کو اساتذہ' بچوں سے ضرور پڑھوائیں اور ان سے متعلق فہم حاصل کرنے میں طلبہ کی مدد کریں۔طلباء کو آزادی کے ساتھ سوالات کرنے کے مواقع فراہم کریں۔ بیزارگی ظاہر نہ کرتے ہوئے' طلباء کو مایوس نہ کرتے ہوئے جوابات دیئے جائیں اس کیلئے اساتذہ سے پہلے طلباء کے لئے دی گئی ہدایات کا فہم حاصل کریں۔

(د) اساتذہ کیلئے ہدایات

❖ اہمیت/ضرورت:

نئے تدوین کردہ درسی کتابوں کو موثر اور بامعنی انداز میں تدریس کرنے کیلئے اساتذہ کو ہدایات دی گئی ہیں۔ ہر معلم اس کا ضرور مطالعہ کریں۔سبق کی تدریس سے لیکر سالانہ منصوبہ کی تیاری تک تمام معلومات واضح طور پر فراہم کی گئی ہیں۔تمام تعلیمی سال درسی کتاب کا استعمال کس طرح کیا جائے بتایا گیا ہے۔درسی کتاب کی تدریس کیلئے ضروری تکنیک بھی اساتذہ کیلئے ہدایات میں بتائی گئی ہے۔

❖ تجویز کردہ نکات

درسی کتاب کی تدریس کے لئے ضروری پیریڈ پلانس اور سبق کی تدریس کے ضروری پیریڈ پلانس کی تقسیم واضح طور پر ظاہر کی گئی ہے۔ استعداد کے حصول کے تحت کس استعداد کے لئے کتنے پیریڈ مختص کئے جائیں ہدایت دی گئی ہے۔اساتذہ اور طلباء کے درمیان بحث کئے جانے والے نکات اور تدریس کیلئے ضروری تدریسی طریقوں کو بھی بتایا گیا ہے۔مشقوں کے تحت متعلقہ استعداد کے حصول کے لئے ضروری ہدایات بھی دی گئی ہیں۔استعداد کے حصول میں معلم' طلباء کی کس طرح مدد کرے اور کس طرح فہم پہنچائیں وغیرہ باتوں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔سالانہ منصوبہ اور منصوبہ سبق کی تیاری میں کون کونسے نکات شامل کئے جائیں جدول کی شکل میں ظاہر کیا گیا ہے۔سبق کو مدارج کے مطابق درس کی غرض سے ترتیب دینے کے باوجود اساتذہ کیلئے ہدایات میں بھی اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

تدریس سے مراد مواد مضمون کی وضاحت کر دینا نہیں بلکہ مضمون میں موجود اقدار اور شاعر کے تخیلات سے بچوں کو واقف کروانا ہے۔اس کیلئے معلم کو چاہیئے کہ وہ طلباء سے بحث ومباحثہ کریں' بچوں سے کہلوائے اور مختلف زاوئیوں سے تجزیہ کریں۔تبھی جاکر تدریس موثر ہوگی۔ منصوبہ کام کے انعقاد کے وقت معلم کی نگرانی ضروری ہے اساتذہ اس بات کا خصوصا خود لکھنا' کے تحت دیئے گئے سوالوں کے جواب لکھتے وقت طلباء گائیڈس اور دیگر معلوماتی سرگرمیوں میں معلم اہم رول ادا کرتا ہے۔ جب تک ہم اس بات سے متفق نہ ہوں تب تک مطلوبہ استعدادوں کا حصول ناممکن ہے۔

❖ اساتذہ کو کیا کرنا چاہیئے؟

ہر معلم کو چاہیئے کہ وہ اساتذہ کے لئے ہدایات ضرور پڑھیں اور اسکا مکمل فہم حاصل کریں۔ پیریڈ واری تقسیم سے متعلق فہم حاصل کرتے ہوئے ایک منصوبہ تیار کرلیں۔سبق کی تدریس کے دوران سوالات پوچھے جائیں۔سبق کے دوران پوچھے جانے والے سوالات بھی درسی کتاب

میں دیئے گئے ہیں۔ان میں مزید سوالات شامل کرتے ہوئے پوچھے جائیں۔یہ سوالات بچوں کی سوچنے کی صلاحیت کوفروغ دینے کے قابل ہیں۔متعلقہ شقوں کے لئے مختص کردہ پیریڈس کے مطابق سوالات کے جوابات اخذ کروائیں۔جوابات بچے ازخود لکھنے کی حوصلہ افزائی کریں۔ اس دوران معلم بچوں کی صرف رہنمائی کریں نہ کہ وہ راست طور پر جوابات بتائیں۔درسی کتاب میں موجود سوالات کو پرچہ سوالات میں ہوبہ ہو نہ دیں۔سالانہ امتحانات میں بھی راست سوالات نہیں پوچھے جائیں گے بلکہ درسی کتاب میں موجود سوالات کی نوعیت رکھنے والے دیگر سوالات پوچھے جائیں گے۔لہٰذا بچوں کو ازخود جوابات لکھنے کی ترغیب دینے سے وہ کسی بھی طرح کے سوالات کے جوابات لکھنے کے قابل ہوں گے۔درسی کتاب کو مکمل استعمال کرتے ہوئے بچوں کے تحریری نکات کی تصحیح کرتے ہوئے ان میں خود سے تصحیح کرنے کی مہارت کوفروغ دیں۔تب ہی جا کر ان میں خود سے لکھنے کی قابلیت فروغ پائے گی۔

(ھ)اسباق کی ترتیب

اسباق کی ترتیب :

جماعت دہم کے طلبا میں سنے اور پڑھے گئے مضمون سے متعلق تنقیدی غور وفکر اور تجزیاتی صلاحیت فروغ پانا ضروری ہے۔اس کے علاوہ زبان کے تحریری اور تقریری شکلوں اور مختلف اصناف کا فہم حاصل کرتے ہوئے انہیں استعمال کرنے کے قابل ہوں۔علاوہ ازیں انہیں دورِحاضر کے امور سے اطلاق کرنے کے قابل ہوں جس سے طلبا میں اعلاوہ اقدار اور رجحانات فروغ پائیں گے۔

ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے بچوں میں انسانی اقدار، رشتے' بہبودی نسواں' جانوروں سے صلہ رحمی جیسی خصوصیات فروغ دینے کی غرض سے اسباق کا انتخاب کیا گیا ہے۔جماعت دہم کے اسباق کی ترتیب کا مشاہدہ کرنے سے ہمیں اس بات کا پتہ چلتا ہے۔اسی طرح حب الوطنی اور مناظر فطرت کو بھی اہمیت دی گئی ہے۔

مناظر فطرت، انسانی اقدار' مدح سرائی ، بہبودی نسواں، لسانی دلچسپی، شخصیت کی نشوونما، جانوروں سے صلہ رحمی ، طنزومزاح وغیرہ موضوعات کی بنیاد پر اسباق کا انتخاب کیا گیا ہے جو انشائیہ،قصیدہ،نظم،غزل،افسانہ،سوانح حیات، گیت اور انٹرویو جیسی اصناف کی شکل میں دیئے گئے ہیں۔زائد مطالعہ کے طور پر ''درِیتیم'' کو سرسری مطالعہ کے تحت دیا گیا ہے۔

ہر ماہ کم ازکم دو اسباق کی تدریس کی جانی چاہئے۔ان میں سے ایک سبق اصناف سے نعت/نظم/گیت/غزل/قصیدہ سے تعلق رکھتا ہو اور دوسرا سبق افسانہ/انشائیہ/تقریر/مضمون/انٹرویو سے تعلق رکھتا ہے۔

جون، اکتوبر' جنوری اور فروری کے مہینوں کیلئے ایک ایک سبق ہی مختص کیا گیا ہے کیونکہ ان مہینوں میں ایام کار کم ہوتے ہیں۔

زائد مطالعہ کے تحت سرسری مطالعہ میں ''درِیتیم'' کو 23 عنوانات کے تحت پیش کیا گیا ہے۔انہیں حسب ذیل طریقے سے مکمل کیا جائے۔

جولائی اور ستمبر۔9 عنوانات (''پاک باز عبداللہ'' سے ''لڑائی رک گئی'' تک)

اکتوبر اور دسمبر۔7 عنوانات (''سفر شام سے شادی تک'' سے ''ہجرت مکہ سے غار ثور'' تک)

جنوری اور فروری۔ 7 عنوانات (''مدینہ میں'' سے ''مکہ میں'' تک)۔

سالانہ منصوبہ میں مختص کردہ متعلقہ مہینوں کے پیریڈوں میں متعلقہ عنوانات پر کمرہ جماعت میں بحث ومباحثہ منعقد کیا جائے۔

سبق کی ترتیب:

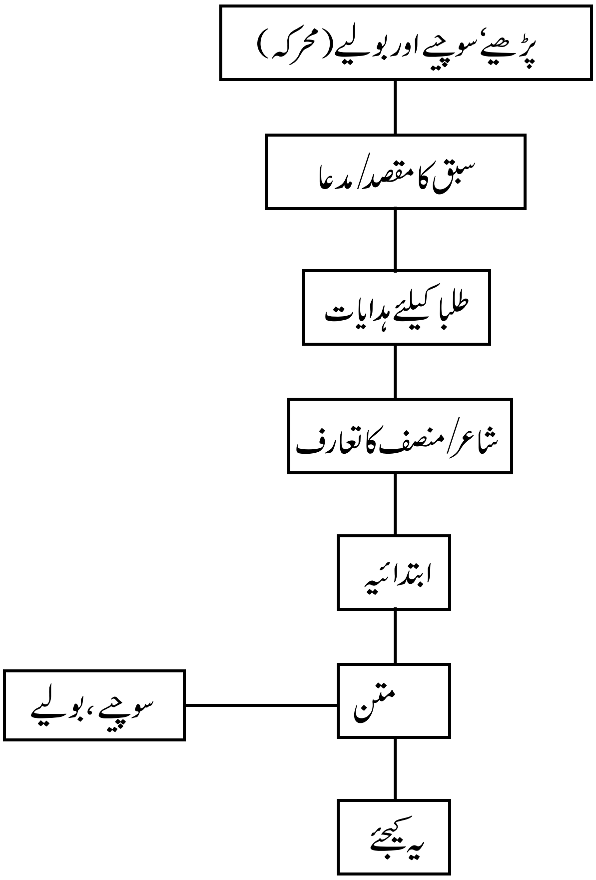

یعنی 8 مدارج میں سبق کی تفہیم مکمل ہوگی۔

1۔ پڑھیئے، سوچیے اور بولیے

پچھلی جماعتوں میں تصاویر دے کر سوالات کے ذریعہ بچوں میں محرکہ پیدا کیا گیا۔

سیکھے جانے والے سبق سے متعلق دلچسپی پیدا کرتے ہوئے، سبق سے متعلق بچوں کی گذشتہ معلومات کا مشاہدہ کرتے ہوئے۔ جوش وخروش پیدا کرتے ہوئے موجودہ سبق کی جانب راغب کرنا ہی اس عنوان کا اہم مقصد ہے۔

جماعت دہم کی درسی کتاب میں اشعار، عبارت، واقعہ، کہانی، غزل کو محرکہ کے طور پر دیا گیا ہے جس پر بحث ومباحثہ کرتے ہوئے بچوں میں محرکہ پیدا کیا جائے۔ محرکہ کے تحت دیئے گئے سوالات آپ کے لئے صرف ایک نمونہ ہیں۔ اسکے علاوہ آپ ایسے ہی مزید سوالات دے کر بچوں میں محرکہ پیدا کریں۔

2۔ سبق کا مقصد/ مدعا:

نظم، غزل، قصیدہ، گیت، انشائیہ وغیرہ اصناف پر مشتمل اسباق کا مقصد اور مدعا جاننا ضروری ہے۔اس لئے ہر صنف کی تاریخ جاننے کیلئے سبق کا مقصد مدعا دیا گیا ہے۔انشائیہ/قصیدہ/نظم/غزل وغیرہ اصناف پر مشتمل اسباق کو شامل کرنے کے مقصد کو ''مقصد/ مدعا'' عنوان کے تحت دیا گیا ہے۔اس مقصد سے متعلق فہم پہنچانے کیلئے اسے بچوں سے پڑھوائیں اور بحث ومباحثہ کروائیں۔

Pre Text۔سبق کا پس منظر

سبق کے موضوع، پیغام، خلاصہ یا دور حاضر کے امور سے اطلاق سے متعلق بچوں کو غور وفکر کرنے اور سبق کے تئیں انہیں آمادہ کرنے کیلئے سبق کے ابتداء میں دئے گئے محرکہ کے نکات مددگار ہوتے ہیں۔سبق کا مقصد مدعا سبق کے پس منظر کو جاننے میں مدد دیتا ہے۔اس سے حاصل ہونے والے ابتداء فہم کے ذریعہ بچے سبق کے تئیں دلچسپی پیدا کر لیتے ہیں۔

3۔ صنف کی تعارف:

ہر سبق میں صنف کی تعارف دی گئی ہے۔سبق کس کتاب یا مجموعہ کلام سے اخذ کیا گیا ہے اور اس کی تفصیلات بھی پیش کی گئی ہیں۔ انہیں بچوں سے مطالعہ کروائیں اور بحث ومباحثہ کرائیں۔

4۔ طلباء کیلئے ہدایات:

اس نکتہ کو بچوں میں سبق کے تئیں تجسس پیدا کرنے کیلئے شامل کیا گیا ہے۔ابتدائیہ کو پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔متن بھی بچے از خود پڑھیں۔جس سے بچوں میں سبق سے متعلق ابتدائی فہم حاصل ہوتا ہے اور نا معلوم امور کو جاننے کا تجسس پیدا ہوتا ہے۔

نامعلوم الفاظ کو خط کشیدہ کرتے ہوئے ان کی معنی معلوم کرنے کی کوشش کرنے سے بچوں کو موثر فہم حاصل ہوتا ہے۔اساتذہ کو چاہئے کہ وہ درسی کتاب میں دیئے گئے طلباء کیلئے ہدایات پڑھنے کی بچوں کو ترغیب دلوائیں۔

کسی بھی موضوع کو سیکھنے کیلئے بچوں میں اس موضوع سے متعلق چند ابتدائی معلومات کا پایا جانا ضروری ہوتا ہے۔اساتذہ ان ابتدائی معلومات کا مشاہدہ کریں۔یہ ابتدائی معلومات بچوں میں علم کی تشکیل کیلئے بے حد کارآمد ثابت ہوئے ہیں۔سیکھنے سے مراد تشکیل علم ہے۔کسی بھی موضوع سے متعلق ابتدائی فہم رکھتے ہوئے بحث ومباحثہ میں حصہ لینے سے علم کی تشکیل عمل میں آتی ہے۔اس کے لئے ضروری ابتدائی معلومات اور فہم فراہم کرنے کیلئے ''طلباء کیلئے ہدایات'' کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔

اسباق کا مطالعہ کرنا، نامعلوم الفاظ کی نشاندہی کرنا، نعت یا ساتھی طلبا کے ذریعہ معنی معلوم کرنا اور سبق کی تصویر کے ذریعہ سبق کے خلاصے کی قیاس آرائی کرنے میں مدد ملتی ہے۔ان کے ذریعہ بچے سبق کے متن سے متعلق منعقد کئے جانے والے بحث ومباحثہ میں شریک ہوسکتے ہیں اور ان میں علم کی تشکیل ہوتی ہے۔لہٰذا ہم انہیں ادرائی تربیت میں مدد دینے والے نکات کہہ سکتے ہیں۔اسی کو Cognifive appren teship کہا جاتا ہے۔

5۔ مصنف/شاعر کا تعارف :

سبق کے مصنف شاعر کے بارے میں بچوں سے مطالعہ اور بحث کرواتے ہوئے فہم پہنچائیں۔مصنف/ شاعر کے بارے میں مزید

معلومات فراہم کئے جائیں تو مناسب ہوگا۔ مصنف شاعر کے تئیں بچوں میں احترام کا جذبہ پیدا کریں۔ اس کے علاوہ دیگر تصانیف اور مجموعہ کلام کا مطالعہ کرنے کی جستجو پیدا کریں۔

6۔ ابتدائیہ :

ابتدائیہ کسی سبق کے آغاز کا ذریعہ ہے۔ ابتدائیہ کو بچوں سے پڑھوائیں اور اس سے متعلق بحث کروائیں۔ جس کے ذریعہ بچوں میں سبق کو جاننے کی دلچسپی اور جستجو فروغ پائے گی۔

Schema: سبق کا متن، خلاصہ اور موضوعات سے متعلق قبل از وقت تصور کرنے میں ابتدائیہ کارآمد ہوتا ہے۔ ابتدائیہ بچوں میں سبق کو دلچسپی سے سننے، بحث ومباحثہ میں حصہ لینے اور مطالعہ کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ اسی کو Schema بھی کہا جاتا ہے۔

7۔ اسباق کے درمیان دیئے گئے سوالات :

متن کو بچوں سے پڑھوائیں اور پھر معلم دو مرتبہ مثالی بلند خوانی کرے۔ معلم نظم یا اشعار کو پہلی مرتبہ تحت الفظ میں اور دوسری مرتبہ ترنم میں پڑھے اور پھر بچوں سے پڑھوا کر غلطیوں کی تصحیح کرے۔ بعد ازاں متن سے متعلق بحث کرے۔ متن کی پیریڈ واری تقسیم کی گئی ہے۔

متن سے متعلق بحث ومباحثہ کی غرض سے جدول میں چند سوالات دیئے گئے ہیں۔ ان سوالات کا مقصد بچوں کے خیالات کو اہمیت دینا ہے۔ اسی طرح کے مزید چند سوالات کرتے ہوئے بچوں کو بخوشی مباحثہ میں حصہ لینے کی ترغیب دیں۔ حسب ضرورت بچوں کو بھی سوالات کرنے کا موقع دیں۔

سبق کی تدریس کے دوران بچے بحث ومباحثہ میں حصہ لینا ضروری ہے۔ اس کیلئے ''سوچیے۔ بولیے'' کے سوالات کارآمد ہوتے ہیں۔ یہ سوالات مختلف اظہار خیال (Multiple Responsel) کرنے' اطلاق کرنے اور اپنے خیالات کو ظاہر کرنے والے ہوں۔ اس طرح اپنے خیالات کو ظاہر کرنے سے بچے اپنی شخصیت کا اظہار کرتے ہیں۔ کمرہ جماعت میں منعقد کئے جانے والے بحث ومباحثہ اور مختلف اظہار خیال کے ذریعہ بچوں میں اپنے خیالات میں ردو بدل کرنے اور سیکھنے کا عمل واقع ہوتا ہے۔

8۔ یہ کیجئے :

اس کے تحت تمام استعدادوں پر مشقیں دی گئی ہیں۔ ان مشقوں پر کمرہ جماعت میں ہی فہم پہنچائیں۔ ''یہ کیجئے'' کے تحت مشقوں کے ذریعہ بچوں میں سبق کا مطالعہ کرنے اور تخیلاتی صلاحتیں فروغ پاتی ہیں۔ تنقیدی رجحان اور تخلیقی صلاحیت بھی فروغ پاتی ہے۔ ان کے حصول کے لئے بچوں کو انفرادی اور گروہی طور پر کام کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ اشترا کی اکتساب عمل میں آتا ہے اور بچوں میں سوچنے کی صلاحیت پروان چڑھتی ہے۔

سبق کے متن سے متعلق مکمل فہم حاصل کرنے کے بعد ضروری ہے کہ اس سبق کے حصول طلب استعدادوں پر توجہ مرکوز کریں۔ جیسا کہ اس سے قبل ذکر کیا گیا ہے سبق کی تدریس سے مراد ''محرکہ'' سے لے کر ''قول'' تک دے گئے تمام نکات/ امور کو تدریس میں شامل کرتے ہوئے

ان کا اہتمام کرنا ہے۔لسانی مہارتیں جیسے I سمجھنا۔اظہار خیال کرنا' II اظہار مافی الضمیر ۔تخلیقی صلاحیت کا اظہار اور III زبان شناسی کے تحت دی گئی مشقوں سے متعلق بچوں کو کمرہ جماعت میں ہی فہم پہنچائیں ۔ان استعدادوں/ مہارتوں پر مبنی مشاغل کو' 'یہ کیجئے'' کے تحت دیا گیا ہے۔کل جماعت مشغلہ کے طور پر ہر ایک مشغلہ کو کس طرح مکمل کیا جائے؟ بچوں کو ہدایات دی جائیں۔ان مشاغل کو پیش کرنے کا اصل مقصد کیا ہے؟ ان کا اصل مقصد بچوں میں لسانی مہارتوں کو فروغ دینا ہے ان کے ذریعہ بچوں میں سوچنے ،غور وفکر کرنے اور اپنے خیالات کو ظاہر کرنے کی صلاحیت فروغ پاتی ہے۔اسی طرح یہ مشاغل بچوں کو موقع ومحل کے لحاظ سے زبان کو استعمال کرنے یا اطلاق کرنے کی مہارت کو فروغ دینے میں بھی مدد گار ہوتے ہیں۔

لیکن سبق کے آخر میں دئے گئے مشاغل صرف اور صرف بچوں کی مشق کیلئے ہیں۔کمرہ جماعت میں معلم کی موجودگی میں ان مشقوں کو انجام دینے سے بچوں میں خود اعتمادی پیدا ہوگی اور وہ امتحانات میں پوچھے گئے ہر قسم کے سوالات کے جواب دینے کیلئے آمادہ ہوں گے۔اسی لئے ہماری تدریس میں تقریبا 70 فیصد پیریڈوں کو مشقوں کی تکمیل کیلئے مختص کیا گیا ہے۔تمام اساتذہ کو چاہئے کہ وہ اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے مشقوں کو حسب ذیل طریقے سے انجام دیں۔

- ❖ سب سے پہلے مشق کو بچوں سے پڑھوائیں۔
- ❖ استعداد کی نوعیت کے لحاظ سے مشق کی انجام دہی کے لئے مناسب حکمت عملی کا انتخاب کریں۔
- ❖ بچوں کو انفرادی یا گروہی شکل میں مشق کو مکمل کرنے کی ہدایت دیں۔
- ❖ بچوں کے مظاہرے کے بعد بحث ومباحثہ منعقد کریں۔
- ❖ بعداز بچوں سے بحث کرتے ہوئے تصحیح کریں۔
- ❖ تصحیح کرنے کے بعد اپنی بیاض میں لکھنے کو کہیں۔

اسی طریقے کے مطابق منصوبہ کام کو انجام دینے کیلئے ضروری ہدایات دیں اور بچوں سے مکمل کروائیں۔

ان تمام مشاغل کے اہتمام میں معلم صرف ایک سہولت کار کی حیثیت رکھتے ہوئے بچوں کو از خود سیکھنے کیلئے مدد کرتے ۔اس بات کا خیال رکھے کہ تمام بچے اس مشغلہ میں حصہ لیں اور مطلوبہ استعداد کو حاصل کریں۔کسی بھی مشق کی تکمیل کیلئے گائیڈس کا استعمال ہرگز نہ کریں۔اسی طرح مشقوں یا سوالات کے جوابات کو معلم تختہ سیاہ پر نہ لکھے اور بچوں کو اپنے ساتھیوں کی نوٹ بک میں دیکھ کر لکھنے یا نقل کرنے نہ دیں۔

بچوں کے زبان سیکھنے کا مطلب اسباق کے سوالات کے جواب کو ازبر کرنا نہیں ہے۔زبان سیکھنے کا مطلب مطلوبہ استعداد کا حصول ہے۔ان میں سوچنا' اپنے خیالات کو ظاہر کرنا' مل جل کر کام کرنا' اپنے انداز میں تقریری وتحریری شکل میں اپنے خیالات کو ظاہر کرنا' وغیرہ شامل ہیں۔ان تمام کو ملحوظ رکھتے ہوئے مشقوں کا اہتمام کیا جائے۔اور مطلوبہ استعداد کو حاصل کیا جائے۔

حدیث/قول/شعر :

ہر سبق کے اختتام پر حدیث/قول/شعر دیا گیا ہے جن کو سبق کے متن کی مناسبت سے ترتیب دیا گیا ہے۔یہ مشہور ومعروف شعراء یا ادیبوں کے اقوال یا اشعار ہیں۔ان کے مطالعہ کے ذریعہ بچوں کی شخصیت کی نشوونما ہوتی ہے۔

اختتام:

..

II-اسباق اور خصوصیات

1۔نعت

اردو شاعری میں ''نعت'' کی صنف کافی اہمیت اور تقدس کی حامل ہے۔ایسی نظم جس میں محسن انسانیت حضور اکرم ﷺ کی تعریف و مدح کی جائے نعت کہا جاتا ہے۔بے شمار شعراء کرام نے نعتوں کے ذریعے حضور اکرم ﷺ سے اپنی محبت وعقیدت کا اظہار کرنے اور آپ ﷺ کی سیرت واوصاف حمیدہ کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے کسی نے سوال کیا کہ حضورؐ کے اخلاق کو بیان فرمائیں تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا'' کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟''یعنی آپؓ کا مطلب گویا یہ تھا کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے خود حضور ﷺ کی مدح وتعریف بیان فرمائی ہے۔

حضور اکرم ﷺ ''محسن انسانیت'' اور ''رحمت اللعلمین'' ہیں۔آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد ہی بلکتی اور سسکتی انسانیت کے ساتھ احسان وسلوک اور رحمت کا معاملہ کرنا اور راہ ہدایت بتلانا ہے۔آپ ﷺ نے ساری انسانیت کو وحدانیت اور مساوات کا پیام دیا۔آپؐ نے کالے گورے،عربی عجمی،اعلیٰ اور ادنیٰ کے فرق کو مٹا دیا۔آپ ﷺ کا دل دنیا کے ایک ایک انسان کی ہدایت اور خیر خواہی کے لئے تڑپتا،آپؐ صرف مسلمانوں سے ہی نہیں بلکہ سارے انسانوں سے محبت واخوت اور خیر خواہی کا سلوک کرتے۔

اگر آج بھی ہم حضور اکرم ﷺ کی سیرت کو اپنانے کا عہد کریں اور سارے انسانوں کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی کا معاملہ کریں تو ساری دنیا کو امن کا گہوارہ بنا سکتے ہیں۔درحقیقت اسلام ہمیں یہی پیام دیتا ہے کہ ساری دنیا کے انسانوں کی بھلائی اور ہدایت کی فکر کرو اور انکے ساتھ خیر خواہی کرو۔دنیا کے کسی بھی مذہب کے ماننے والے کے ساتھ ہم احسان،بھلائی،ہمدردی اور خیر خواہی کا معاملہ کریں تو وہ ہمارا دوست بن جاتا ہے۔ہمارے ملک کی گنگا جمنی تہذیب بھی دراصل اسی اصول پر قائم ہے یعنی ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی اور خیر خواہی کرنا۔

نعت کی تدریس کے ذریعے حضور اکرم ﷺ کی سیرت کے واقعات اور حضور اکرم ﷺ کے اخلاق کریمہ سے طلباء کو واقف کرایا جا سکتا ہے۔اور طلبا میں احسان،خیر خواہی،ہمدردی،اخوت،رحمت،عفو ودرگذر کے جذبات کی تربیت کی جاسکتی ہے۔کیونکہ حضور اکرم ﷺ سے سچی محبت اور عقیدت تو یہی ہے کہ آپ ﷺ جس کام کا حکم کریں ہم وہی کام کریں اور جس کام سے منع کریں،اس سے رک جائیں۔

تمام انسانوں کو چاہیے کہ وہ مذہب،ذات پات،رنگ ونسل،دولت وثروت کی بنیادوں پر آپس میں تفریق کرنے کے بجائے یہ یاد رکھیں کہ سارے انسان اللہ کی تخلیق ہیں اور خدا کی مخلوق کو تکلیف پہنچانے سے خدا ناراض ہوتا ہے۔بقول شاعر۔

یہ پہلا سبق ہے کتاب ہدیٰ کا　　　　کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا
درد دل کے لئے پیدا کیا انسان کو　　　　ورنہ عبادت کے لئے کم نہ تھے کرو بیاں

حالیؔ کی یہ نعت جو جماعت دہم کے نصاب میں شامل کی گئی ہے بہت مشہور و معروف ہے۔ جس میں حالیؔ نے انتہائی سادگی کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کے اوصاف حمیدہ اور آپ ؐ کے پیام کو بیان کیا ہے۔ اسکی تدریس طلباء کے کردار میں صالح انقلاب لاسکتی ہے۔

2۔ شہروں میں کوئی چاند کو ماما نہیں کہتا

گاؤں اور شہر دنیا کے ہر ملک اور ہر سماج کا لازمی حصہ ہوتے ہیں۔ ہر جگہ کی طرز زندگی، رہن سہن، عادات و اطوار اور بول چال میں ہم واضح فرق ہم دیکھ سکتے ہیں۔ ملک کی ترقی میں گاؤں اور شہروں دونوں کا اپنا اپنا رول ہوتا ہے۔ شہروں کی چمک دمک گاؤں والوں کے لئے باعث کشش ہوتی ہے تو گاؤں کا فطری ماحول اور خوبصورتی شہر والوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

سبق ''شہروں میں کوئی چاند کو ماما نہیں کہتا'' میں مصنف منور رانا نے شہروں میں پائی جانے والی بے حسی، خود غرضی اور ہوس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور اس بات کو ظاہر کرنے کی کوشش ہے کہ دولت کے حصول کی خاطر رشتے ناطوں کو بھول جانا، ہمدردی اور انسانیت کی راہ ترک کر دینا پرلے درجے کی نادانی اور حماقت ہے کیونکہ دولت کی تگ و دو میں زندگی بھر مصروف رہنے والا فرد جب کماتے کماتے تھک جاتا ہے اور بوڑھا ہو کر کمانے کے لائق نہیں ہوتا تب وہ محسوس کرتا ہے کہ وہ بالکل تنہا ہے۔ اسوقت اسے رشتے ناطوں کی اہمیت، محبت اور ہمدردی کے دو بولوں کی قدر معلوم ہوتی ہے لیکن تب کافی دیر ہو چکی ہوتی ہے۔ اسکے سارے اپنے پرائے حسب روایت دولت کی دھن میں بہت دور نکل چکے ہوتے ہیں اور کسی کے پاس ایسے فرد کے لئے فرصت کا کوئی لمحہ نہیں ہوتا۔

اس سبق کی تدریس کا مقصد شہروں یا شہریوں پر طنز و تنقید نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ اس بات کی تربیت مقصود ہو کہ گاؤں ہو کہ شہر ہر جگہ انسانوں میں صرف انسانیت کا بول بالا ہو۔ تب ہی ترقی بامعنی ہوگی۔ کیونکہ حقیقی ترقی تو یہی ہے کہ ترقی کے ثمرات میں سماج کے تمام افراد مساوی حقدار ہوں۔ کسی کے ساتھ ظلم و زیادتی اور ناانصافی نہ ہو۔ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ اور ہم سب مل جل کر ایک ایسے سماج کی تشکیل کرنے والے بنیں جہاں معاملات میں صفائی ہو، تجارت و کاروبار میں سچائی و دیانت ہو، رشتے ناطوں میں پاس و لحاظ اور ہمدردی ہو۔ ہماری آنکھوں پر دولت، مذہب، فرقے یا زبان کی عینک نہ لگی ہو۔ الغرض اعلیٰ انسانی اقدار کی تربیت اس انشائیے کا مقصد ہے۔

3۔قصیدہ

نصاب میں شامل یہ قصیدہ شیخ ابراہیم ذوقؔ کا لکھا ہوا ہے۔ جو اپنے زمانے کے استاد کامل تھے۔شعرائے اردو میں ان کا مرتبہ انتہائی بلند ہے۔ یہ قصیدہ دراصل دکن کے ایک مشہور صوفی بزرگ حضرت سید عاشق نہال چشتیؒ کی مدح میں لکھا گیا ہے۔ ذوقؔ ان سے کافی متاثر تھے۔اس قصیدے میں قصیدے کے تمام اجزائے ترکیبی شامل ہیں اور صوفیانہ خیالات، اخلاقی اقدار اور ولی کامل کے اوصاف کے تذکرے نے اس قصیدے کو ممتاز شان کا حامل بنا دیا ہے۔ اس کے ذریعے طلباء کو قصیدے اور اسکے اجزائے ترکیبی سے واقفیت حاصل ہوگی۔اس کے علاوہ طلباء کو اس بات کی ترتیب حاصل ہوگی کہ وہ تصنع و بناوٹ کی زندگی سے دھوکہ نہ کھائیں اور سادہ زندگی اور حقیقی سکون کے معنی و مطلب کو سمجھیں۔

ہم سب نے وہ کہانی سنی ہوگی کہ ایک مرتبہ رات کے وقت لوگوں نے دیکھا کہ ایک بےوقوف سڑک کے کنارے لائٹ کی روشنی میں کچھ تلاش کر رہا تھا۔لوگوں نے اس سے پوچھا ''بھائی! تم اس وقت یہاں کیا تلاش کر رہے ہو؟'' تو اس نے جواب دیا ''میرے گھر میں ایک سوئی کھوگئی اسے ہی ڈھونڈ رہا ہوں'' یہ سن کر لوگ ہنسنے لگے اور پھر کہا ''ارے بےوقوف! سوئی گھر میں کھوئی ہے تو گھر میں تلاش کر، سڑک پر کیوں ڈھونڈ رہا ہے؟'' اس شخص نے جواب دیا ''بھائیو! کیا کروں گھر میں اندھیرا ہے''۔

آج ہم میں سے ہر شخص اس مشینی دور میں بے پناہ مصروف نظر آتا ہے تاکہ سکون اور خوشیوں کو حاصل کرے۔ وہ خیال کرتا ہے کہ دولت، عہدوں اور مرتبوں کے حصول سے سکون حاصل ہوگا۔ دراصل یہ بالکل ایسی ہی نادانی ہے جیسے اس بیوقوف نے کی۔یعنی گھر میں اندھیرا ہے تو سوئی سڑک پر تلاش کرنے نکل پڑے۔سکون دراصل دل کی کیفیت ہوتی ہے اور اگر دل روشن نہ ہوں تو پھر سکون اور خوشیاں روٹھ جاتی ہیں۔اللہ کے نیک بندے روشنی اور ہدایت کے مینار ہوتے ہیں جن کے دل سکون سے بھرے ہوتے ہیں اور جو انکی صحبت سے فیض پاتا ہے یعنی انکے نقش قدم پر چلتے ہوئے اللہ کی اطاعت میں زندگی بسر کرتا ہے وہی سکون اور سچی خوشی کا مزہ حاصل کرسکتا ہے۔ ہمارا خیال ہوتا ہے کہ دولت جمع کرنے سے سکون ملتا ہے جبکہ اللہ کے سچے بندوں کا شعار ہوتا ہے کہ وہ دولت کو تقسیم کرکے خوشی پاتے ہیں۔

اللہ کے نیک اور سچے بندوں کے واقعات اور ان کے اوصاف کی درس و تدریس سے زندگیوں میں انقلاب لایا جاسکتا ہے۔توکل وقناعت، سادگی، عفو و درگذر، صبر و برداشت، ذکر و شکر، بردباری، تواضع وانکساری، یہ وہ اوصاف ہیں جو فی زمانہ ہماری زندگیوں سے مفقود ہوگئے ہیں۔اگر طلباء میں ان اوصاف کو پروان چڑھایا جائے تو ایک ایسا صالح معاشرہ تشکیل پاسکتا ہے جہاں ہر طرف سکون ہی سکون اور خوشیاں ہی خوشیاں ہوں گی۔جنکی تلاش میں ہر فرد سرگرداں اور خوار ہوتا نظر آتا ہے۔

اللہ کا نیک بندہ وہ ہے جو دولت کی طمع نہ کرے، بے طلب دولت آجائے تو منع نہ کرے اور دولت مل جائے تو جمع نہ کرے۔

4۔قلی قطب شاہ کا سفرنامہ

سفر کے تجربات انتہائی دلچسپ اور معلومات آفریں ہوتے ہیں۔ہم سب کسی نہ کسی بہانے سفر کرتے رہتے ہیں۔لیکن بہت کم لوگ ہوتے ہیں جو اپنے اسفار کی روداد کو قلمبند کرتے ہیں اور اپنے تجربات سے دوسروں کو واقف کراتے ہیں۔حالانکہ ایسا کیا جائے تو یہ دوسروں کے لئے بہت دلچسپ اور سبق آموز ہو سکتے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے سفرنامے تحریر کئے ہیں جو اردو ادب میں منفرد مقام رکھتے ہیں۔زیرِنظر مضمون ’’قلی قطب شاہ کا سفرنامہ‘‘ مجتبیٰ حسین کا طنزیہ و مزاحیہ مضمون ہے جس میں انہوں نے شہر حیدرآباد کے بانی سلطان قلی قطب شاہ کے زبانی موجودہ حیدرآباد کی عکاسی کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس سبق کی تدریس سے ہم طلباء میں نہ صرف جمالیاتی ذوق کو فروغ دے سکتے ہیں،طنز و مزاح کی حس کی تربیت کر سکتے ہیں، بلکہ شہری ہونے کی حیثیت سے ان کی ذمہ داریوں سے واقف کرا سکتے ہیں۔مجتبیٰ حسین نے شہر حیدرآباد اور یہاں کے شہریوں کی حالت زار کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ تکلیف دہ ہونے کے باوجود سچا اور حقیقت سے نہایت قریب ہے۔آج ہم میں سے ہر فرد یہ جانتا ہے کہ اپنے گھر، کاروبار، گاڑیوں اور زمینوں کی حفاظت اور دیکھ بھال کیسے کی جائے۔ہم جانتے ہیں کہ ان سے ہمارا کتنا اٹوٹ رشتہ ہے۔اس رشتہ کو ہم سبھی محسوس کرتے ہیں۔لیکن ہمارے گاؤں یا شہر سے ہمارا کیا رشتہ ہے؟ اسکی ترقی،حفاظت اور دیکھ بھال کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ اس سے بہت کم لوگ واقف ہوتے ہیں۔اسی درد کو مجتبیٰ حسین نے اس مضمون میں ظاہر کیا ہے۔

آج ہم سب ہی شکوہ کرتے ہیں کہ ہمارے شہر میں مسائل کے انبار لگ گئے ہیں۔ پینے کا پانی کا مسئلہ،ٹریفک کا مسئلہ،صفائی کا مسئلہ، بجلی کی کٹوتی، آلودگی کے مسائل،صحت کے مسائل، بیروزگاری کے مسائل وغیرہ وغیرہ۔تھوڑی دیر کے لئے تصور کیجئے کہ دو آدمی ایک دیوار تعمیر کر رہے ہیں اور چار آدمی اسے توڑتے جا رہے ہیں۔ بھلا بتلائیے کہ وہ دیوار کبھی تعمیر ہوگی؟ ایسے ہی ہم ہر مسئلہ کے لئے اپنے نمائندوں اور حکومت پر تکیہ کئے ہوئے رہتے ہیں۔جب کہ شہریوں کی فعال شمولیت و شرکت کے بغیر حکومت اور عوامی نمائندے بھی بے بس ہوتے ہیں۔ جمہوریت کے معنی عوامی حکومت ہے۔اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ شہری ووٹ دیکر اپنے سارے مسائل حکومت کے حوالے کر کے بے فکر ہو جائیں اور خود کو بری الذمہ خیال کریں۔

بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ شہری بھی مسائل کے حل میں اپنا تعاون ادا کریں۔وہ حکومت کی غلطیوں پر تنقید ضرور کریں لیکن ساتھ ساتھ اپنی شہری ذمہ داریوں (Civic duties) سے راہ فرار اختیار نہ کریں۔صرف ایک دو مثالیں یہاں دی جاتی ہیں جہاں حکومت کی بے بسی صاف

نظر آتی ہے۔آپ نے سنا ہوگا کہ حکومت نے ''بچہ مزدوری'' اور ''جہیز'' کے خلاف قانون بنایا ہے۔لیکن یہ قانون کتنے کامیاب ہیں؟ کیونکہ ہم شہری ہی ان قوانین کو ناکام کردیتے ہیں۔آج غریب لوگ اپنے بچوں کو کام پر روانہ کردیتے ہیں اور سرمایہ دار (تاجر، دکاندار وغیرہ) ان بچوں کو اپنے ہاں نوکری پر رکھ لیتے ہیں، بہت کم لوگ ہیں جو اسکے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔اسی طرح جہیز کے خلاف قانون موجود ہے لیکن دلہن کے ماں باپ اور دولہے کے ماں باپ آپس میں متفق ہوجاتے ہیں اور جہیز کا لین دین برسوں سے جاری ہے اور قانون تماشائی بن جاتا ہے۔بہر حال یہ ضروری ہے کہ ''جہاں چاہ ہوتی ہے وہاں راہ ہوتی ہے''

5۔البیلی صبح

فطری مناظر کی عکاسی کرنا ہر زبان کے شاعروں کے لئے پسندیدہ رہا ہے۔مثلاً صبح وشام کے مناظر، بہار وخزاں کے مناظر، طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے منظر وغیرہ۔کائنات قدرت کے ان گنت نظاروں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔جن سے ہم سب لطف اندوز بھی ہوتے ہیں اور ان پر غور وفکر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور عظمت کا احساس دل میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔یہ ہمارے لئے سیر وتفریح کا ذریعہ بھی ہوتے ہیں۔فطرت سے عشق رکھنے والے شاعروں کے لئے تو یہ مناظر بہت بڑی نعمت سے مشابہ ہیں۔کئی شعراء نے ان قدرت کے حسین مناظر کو الفاظ کے پیکر میں یوں ڈھالا ہے کہ وہ مناظر جوں کے توں آنکھوں کے سامنے محسوس ہونے لگتے ہیں۔

جوشؔ کی نظموں میں بھی ہم فطرت سے لگاؤ محسوس کرتے ہیں حالانکہ تحریک آزادی کے دور میں انہوں نے بڑی ولولہ انگیز نظمیں لکھیں اور شاعر انقلاب کی حیثیت سے مشہور ہوئے۔الفاظ کے استعمال میں وہ بڑی چابکدستی کا اظہار کرتے ہیں۔نظم ''البیلی صبح'' میں جوشؔ نے صبح کے منظر کی عکاسی بڑی خوبصورتی کے ساتھ اپنے منفرد انداز میں کی ہے۔

اس نظم کی تدریس سے طلباء میں الفاظ کو استعمال کرنے کا ڈھنگ آئے گا۔اردو زبان کی چاشنی اور لذت سے لطف اندوز ہوں گے۔ اس کے ذریعے ان میں تخلیقی زاویہ نگاہ کی تربیت ہوگی۔الفاظ کی خوبصورتی، تراکیب، تکرار لفظی، محاوروں اور تشبیہوں کے برمحل استعمال سے وہ واقفیت حاصل کرسکیں گے۔اپنے جذبات، احساسات اور تجربات کو خوبصورتی سے ظاہر کرنا سیکھیں گے۔

یہاں ہم کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ماہرین تعلیم کی اکثریت نے مادری زبان میں مہارت کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے۔کیونکہ جو طالب علم مادری زبان میں مہارت حاصل کرے گا۔دوسرے مضامین اسکے لئے سہل ہوں گے۔اور اب جب کہ ہم مربوط نصاب کے تحت درس وتدریس انجام دے رہے ہیں، جہاں تمام مضامین کو مربوط کرنے کی کوشش کی گئی۔اس لئے تمام مضامین کی تدریس میں ہم آہنگی نہایت ضروری ہے۔کوئی معلم اپنے مضمون سے تعلق خاطر ظاہر کرتے ہوئے دوسرے مضامین سے لاتعلقی کا اظہار نہیں کرسکتا۔بلکہ اس نظام میں ہر مضمون دوسرے مضمون

کیلئے تقویت کا باعث بن سکتا ہے۔

6۔وطن کی خدمت کے ڈھنگ

''میں اپنے وطن اور ہم وطنوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنے کا عہد کرتا ہوں/کرتی ہوں۔''

یہ عہد ہم سب نے اپنی زندگی میں کئی کئی بار کیا ہے۔اس کا مطلب کیا ہے اور اس کے تقاضے کیا ہیں؟ ڈاکٹر ذاکر حسین کے مضمون ''وطن کی خدمت کے ڈھنگ'' سے اس بات کی وضاحت ہوسکتی ہے۔ڈاکٹر ذاکر حسین ہمارے ملک کے ان عظیم رہنماؤں میں سے ایک ہیں جن کا ہر عمل اور جن کا ہر بول اخلاص اور حب الوطنی کا مظہر تھا۔صداقت اور خلوص کی اثر انگیزی اور سحر کاری سے کس کو انکار ہوسکتا ہے۔دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے کے مصداق ذاکر صاحب کی تقریریں ہوں کہ تحریریں اپنی اثر انگیزی میں بے مثال ہیں۔محبّ وطن اور انسانیت نواز دلوں کو ان سے ولولہ اور جوش حاصل ہوتا ہے۔اور وطن کے تئیں خود کو وقف کرنے اور ہم وطنوں کے لئے ایثار و قربانی کے جذبات کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

آج کے اس ابن الوقتی کے دور میں ذاکر صاحب کی تحریریں نہ صرف بچوں کے لئے بلکہ بڑوں کے لئے بھی مشعل راہ ہیں۔ہمارے وطن عزیز کے تمام شہری اس بات کے متمنی ہیں کہ ہمارا وطن ساری دنیا میں سربلند ہو، ہر میدان میں وہ ترقی کرے اور اسکے وقار اور شان میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہو۔لیکن کیا صرف تمنا کرنے سے خواب حقیقت میں بدل سکتے ہیں۔کیا صرف آرزوؤں سے منزلیں مل سکتی ہیں۔یقیناً اس کا جواب ''نہیں'' ہوگا۔خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کے لئے اور منزلوں پر کامیابی کے ساتھ پہنچنے کے لئے کافی مشقت اور جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے اور اسکی ہمت وہی لوگ کرسکتے ہیں جن میں ایثار و قربانی کے جذبے زندہ ہوں، جو انسانوں سے محبت کرتے ہوں اور جو اپنے وطن کی ترقی اور سلامتی کے لئے ہر قسم کے ایثار کے لئے تیار رہتے ہوں۔

ہمارے اسکولس، کالجس اور مدارس دراصل آدم سازی کے کارخانے ہیں جہاں انسان بنائے جاتے ہیں اور انکی تربیت کی جاتی ہے۔ اگر ہم اس عظیم مقصد کو فراموش کردیں اور صرف ترقی کے معنی مادی ترقی کے حصول کو سمجھ کر کاروباری ذہن رکھنے والے شہریوں کو تیار کریں گے تو قومیت، وطنیت اور انسانیت زوال پذیر ہوتی جائے گی۔اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم انسان سازی اور آدم سازی کے مقصد کے تقاضے کو سمجھیں اور اسکے لئے درکار صلاحیتوں سے لیس ہوکر طلباء کے درمیان آئیں تو کامیابی حاصل ہوسکتی ہے۔اور باقی رہنمایانہ ہدایات اور مخلصانہ مشورے تو ذاکر صاحب کے مضمون میں ہیں ہی۔بقول شاعر۔۔۔۔

لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بڑا کام　　　آفاق کی اس کار گہہ شیشہ گری کا

تری خودی میں اگر انقلاب ہو پیدا — عجب نہیں ہے کہ یہ چار سو بدل جائے
تری دعا ہے کہ ہو تیری آرزو پوری — مری دعا ہے تری آرزو بدل جائے

7۔غزل

غزل اردو شاعری کی سب سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب ترین صنف ہے۔ پروفیسر رشید احمد صدیقی غزل کو اردو شاعری کی آبرو کہتے ہیں۔ یہ غزل ہی ہے جس نے اردو شاعری کو دنیا کے شعر وادب میں ایک امتیازی مقام عطا کیا ہے۔غزل کے لغوی معنی عورتوں سے باتیں کرنا ہے۔لیکن ادب کی اصطلاح میں غزل اس صنف شاعری کو کہتے ہیں جس میں عشق ومحبت کا ذکر ہو۔محبت کے جذبے کا کم ہو جانا یا ختم ہونا انسانیت کے لئے ایک بدنما داغ اور نظام تمدن میں بگاڑ اور فساد پھیل جانے کا سبب ہے اور اس جذبہ کو باقی رکھنا اور ترقی دینا انسانیت کی بہبود اور فلاح کا ضامن ہے۔یہی جذبہ غزل کا سنگ بنیاد ہے اور غزل کی عام مقبولیت کے اسباب میں سے ایک بڑا اور بنیادی سبب بھی یہی جذبہ محبت ہے۔

محبت کی فضاء کائنات کی طرح غیر محدود ہے۔اسی لئے مولانا حالؔی کہتے ہیں کہ ’’غزل کے لئے یہ ایک ضروری سی بات قرار پا گئی ہے کہ اسکی بنا عشقیہ مضامین پر رکھی جائے۔۔۔محبت کچھ ہوا و ہوس اور شاہد بازی وکام جوئی پر موقوف نہیں ہے۔ بندے کو خدا کے ساتھ،اولاد کو ماں باپ کے ساتھ،میاں کو بیوی کے ساتھ،رعیت کو بادشاہ کے ساتھ،مکیں کو مکاں کے ساتھ،وطن کے ساتھ،ملک وقوم کے ساتھ۔غرض ہر چیز کے ساتھ لگاؤ اور دل بستگی ہو سکتی ہے۔پس جب کہ عشق ومحبت میں اس قدر احاطہ اور جامعیت ہے تو کیا ضرور ہے کہ عشق کو محض ہوائے نفسانی اور خواہش حیوانی میں محدود کر دیا جائے۔اسی لئے ہماری رائے ہے کہ غزل میں جو عشقیہ مضامین باندھے جائیں وہ ایسے جامع الفاظ میں ادا کئے جائیں جو دوستی اور محبت کی تمام انواع واقسام پر حاوی ہوں۔۔‘‘

جذبہ محبت کے علاوہ غزل کا ایک مخصوص مزاج ہے جو دیگر اصناف سخن سے ممتاز ہے۔مثلاً یہ کہ غزل کا ہر شعر اپنا ایک مستقل وجود رکھتا ہے جو دوسرے شعر کا محتاج نہیں ہوتا،ہر شعر میں ایک آزاد خیال ہوتا ہے۔گویا غزل کا ایک شعر زندگی کا ایک مختصر افسانہ جس میں ایک اور صرف ایک جذبہ کو ظاہر کیا جاتا ہے۔غزل کی ایک اور خصوصیت رمز وکنایہ ہے۔غزل گو شاعر کے بیان میں جذبہ کی صراحت ووضاحت نہیں ہوتی بلکہ تشبیہ واستعارہ کے وسیلے سے شاعران الفاظ کو اپنے جذبہ کا ترجمان بنا لیتا ہے۔اسی طرح غزل گو شاعر کے اندر درون بینی بہت ہوتی ہے وہ ہر شئے کو اپنے دل میں ٹٹولتا ہے اسی کے کھلونوں کھیلتا ہے انھیں بناتا توڑتا اور پھر بناتا ہے یہی اس کی زندگی کا سامان اور آرزوؤں کی جان ہوتے ہیں وہ دماغ سے نہیں بلکہ دل سے سوچتا ہے۔

غزل میں اتنی نرمی اور لچک ہے کہ ہر زمانہ میں زندگی کے تقاضوں کو پورا کرتی رہی ہے۔اخلاق وتصوف،عشق مجازی وعشق حقیقی، قومیت،وطنیت آزادی کے نغمے،قید وبند اور غلامی،مزدوری وغربت،خوشی وغم سب کچھ غزل کے اندر موجود ہے۔یہ جامعیت یہ ہمہ گیری اور

آفاقیت دنیا کی کسی صنف نظم کو حاصل نہیں ہے۔غرض زندگی جس جس شکل سے بدلتی گئی، جتنی وہ حقیقت کی طرف مائل ہوتی گئی اسی رفتار سے غزل نے بھی اس کا ساتھ دیا کبھی اس نے زندگی کی ترجمانی کی اور کبھی اس نے زندگی کا پیام سنایا۔

8۔دوسرا موسم

انسان قواعد قدرت کے مطابق مدنی الطبع پیدا ہوا ہے۔ وہ تنہا اپنی تمام ضروریات کی تکمیل نہیں کرسکتا۔اسکو ہمیشہ مددگاروں اور معاونوں کی ضرورت ہوتی ہے۔اسی لئے انسان جب تک دنیا میں رہتا ہے دوسروں سے تعلق و رشتے بناتا ہے، محبت کرتا ہے اور دوستی کرتا ہے۔ لیکن آج کے ترقی یافتہ دور میں مادی ترقی کے پیچھے دوڑتے دوڑتے اکثر انسان اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ انکی ساری ترقیاں اور سربلندیاں انکے ماں باپ کی مرہون منت ہوتی ہیں۔ایسے لوگوں کا واحد مقصد دولت کا حصول ہوتا ہے۔ ماں باپ، اولاد اور خاندان کے دیگر افراد کے لئے ان کے پاس نہ وقت ہوتا ہے اور نہ انکی دیکھ بھال کرنے کی فرصت ہوتی ہے۔

کشمیری لال ذاکر نے ''دوسرا موسم'' نامی افسانے میں انسانی رشتوں کی اسی ناقدری کو اجاگر کیا ہے اور بتلایا ہے کہ کیسے آجکل کی اولاد بےحس اور بےضمیر ہوگئی ہے۔ یہ افسانہ موجودہ سماج کی من وعن عکاسی کرتا ہے۔ایسے لوگ اپنی طاقت وجوانی اور دولت وترقی کے زعم میں یہ بھول جاتے ہیں کہ ان کی یہ طاقت ایک دن کمزوری سے بدل دی جائے گی، انکی جوانی بڑھاپے میں ڈھل جائے گی، وہ بھی بیماریوں کے شکار ہوں گے۔انکے ہاتھ پاؤں کی طاقت ختم ہوجائے گی۔انکے آنکھوں کی بینائی اور کانوں کی سنوائی ختم ہونے لگے گی۔وہ بھی چند چند الفاظ بولنے کے لئے کئی کئی منٹ لیں گے۔انکی یاداشت بھی کمزور ہوجائے گی۔

اس افسانے کی تدریس کے ذریعے ہم طلباء میں رشتوں کی اہمیت، ماں باپ کی قدر و قیمت، دنیا کی بےثباتی اور نیک اعمال کی اہمیت کو فروغ دیکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ بچپن میں اگر انسانی اقدار سکھائے جائیں تو دیکھا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ باقی رہتے ہیں اور زندگی کے کسی بھی موڑ پر ایسے افراد کے قدم نہیں ڈگمگاتے۔ ہر آزمائش پر وہ پورا اترتے ہیں اور انسانیت کو سربلند کرتے ہیں۔

9۔عورت

نظم کا لفظ نثر کے مقابلہ میں بھی بولا جاتا ہے یعنی غیر موزوں کلام کو نثر کہتے ہیں اور کلام موزوں کو نظم ۔اس اعتبار سے قصیدہ،غزل، مثنوی،مرثیہ،رباعی اور تمام دیگر اصناف سخن نظم کے تحت آتے ہیں۔لیکن نظم جب کسی خاص صنف کے طور پر بولی جاتی ہے تو اس سے مطلب وہ شاعرانہ تخلیق ہوتی ہے جو مسلسل اور مربوط ہو اور جس کے اندر ایک خیال پیش کیا گیا ہو۔نظم جدید کی ابتداء نظیر اکبرآبادی سے ہوتی ہے۔نظیر اکبر آبادی نے زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور اپنی نظموں کا موضوع بنایا۔اسی طرح مولانا محمد حسین آزادؔ اور مولانا حالیؔ کا نام اردو نظم کے معماروں میں اہمیت رکھتا ہے۔انہوں نے زمانہ کے تقاضوں کو سمجھا اور شاعری کو ذریعہ تفریح کے بجائے قومی ترقی کا آلہ بنایا۔آزادؔ اور حالیؔ کے بعد اسمٰعیل میرٹھی نے مختلف موضوعات پر بچوں کے لئے نظمیں لکھیں جو زبان کی روانی اور شگفتگی کے لئے شہرت رکھتی ہیں۔اکبرؔ الہ آبادی نے ظرافت اور مزاح کا رنگ اختیار کیا۔

اس دور کے تمام شعراء میں اقبالؔ کا درجہ سب سے بلند ہے۔انہوں نے اپنے مخصوص انداز اور منفرد رنگ میں اردو نظم کو نکھارا اور سنوارا۔ان کا نقطہ نظر فلسفیانہ تھا اور کا پیام محبت کا امین۔تحریک آزادی کے دور میں شعراء نے سیاسی اور انقلابی نظمیں لکھنا شروع کیں ان میں سر فہرست جوشؔ کا نام ہے جنھیں شاعر انقلاب کے نام سے موسوم کیا گیا۔دور جدید کے مشہور نظم نگار شعراء میں فراقؔ،ساغرؔ،مجازؔ،جذبیؔ،علی سردار جعفری،کیفی اعظمی،اختر الایمان وغیرہ ہیں۔اسی طرح نظم جدید نے مناظر قدرت قومی مضامین جب الوطنی۔فلسفہ طنز و مزاح انقلاب کے لئے تیاری سب ہی مضامین کو اپنے اندر جذب کرلیا اور زمانے کے تقاضوں کو سامنے رکھ کر ہر رنگ کو پیش کیا۔

نظم ’’عورت‘‘ ممتاز ترقی پسند شاعر کیفی اعظمی کی لکھی ہوئی ہے۔کیفی اعظمی کی شاعری میں انقلابی فکر نظر آتی ہے۔وہ نئی صبح کے نقیب ہیں۔انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعے ظلم و ناانصافی کے خلاف آواز بلند کی ہے۔صنف نازک یعنی عورت کو سماج کے مختلف طبقات نے اپنے اپنے انداز سے پیش کیا ہے۔زمانہ قدیم سے خواتین سماجی طور پر صنفی امتیاز سے دوچار ہوتی آرہی ہیں۔اور دنیا کی اس قدر ترقی کے باوجود بھی ان کے ساتھ ظلم و ستم کا سلوک روا رکھنے میں عار محسوس نہیں کیا جاتا۔اس نظم میں کیفی اعظمی نے ایسی ہی عورت کی طرف اشارہ کیا ہے جو سماج میں کسمپرسی کی زندگی گذار رہی ہے۔شاعر نے عورتوں کے ایثار و قربانیوں کا احاطہ کرتے ہوئے بتلایا ہے کہ عورت کا مقام و مرتبہ درحقیقت کتنا بلند و بالا ہے۔

احادیث میں ہم اکثر سنتے رہتے ہیں کہ ماں کے قدموں تلے جنت ہے اور نیک عورت دنیا کی سب سے بہترین متاع ہے۔لیکن اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے فرامین واحکام کے باوجود اکثر تعلیم یافتہ اور باشعور سمجھے جانے والے لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ خواتین کے ساتھ انتہائی نازیبا سلوک کرتے ہیں۔اور انکی نگاہوں میں عورتوں کا کوئی مقام نہیں ہوتا۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم تحریکیں چلانے اور تنظیمیں بنانے کے بجائے اپنے آس پاس سے تبدیلی کی ابتداء کریں۔بچپن ہی سے لڑکوں کی ذہن سازی کریں کہ مرد و زن مساوی ہیں۔گھروں،کاروباری اداروں،سماج کے مختلف حصوں میں عورتوں کو ان کا جائز مقام دیا

جائے۔انکی صلاحیتوں کا اعتراف کیا جائے اور انکے ساتھ عزت واحترام کا سلوک کیا جائے۔گھریلو معاملات،سماجی،ملکی،قومی معاملات وغیرہ میں ان کی آواز سنی جائے۔

10۔ترغیب

یہ سبق سابق صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی خودنوشت سوانح ''پرواز'' سے ماخوذ ہے۔اے پی جے عبدالکلام کا نام ملک کے ہر باشعور فرد کے لئے جانا پہچانا ہے۔اپنی خودنوشت سوانح میں انہوں نے اپنی زندگی کے اتار چڑھاؤ کو بڑے ہی خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔انہوں نے بتلایا ہے کہ کس طرح غربت اور وسائل سے محرومی کے باوجود صرف جستجو کی بنیاد پر عزائم کی تکمیل کی جاسکتی ہے۔اس مضمون کو پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہر طالب علم کچھ نہ کچھ بننے کی آرزو رکھتا ہے۔اگر اسے درست رہبری اور رہنمائی حاصل ہو جائے اور خود طالب علم کے اندر تڑپ اور جستجو ہو تو راستے خود بخود آسان ہو جاتے ہیں۔

اس سبق میں ڈاکٹر عبدالکلام نے اپنے والد اور اساتذہ کا تذکرہ کیا ہے کہ کیسے انہوں نے کلام کی قدم قدم پر رہبری کی، کیسے انہیں سنبھالا اور کسطرح انہیں راستے پر جمے رہنے میں تعاون وسرپرستی کی۔ان کے والد کا یہ کہنا کہ ''عالم وہ ہے جو دوسروں کو جانتا ہو لیکن جو خود کو پہچانتا ہے وہ دانا کہلاتا ہے۔وہ علم کس کام کا جو حکمت ودانائی سے عاری ہو'' یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنے بیٹے کی کس نہج پر تربیت کرنا چاہتے تھے۔اکثر لوگوں کے ساتھ یہ معاملہ ہوتا ہے کہ وہ خود کو ہی نہیں پہچانتے۔یعنی انہیں اس بات کا علم ہی نہیں ہوتا کہ وہ کیا کر سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر کیسی کیسی صلاحیتیں رکھی ہیں؟ وہ کیسے ان صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر خود کو،سماج کو اور ملک وقوم کو سربلند کر سکتے ہیں؟ اسی تذبذب میں انکی عمر عزیز کا ایک بڑا حصہ گذر جاتا ہے کہ انہیں کیا کرنا ہے؟ وہ دوسروں کو کسی میدان میں کامیاب ہوتا دیکھ کر اس کے پیچھے چل پڑتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ اس میدان سے متعلق صلاحیت اور رجحان ان کے اندر موجود بھی ہے کہ نہیں؟

درحقیقت طلباء میں چھپی ہوئی خداداد صلاحیتوں کو ابھارنے کا نام ہی تعلیم وتربیت ہے۔اگر اساتذہ طلباء کے خیالات اور رجحانات کو جاننے کی کوشش کرتے ہوئے انکے رجحانات کے مطابق صحیح سمت میں رہنمائی کریں تو ایک ایک طالب علم اپنی صلاحیتوں کو زیادہ سے زیادہ سے بروئے کار لا سکتا ہے۔اس سبق سے ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ کیسے کلام کے اساتذہ نے ہر قسم کے امتیاز سے بالاتر ہو کر کلام میں خوداعتمادی کو فروغ دیا اور کیسے انہیں منزل کی طرف پیش قدمی کرنے کی مسلسل ترغیب دیتے رہے۔

عموماً والدین اور اساتذہ کا ہر قول اور فعل بچوں کے لئے ترغیب کا باعث ہوتا ہے۔بچے وہی کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو انہوں نے اپنے والدین اور اساتذہ کو کرتے دیکھا ہے یا ان سے سنا ہے۔اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ والدین اور اساتذہ بچوں کو صرف کتابی علم دینے کے بجائے انکی نفسیاتی دلچسپیوں کو سمجھیں۔ان میں صحیح اور غلط کی تمیز پیدا کریں۔انہیں راہ سے بھٹکنے سے بچاتے ہوئے صحیح منزلوں کی طرف آگے بڑھنے کی حوصلہ افزائی کریں۔کیونکہ اکثر بچے ناپختہ ذہن رکھتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ کوئی انکی ضرورتوں اور دلچسپیوں کو سمجھے،انکے خیالات کو جاننے کی کوشش کرے اور انکی ہمت افزائی کرے۔لیکن آج کے مصروف ترین دور میں نہ والدین کے پاس وقت ہوتا ہے اور نہ ہم اساتذہ کے پاس۔

قابل مبارکباد ہیں وہ اساتذہ اور والدین جن کی فکروں اور سوچوں کا محور صرف اور صرف بچے ہوتے ہیں جو آنے والے کل میں ملک

کے شہری بننے والے، ملک کو سنبھالنے والے اور ملک کو ترقی کی طرف لیجانے والے ہیں۔

11۔غزل

یہ غزل حیدرآباد معتبر ادبی شخصیت ''مغنی تبسم'' کی ہے۔مغنی تبسم کا شمار اردو دنیا کے نامور دانشوروں میں ہوتا ہے۔ وہ ایک ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ وہ ابتداء میں ترقی پسند تحریک سے وابستہ رہے اور بعد میں جدیدیت کے علمبردار بن گئے۔ یہ غزل، غزلِ مسلسل ہے جس میں ایک ہی عنوان یا خیال کو بار بار اشعار میں دہرایا جاتا ہے۔اس غزل میں مغنی تبسم نے ہر شعر میں اللہ تعالیٰ سے امید کا اظہار کیا ہے۔

امید اور خوف کے بارے میں آیا ہے کہ ایمان ان دونوں کیفیتوں کے درمیان ہوتا ہے۔شاعر نے اسی کیفیت کا اظہار اس غزل میں کیا ہے۔

انسان بہرحال خطا کا پتلا ہے۔ وہ چاہے ان چاہے، جانے انجانے، سہواً عمداً غلطیاں اور گناہ کرتے رہتا ہے۔ کیونکہ نفس اور شیطان اسکے دو بڑے دشمن ہیں جو اسے ہمیشہ صراط مستقیم سے بھٹکاتے رہتے ہیں۔ ہر انسان کو ساری زندگی ان سے نبرد آزما رہنا پڑتا ہے۔ اسی لئے ایک شاعر کے بقول۔۔

نہ چت کر سکے نفس کے پہلواں کو　　　تو یوں ہاتھ پاؤں بھی ڈھیلے نہ ڈالے
ارے اس سے تو کشتی تو ہے عمر بھر کی　　　کبھی وہ گرالے کبھی تو دبالے

حدیث میں آتا ہے کہ سارے انسان خطا کار ہے لیکن بہترین خطا کار وہ جو توبہ کرتا ہے۔ایک اور حدیث میں ہے کہ مایوسی کفر ہے۔ اسی لئے ہر انسان کو چاہئے کہ وہ اپنی خطاؤں پر توبہ استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے امید لگائے کہ وہ اس کے گناہوں کو معاف کرے گا اور دعا کرتا رہے کہ اسے صراط مستقیم کی ہدایت فرمائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی ہمارے گناہوں کو معاف کر سکتے ہیں اور خطاؤں کو درگذر کر سکتے ہیں اور ہماری غلطیوں کی پردہ پوشی کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر بندے کے ساتھ اسکے گمان کے مطابق معاملہ کرتے ہیں۔ اسی لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے معافی کی اور ہدایت کی طلب کرتے رہیں۔ اسکے علاوہ ہماری زندگی میں جو بھی حالات وواقعات درپیش ہوتے ہیں چاہے وہ ہم کو موافق نظر آئیں یا مخالف اس میں اللہ کی کوئی نہ کوئی مصلحت سمجھیں۔ بہرحال ہر وقت اللہ سے امید رکھنا اور اسی سے ڈرنا یہ ایمان والوں کی صفات ہیں۔

12۔ جانور انسان سے ناراض ہیں

یہ کائنات اللہ تعالیٰ کی مخلوقات سے بھری پڑی ہے۔ یہاں انسانوں کے ساتھ حیوانات، جمادات، نباتات سبھی اپنی اپنی زندگی گذار رہے ہیں۔ انسان کو ان تمام میں اشرف و اعلیٰ قرار دیا گیا۔ اس لئے کہ وہ عقل سلیم رکھتا ہے، اسے صحیح اور غلط کی تمیز سکھائی گئی ہے، وہ ظلم اور انصاف میں فرق کرسکتا ہے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ انسان اپنے فرض منصبی کو بھول بیٹھا ہے۔ وہ یہ سمجھنے لگا ہے کہ زیادہ سے زیادہ دولت و طاقت کا حصول ہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ اسی فاسد خیال نے انسان کو ظلم و زیادتی پر مائل کردیا۔ اس نے نہ صرف اپنے جیسے انسانوں کے حقوق تلف کرنے شروع کردیئے بلکہ وہ جانوروں، نباتات اور دیگر مخلوقات کے ساتھ بھی ظلم و ناانصافی کرنے لگا ہے۔

ڈاکٹر شبیر علی صدیقی نے اپنے افسانے ''جانور انسان سے ناراض ہیں'' میں اسی خیال کو پیش کیا ہے۔ اور بڑے ہی خوبصورت اور متاثر کن انداز میں جانوروں کی شکایات کو ظاہر کیا ہے۔ جانوروں کے ذریعے انسان اپنی کئی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ کئی جانور بار برداری کے کام آتے ہیں، اپنے مکانات، کھیتوں اور جائدادوں کے تحفظ کی خاطر کتوں کو رکھا جاتا ہے، جانوروں سے ہمیں گوشت، دودھ، کھال، بال حاصل ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ جانوروں کے فضلہ کو کھاد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ذرا سا غور کرنے پر سمجھ میں آجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو انسانوں کے لئے کس قدر کارآمد اور مفید بنایا ہے؟

اس کے باوجود انسان جانوروں کے ساتھ نہایت برا سلوک کرتا ہے۔ پالتو جانوروں کے غذا پانی، سردی گرمی، علاج معالجہ میں عموماً تساہل سے کام لیا جاتا ہے۔ بار برداری کے جانوروں کا حال تو اور بھی برا ہوتا ہے کہ لوگ یہ سوچتے ہیں کہ ان سے زیادہ سے زیادہ کام لیکر کیسے بہت سا مال کمایا جائے۔ اس چکر میں اکثر جانور بھوکے پیاسے مارے جاتے ہیں۔ جنگلی جانوروں کا بلا ضرورت شکار کرکے انسان اپنی بہادری کا ڈنکا بجاتا ہے۔ حالانکہ جانوروں کے حقوق کے لئے قانون بھی بنائے گئے ہیں۔ لیکن ایسے سماج میں جہاں انسانوں کے حقوق ضائع ہوتے ہیں جانوروں کے حقوق کی پرواکون کرے؟

چند حساس اور درد مند افراد اپنی تحریروں، تحریکوں کے ذریعے گاہے بہ گاہے اس طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ یہ سبق بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جو طلباء میں یہ احساس پیدا کرسکتی ہے کہ جانوروں کے تئیں ہمیں ہمدردی، محبت اور نرمی کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ غور کیجئے جب ہم کوئی چیز بناتے ہیں اور کوئی شخص اس چیز کو توڑ دیتا ہے، اسکی برائی کرتا ہے یا اسے بگاڑ دیتا ہے تو ہمارا رویہ کیا ہوتا ہے؟ ہمیں کس قدر غصہ آتا ہے؟ اور ہم ہماری چیز سے برا سلوک کرنے والے کے ساتھ کیسے پیش آئیں گے؟ تو پھر یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تمام کائنات کا خالق اور مالک ہے اسکی خلق

کے ساتھ ظلم کیسے درست ہوگا؟ سبق کا یہ جملہ نہایت ہی فکر انگیز ہے کہ اگر تم لوگ انسان ہو کر انسانوں کی طرح نہیں جی سکتے تو ہماری طرح جانور ہو جاؤ۔

13۔خون کا رنگ

کثرت میں وحدت ہمارے ملک کی امتیازی شان ہے۔ دنیا کا شاید ہی کوئی ملک ہوگا جس میں اسقدر تنوع کے باوجود اتحاد و یکجہتی کے نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ مختلف مذاہب کو ماننے والے، مختلف زبانوں کے بولنے والے، مختلف علاقوں، مختلف ذاتوں کے لوگ سب مل جل کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ اسی خصوصیت کو لوگوں نے شاعری، افسانہ نگاری، فلم سازی وغیرہ کا موضوع بنایا۔

لیکن کئی برتن ایک ساتھ ہوں تو بجتے ہیں کہ مصداق کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہمارے ملک کا تنوع ہی آپس میں مخالفت کا سبب بن جاتا ہے۔ مختلف گروہ آپس میں ایکدوسرے سے الجھ پڑتے ہیں اور یہ کیفیت دنگے فساد کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ اسکے بھیانک نتائج جان و مال کے زیاں کی صورت میں برآمد ہوتے ہیں۔ ایسے حادثات کے وقوع ہونے کا سبب عموماً غلط فہمیاں، افواہیں، نادانی اور جہالت ہوتی ہے۔

اسی پس منظر میں بیکل اتساہی نے ''خون کا رنگ'' کے عنوان سے یہ گیت لکھا ہے اور سارے ملک والوں سے سوال کیا ہے کہ کیا ہندو اور مسلمان سب انسان نہیں ہیں؟ کیا ان کے خون کا رنگ الگ الگ ہے؟ یہ گیت طلباء میں فرقہ وارانہ یگانگت، بھائی چارہ، محبت، ہمدردی، اتحاد و یکجہتی کے جذبات کو فروغ دینے میں معاون ہوگا۔ ہر ایک کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ نفرت و عداوت ہمیشہ تباہی اور بربادی کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔

ہر مذہب میں انسانیت نوازی، خیر خواہی اور دوسروں کے ساتھ بھلائی کا درس دیا جاتا ہے۔ لیکن چند شدت پسند افراد جب لوگوں کو مشتعل کر دیتے ہیں تو انہیں اپنے مذہب کی یہ اچھی باتیں اور نصائح یاد نہیں رہتے، وہ انسانیت کو ہی بھول جاتے ہیں اور ایسی شر انگیزیاں کر بیٹھتے ہیں کہ شیطان بھی شرما جائے۔ ایک آیت قرآنی کا مفہوم ہے ''برائی کو بھلائی سے دفع کرو'' مگر لوگ برائی کو دور کرنے کے لئے برے طریقے اختیار کرتے ہیں جسکے نتیجے میں برائی ہی مزید پھیلتی ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اسکولوں، کالجوں، مدرسوں وغیرہ میں فرقہ وارانہ یگانگت کو فروغ دینے کی کوشش کریں۔ اسکے لئے مختلف پروگرام بنائیں۔ صبر و برداشت کے جذبات کو پروان چڑھائیں۔ سب کو اس بات کی تلقین کی جائے کہ وہ افواہوں پر دھیان نہ دیں اور بلا تصدیق کسی خبر پر مشتعل ہونے سے گریز کریں۔

ایسے جھگڑوں کے پیچھے عموماً ایک سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ ہر گروہ اپنی بات کو درست قرار دیتا ہے۔ اور اس بات پر اڑ جاتا ہے، دوسرے فریق کی بات کو سننا بھی گوارا نہیں کرتا بلکہ اپنی منوانے کی کوشش کرتا ہے۔ لہٰذا غور کرنے کی بات یہ ہے کہ برے طریقے سے اچھی چیز کو بھی پیش

کیا جائے تو وہ بری لگتی ہے اور بری چیز کو بھی اچھے ڈھنگ سے پیش کیا جائے تو لوگوں کے قابل قبول بن جاتی ہے۔اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اچھی باتوں کو پیش کرنے کے لئے طریقہ بھی اچھا ہی اختیار کریں۔تو اکثر تنازعات شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہوجاتے ہیں۔

14۔گوپی چند نارنگ کا انٹرویو

زبان تہذیب کی کلید ہے۔زبان نہیں ہے تو آپ کا چہرہ نہیں ہے اور چہرہ نہیں ہے تو تہذیب نہیں ہے۔اگر تہذیب نہیں ہے تو آپ صرف کھانے، کمانے، جینے اور مرجانے کے لئے جیتے ہیں۔زبان تہذیب کے ساتھ ساتھ انسانیت اور اقدار کی شناخت بھی ہوتی ہے۔زبان ہے تو تاریخ کا شعور ہے۔زبان ہے تو نیک و بد کا شعور ہے۔زبان کا مذہب نہیں ہوتا، زبان کا سماج ہوتا ہے۔جولوگ زبانوں کو ایک مذہب تک محدود کرتے ہیں وہ زبان کے ساتھ بے انصافی کرتے ہیں۔زبان ایک جمہوری سماجی عمل ہے۔جو جس زبان کو بولتا ہے زبان اسکی ہوجاتی ہے۔ زبان ہر اجارہ داری کے خلاف ہوتی ہے۔

نصاب میں شامل ''گوپی چند نارنگ کا انٹرویو'' اردو زبان سے گوپی چند نارنگ کے تعلق اور محبت کو ظاہر کرتا ہے۔وہ کہتے ہیں کہ برصغیر کی سب زبانیں اہم ہوں گی کوئی کسی سے ہیٹی نہیں لیکن اردو ہندوستان کی زبانوں کا تاج محل ہے۔ہندوستان کے اکثر ہندو گھرانوں نے اردو کو اپنایا۔اردو ادب کو پروان چڑھانے میں بے شمار غیر مسلم افراد کے نام ملتے ہیں۔اکثر لوگ نادانی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ اردو صرف مسلمانوں کی زبان ہے۔فراق گورکھپوری، پنڈت رتن ناتھ سرشار، پریم چند، کرشن چندر کے نام تو مثال کے طور پر ہیں ان کے علاوہ بہت سے نام ہیں جنھوں نے اردو کو فروغ دینے میں اپنی ساری زندگی لگا دی۔

آج کل تو حال اور برا ہے کہ خود کو اردو والے خیال کرنے والوں نے اردو کو پرایا کردیا۔دیگر زبانوں میں تعلیم و تدریس عام ہوگئی ہے۔گوپی چند نارنگ کا یہ کہنا ''اردو کو 'دوسری زبان'' کہنا مجھ کو اچھا نہیں لگتا۔جو کل بیگم تھی وہ آج باندی ہوگئی'' اردو کی زبوں حالی کو ظاہر کرتا ہے۔اس انٹرویو کی تدریس کا یہی مقصد ہے کہ اس بات کو یاد دلایا جائے کہ جب کسی گروہ کا اپنی زبان سے تعلق ختم ہوجاتا ہے تو پھر اس کی تہذیب، کلچر، مذہب، اقدار سب ہی کچھ ختم ہوجاتے ہیں۔ان تمام کو زندہ رکھنا ہے تو زبان کو زندہ رکھنا ہوگا۔اسکے لئے اسکولوں میں اردو ذریعہ تعلیم کو فروغ دینے کی کوشش کی جائے۔

III تعلیمی معیارات/تعلیمی اقدار(استعداد)۔اشارے

اسباق واری۔حصول طلب استعداد

تعلیم کا اہم مقصد: تمام بچوں کو ذمہ دار، پابند اور مہذب شہری بنانا ہے۔ طالب علم کیلئے حصول تعلیم میں معاون و مددگار ثابت ہونے والا اہم آلہ درسی کتاب ہے۔ درسی کتابیں بچوں کو سوچنے اور ان میں موجود فطری صلاحیتوں کو بروے کار لاتے ہوئے سیکھنے کے قابل ہونی چاہئے۔

آموزش زبان سے کیا مراد ہے؟۔

طالب علم سنے ہوئے موضوعات کو سمجھنا' بامعنی انداز میں گفتگو کرنا' فہم کے ساتھ پڑھنا اور اپنے الفاظ میں لکھنا قابل ہو سنے ہوئے موضوعات، دیکھے ہوئے اشیاء/ واقعات کے بارے میں خود سے لکھنے' تخلیقی صلاحیت کا اظہار کرنے' نئے الفاظ کے معنی اخذ کرنے اور مختلف مواقعہ پر استعمال کرنے اور مختلف اصناف اور تبدیلیوں کے سمجھنے کے قابل ہوں۔

قانون حق تعلیم (RTE 2009) کے وجود میں آتے ہی طالب علم کے نتائج کا حصول مکمل طور پر تبدیل ہو چکا ہے۔اب تک رائج صرف حافظہ یا رٹنے کے عمل پر ہی تعلیمی طریقہ میں کئی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ طالب علم کے سوچنے کا انداز' منطقی صلاحیت' آزادانہ طور پر اظہار خیال کرنا' سائنٹفک مشاہداتی نقطہ نظر وغیرہ جدیدیت کے باعث ہوتے ہیں۔

طالب علم کسی ایک جماعت کو مکمل کرنے سے مراد اس جماعت کے متعینہ استعداد کا حصول ہے۔متعلقہ جماعتوں کے حصول استعداد سے متعلق APSCF 2011 میں واضح طور پر متعین کیا گیا ہے۔ جماعت دہم کی موجودہ نئی درسی کتاب متعینہ استعداد کے ہمراہ مرتب کی گئی ہے۔

اس ضمن میں جماعت نہم اور جماعت دہم کے طلبا کو متعینہ استعداد کو حاصل کرنا ہوگا۔اس لئے اب ہم طلبہ سے حصول طلب استعداد کیا نوعیت کے متعلق گفتگو کریں گے۔

استعداد

I۔ سمجھنا۔اظہارِ خیال

اس کے تحت دو استعداد کو حاصل کرنا ہوگا۔

(i) سننا۔بولنا:

- طالب علم معلم کے پڑھائے گئے سبق/موضوع کو بغور سنکر سنے ہوئے موضوع کو سمجھ کر تجزیہ کرتے ہوئے بیان کرنے کے قابل ہوں
- منطقی انداز میں سوچ کر بیان کر کے قابل ہوں۔
- تائید یا مخالفت سے متعلق وجوہات بیان کرنے کے قابل ہوں۔
- تنقیدی نقطہ نظر سے بیان کرنے کے قابل ہوں۔
- اپنے خیالات کو آزادانہ طور پر اظہار کرنے کے قابل ہونا۔
- مختلف حالات میں اپنے آپ کو ذمہ دار/شراکت دار تصور کرتے ہوئے ردعمل ظاہر کرنے کے قابل ہوں۔
- مختلف قسم کے بحث ومباحثہ میں حصہ لینے کے قابل ہونا۔
- کسی بھی موضوع پر مفصل طور پر گفتگو کرنے کے قابل ہوں۔
- موقع ومحل کی مناسبت سے موزوں الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے گفتگو کرنے کے قابل ہوں۔

(ii): روانی سے پڑھنا۔فہم حاصل کرنا اظہارِ خیال کرنا/لکھنا

- ثانوی سطح پر طلبا روانی وفہم سے پڑھتے ہوئے پڑھے گئے مواد کو مختلف زاویوں سے سوچتے ہوئے فہم حاصل کرسکیں۔اور پوچھے گئے سوالات کے جوابات لکھنے کے قابل ہوں۔
- اس استعداد کے تحت تین طرح کے سوالات کا ہم مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

الف: سبق پڑھ کر پوچھے گئے کسی بھی نکات، اشعار، کلیدی الفاظ، جملوں کی شناخت متن کے حوالے، خلاصہ، پس منظر، وغیرہ کی شناخت کرنے کے قابل ہوں۔

ب: ان دیکھا متن نظم کو پڑھ کر پوچھے گئے سوالات کو حل کرنے کے قابل ہونا

ج: سبق کو مکمل طور پر پڑھ کر اس کی بنیاد پر دیئے گئے سوالات کے جوابات لکھنے کے قابل ہوں۔

II۔ اظہار مافی الضمیر ۔تخلیقی صلاحیت کا اظہار:

اس کے تحت تین استعداد کا حصول شامل ہیں۔

(i) خود لکھنا:

- پوچھے گئے سوالات کے جوابات طلبا سوچ کر لکھنے کے قابل ہوں۔
- منطقی انداز میں تجزیہ کرتے ہوئے لکھنے کے قابل ہوں
- تنقیدی نقطہ نظر سے اپنے خیالات ظاہر کرنے کے قابل ہوں۔
- مناسب مثالوں کے ذریعہ وضاحت کرتے ہوئے لکھنے کے قابل۔
- تصور اتخیل کرتے ہوئے لکھنے کے قابل ہونا۔

(ii) تخلیقی توصیفی انداز میں لکھنا

طالب علم کی ذہنی صلاحیت کو جلا بخشنا ہی اس استعداد کی خصوصیت ہے۔

- کسی ایک صنف میں موجود مواد مضمون کو دوسرے صنف تبدیل کر کے لکھنے کے قابل ہوں
- ذات پات، مذہب، مقام، جنسی تفرقات کے بغیر اچھائی کی ستائش کرنے کے قابل ہوں۔
- شاعر/مصنف کی طرز تحریر' خیالات کی ستائش کرنے کے قابل ہوں۔

III زبان شناسی:

اس کے تحت دو استعداد حصول شامل ہیں۔

(i) لفظیات:

- لسانی نشونما میں ذخیرہ الفاظ/لفظیات کا اہم رول ہوتا ہے۔
- مختلف الفاظ کو موقع اور محل کے مطابق استعمال کر سکیں۔ مترادفات' اضداد' محاورے' ضرب المثال' کہاوتیں' وغیرہ کو موثر انداز میں استعمال کرنے کے قابل ہوں۔

(ii) قواعد

- تحریر کے دوران استعمال ہونے والے رموز و اوقاف' جملے کی ساخت، تفرقات، اقسام مرکب الفاظ' متضاد الفاظ تکرار لفظی وغیرہ اور شاعری سے متعلق علم عروض' تقطیع علم بیان' صنعت مبالغہ' حسن تعلیل، تجاہل عارفانہ وغیرہ بخوبی استعمال کرنے کے قابل ہوں
- اس طرح تمام استعداد کے حصول کے قابل مستق مکمل کروائیں ہر استعداد کے حصول سے مشق انجام دیتے وقت ہر ایک طالب علم کو مدنظر رکھیں۔ ہر سبق استعداد کس طرح ہیں؟ کس طرح ان کو حاصل کیا جا سکتا ہے جماعت دہم کے اسباق کے مطابق مشاہدہ کریں گے۔

اسباق واری حصول طلب استعداد:

پہلا سبق: لغت

سلسلہ نشان	استعداد	استعداد کے حصول سے متعلق اشارے
I	سمجھنا اظہار خیال کرنا (i) سننا۔ بولنا (ii) روانی سے پڑھنا، فہم حاصل کرنا اور اظہار خیال کرنا (لکھنا)	(1) لغت سن کر مطلب اپنے الفاظ میں بیان کرنے کے قابل ہوں (2) اپنے پسندیدہ لغت پڑھ کر سنانے اور اپنے خیالات ظاہر کرنے کے قابل ہوں (3) دئے گئے اشعار کا مطلب بیان کرنے کے قابل ہوں (4) عید میلاد النبیؐ کے موقع پر تقاریب/ مقابلوں میں حصہ لینے اور حمد نعت پڑھنے کے قابل ہوں/ تقریر کرنے کے قابل ہوں۔
II	اظہار ماضی الضمیر ۔تخلیقی صلاحیت کا اظہار (i) خود لکھنا (ii) تخلیقی/ توصیفی انداز میں لکھنا	1) حضورﷺ کے اعلیٰ اخلاق بیان کرنے کے قابل ہوں 2) وحدانیت، رسالت سے متعلق دیئے گئے مضمون تحریر کرنے کے قابل ہوں 3) سوالوں سے متعلق وجوہات مفصل طور پر لکھنے کے قابل ہوں 1) حالی کے ادبی کارنامے انداز بیان کی ستائش کرتے ہوئے مضمون لکھنے کے قابل ہوں 2) حضورﷺ کی حیات طیبہ پر ایک مضمون/ نعت لکھنے کے قابل ہوں
III	زبان شناسی (1) لفظیات (iii) قواعد	1) دئے گئے الفاظ کے مترادفات لغت سے تلاش کر کے لکھنے کے قابل ہوں 2) دیئے گئے محاوروں کا مطلب لکھ کر جملوں میں استعمال کرنے کے قابل ہوں 3) دئے گئے الفاظ کو لاحقہ لگا کر مرکب الفاظ بنانے کے قابل ہوں 1) علم عروض کے اجزا شناخت کرنے کے قابل ہوں 2) حروف نقطع لکھنے کے قابل ہوں 3) سبب اور وتد کی تکرار سے بننے والے رکن کی نشاندہی کرنے کے قابل ہوں 4) رکن کی تکرار سے بننے والی مفرد بحریں' مرکب بحریں کی شناخت کرنے کے قابل ہوں 5) سبب کے اور وتد کے چند الفاظ لکھنے کے قابل ہوں۔

دوسرا سبق: شہروں میں کوئی چاند کو ماما نہیں کہتا

سلسلہ نشان	استعداد	استعداد کے حصول سے متعلق اشارے
I	سمجھنا اظہار خیال کرنا (i) سننا۔ بولنا	1) سماجی و معاشی ترقی ،تہذیب وثقافت اور گاؤں کی اہمیت سے متعلق بحث ومباحثہ میں حصہ لینے کے قابل ہوں 2) دئے گئے موزوں/نکتہ کے تائید یا مخالفت کرتے ہوئے اظہار خیال کرنے کے قابل ہوں۔ 3) سبق کے عنوان کا تجزیہ کرتے ہوئے گفتگو کرنے کے قابل ہوں۔
	(ii) روانی سے پڑھنا ،فہم حاصل کرنا اور اظہار خیال کرنا (لکھنا)	1) دئے گئے جملے پڑھ کر سبق کے کونے پیراگراف میں نشاندہی کرنے کے قابل ہوں 2) سبق پڑھ کر گاؤں/شہر کی خصوصیات لکھنے کے قابل ہوں 3) دیا گیا اقتباس پڑھ کر ان کی تائید یا مخالفت میں جواب لکھنے کے قابل ہوں
II	اظہار ماضی الضمیر۔ تخلیقی صلاحیت کا اظہار (i) خود لکھنا	(1) مصنف کے خیالات سمجھتے ہوئے بیان کرنے کے قابل ہوں (2) تقابلی جائزہ لیتے ہوئے لکھنے کے قابل ہوں (3) تائید
	(ii) تخلیقی/توصیفی انداز میں لکھنا	1 سبق کو مکالموں کی طرز میں تبدیل کرتے ہوئے لکھنے کے قابل ہوں 2 تخیلاتی انداز میں کہانیا' دو کرداروں کے درمیان آپس میں گفتگو لکھنے کے 3 مصنف کی طرز تحریر' انداز بیان سے متعلق ستائش کرتے ہوئے مضمون لکھنے کے قابل ہوں
III	زبان شناسی	1 جملوں کی مدد سے الفاظ کے معنی اخذ کرنے اور جملوں کا استعمال کرنے کے قابل ہوں 2 سبق میں موجود کلیدی الفاظ شناخت کرنے کے قابل ہوں 3 جملوں کی مدد سے دئے گئے الفاظ کے اخداد لکھنے کے قابل ہوں

روزواوقاف/علامت نگارش کی شناخت کرنے کے قابل ہوں

تیسرا سبق: قصیدہ

سلسلہ نشان	استعداد	استعداد کے حصول سے متعلق اشارے
I	سمجھنا اظہار خیال کرنا (i) سننا۔ بولنا (ii) روانی سے پڑھنا ، فہم حاصل کرنا اور اظہار خیال کرنا (لکھنا)	(1) قصیدہ کے اشعار کا مطلب اپنے الفاظ میں بیان کرنے کے قابل ہوں (2) اشعار کی مدد سے دئے گئے سوالوں کے جواب دینے کے قابل ہوں (3) قیصدہ میں شاعر سے استعمال کردہ القاب وآداب شناخت کرنے کے قابل ہوں (4) قصیدے کے اشعار روانی سے' مناسب لب ولہجہ سے پڑھنے کے قابل ہوں اور خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کرنے کے قابل ہوں۔ (1) قصیدے میں موجود ہم وزن اور ہم آہنگ الفاظ کو چن کر رکھنے کے قابل ہوں۔ (2) دئے گئے جملوں قصیدے کے اشعار سے مطابقت رکھنے والے کی مدد سے اشتعار تلاش کر کے لکھنے کے قابل ہوں
II	اظہار ماضی الضمیر ۔ تخلیقی صلاحیت کا اظہار (i) خود لکھنا (ii) تخلیقی/توصیفی انداز میں لکھنا	(1) قصیدہ کا خلاصہ اجزائے ترکیبی کے اعتبار سے لکھنے کے قابل ہوں۔ (2) مداح سرائی کے دوران پیش نظر اوصاف بیان کرنے کے قابل ہوں۔ (1) بہترین اوصاف کے حامل شخصیت سے انٹرویو لینے اور کمرہ جماعت میں پڑھ کر سنائے (2) پسندیدہ شخصیت کو پیش نظر رکھ کر مدح سرائی کرنے کے قابل ہوں (3) انسانی صفات کی ستائش کرتے ہوئے بیان کرنے کے قابل ہوں گے یہ صفات معاشرہ کی بھلائی کیلئے کیوں ضروری ہیں۔
III	زبان شناسی (i) لفظیات (2) قواعد	1) لغت کی مدد سے نظم کے کلیدی الفاظ کے معنی اخز کر کے وضاحت کرنے کے قابل ہوں 2) جملوں کی مدد سے الفاظ کی معنی شناخت کرنے کے قابل ہوں اور جملوں میں استعمال کرنے کے قابل ہوں۔ تقطیع سے متعلق اصول وضوابط سمجھ کر ان کے اعتبار سے دئے گئے الفاظ کی تقطیع اور ان الفاظ میں کتنے حروف ہیں بتانے کے قابل ہوں گے۔

چوتھا سبق: قلی قطب شاہ کا سفرنامہ

سلسلہ نشان	استعداد	استعداد کے حصول سے متعلق اشارے
I	سمجھنا اظہار خیال کرنا (i) سننا۔ بولنا (ii) روانی سے پڑھنا، فہم حاصل کرنا اور اظہار خیال کرنا (لکھنا)	(1) سنے ہوئے اور پڑھے ہوئے مواد کو سمجھ کر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے قابل ہوں۔ (2) سبق کے کلیدی الفاظ کی نشاندہی کرنے کے قابل ہوں (1) دیئے گئے بیان کے کئی تائید یا مخالفت کرتے ہوئے اپنے خیالات اظہار کرنے کے قابل ہوں۔ (2) دیئے گئے پیراگراف پڑھ کر متعلقہ سوالوں کے جواب لکھنے کے قابل ہوں (3) سبق میں موجود ''واوین'' میں دئے گئے جملوں' انگریزی الفاظ کی شناخت کرنے اور معنی بیان کرنے کے قابل ہوں۔
II	اظہار ماضی الضمیر ۔تخلیقی صلاحیت کا اظہار (i) خود لکھنا (ii) تخلیقی/توصیفی انداز میں لکھنا	1) سبق کے مطابق روا ہم کرداروں کے درمیان گفتگو کو سوال و جواب کی شکل میں لکھنے کے قابل ہوں۔ 2) حیدرآباد کی تہذیب و تمدن سے متعلق مختصر سے مضمون لکھنے کے قابل ہوں 1) پسندیدہ عنوان پر مختصر سا مزاحیہ مضمون لکھنے کے قابل ہوں 2) شہر حیدرآباد کے بانی محمد قلی قطب شاہ کی ستائش ایک مضمون لکھنے کے قابل ہوں 3) سلطان محمد قلی قطب شاہ سے ملاقات کو تصور کرتے ہوئے گفتگو لکھنے کے قابل ہوں۔
III	زبان شناسی (i) لفظیات (ii) قواعد	1) جملوں کی مدد سے دیئے گئے الفاظ کے مترادفات شناخت کرتے ہوئے جملوں میں استعمال کرنے کے قابل ہوں 1) حروف شمسی، حروف قمری کی نشاندہی کرنے کے قابل ہوں 2) مفرور الفاظ مرکب الفاظ سابقہ، لاحقہ کی شناخت کرنے کے قابل ہوں گے اور دیئے گئے الفاظ کو سابقہ لاحقہ جوڑتے ہوئے مرکب الفاظ لکھنے کے قابل ہوں

پانچواں سبق: البیلی صبح

استعداد کے حصول سے متعلق اشارے	استعداد	سلسلہ نشان
1) پسندیدہ اشعار کے متعلق گفتگو کرنے کے قابل ہوں 2) شاعر نے فطرت کی عکاسی کس طرح کی بیان کرنے کے قابل ہوں 3) نظم کے خصوصیات بیان کرنے کے قابل ہوں 1) دیئے گئے عبارتوں کا مفہوم سمجھ کرا شعار نشاندہی کرنے کے قابل ہوں 2) اشعار کی مدد سے دیئے گئے سوالات کے جواب لکھنے کے قابل ہوں	سمجھنا اظہار خیال کرنا (i) سننا۔ بولنا (ii) روانی سے پڑھنا، فہم حاصل کرنا اور اظہار خیال کرنا (لکھنا)	I
1) نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کرنے کے قابل ہوں 1) قدرتی مناظر سے متعلق تصویر اتار کر رنگ بھرنے اور اپنے الفاظ میں بیان کرنے کے قابل ہوں۔ 2) دیئے گئے موضوع کے مطابق تقریر لکھنے کے قابل ہوں۔	اظہار ماضی الضمیر ۔ تخلیقی صلاحیت کا اظہار (i) خود لکھنا (ii) تخلیقی/توصیفی انداز میں لکھنا	II
1) نظم سے مرکب الفاظ چن کر لکھنے کے قابل ہوں 2) دیئے گئے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے مترادفات کی شناخت کرنے اور انہیں جملوں میں استعمال کرنے کے قابل ہوں۔ 1) دیئے گئے مثالوں کی مدد سے اشعار کی قطیع اور وزن سمجھنے کے قابل ہوں۔	زبان شناسی (i) لفظیات (ii) قواعد	III

چھٹواں سبق: وطن کی خدمت کے ڈھنگ

سلسلہ نشان	استعداد	استعداد کے حصول سے متعلق اشارے
I	سمجھنا اظہار خیال کرنا (i) سننا۔ بولنا (ii) روانی سے پڑھنا، فہم حاصل کرنا اور اظہار خیال کرنا (لکھنا)	1) دیئے گئے موضوع پر اپنے خیالات اظہار کرنے کے قابل ہوں 2) دیئے گئے محاوروں کا مطلب بولنے کے قابل ہوں۔ 1) دیئے گئے جملوں کو سبق میں نشاندہی کرنے اور وضاحت کرنے کے قابل ہوں 2) ان دیکھا متن پڑھ کر دیئے گئے سوالوں کے جواب لکھنے کے قابل ہوں
II	اظہار ماضی الضمیر ۔ تخلیقی صلاحیت کا اظہار (i) خود لکھنا (ii) تخلیقی/توصیفی انداز میں لکھنا	1) مصنف کے خیالات سمجھ کر بیان کرنے کے قابل ہوں 2) دیئے گئے موضوع پر مضمون لکھنے کے قابل ہوں 1) انہیں کونسا پیشہ پسند ہے اور کیوں وجوہات بیان کرنے اور وضاحت کرنے کے قابل ہوں۔
III	زبان شناسی (i) لفظیات (ii) قواعد	1) دیئے گئے الفاظ کے واحد فاعل درس کتاب سے تلاش کر کے لکھے 2) جملوں کی مدد سے معنی اخذ کرنے کے قابل ہوں۔ 1) دیئے گئے الفاظ کے متضاد الفاظ لکھنے کے قابل ہوں 2) دیئے گئے الفاظ کے مترادف لکھنے کے قابل ہوں

ساتواں سبق: غزل

استعداد کے حصول سے متعلق اشارے	استعداد	سلسلہ نشان
1) اشعار میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے بتانے کے قابل ہوں 2) غزل کے اشعار میں کلیدی الفاظ کی شناخت کرنے اور ان کے بارے میں گفتگو کرنے کے قابل ہوں 1) دیئے گئے اشعار کی مدد سے عبارت کی خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کرنے کے قابل ہوں 2) سبق کے مطابق دیئے گئے سوالوں کے جواب لکھنے کے قابل ہوں	سمجھنا اظہار خیال کرنا (i) سننا۔ بولنا (ii) روانی سے پڑھنا، فہم حاصل کرنا اور اظہار خیال کرنا (لکھنا)	I
1) دیئے گئے بیان کی تائید یا مخالفت کرتے ہوئے لکھنے کے قابل ہوں 2) دیئے گئے موضوع سے متعلق وجوہات اور اسکے اثرات بیان کرنے کے قابل ہوں 1) دیئے گئے موضوع پر کہانی لکھنے کے قابل ہوں 2) جانثار اور وفادار لوگوں کی ستائش کرتے ہوئے مضمون لکھنے کے قابل ہوں	اظہار ماضی الضمیر ۔ تخلیقی صلاحیت کا اظہار (i) خود لکھنا (ii) تخلیقی/توصیفی انداز میں لکھنا	II
1) اضداد لکھنے اور جملوں میں استعمال کرنے کے قابل ہوں 2) مناسب الفاظ سے خالی جگہوں کو پر کرنے کے قابل ہوں 3) محاوروں کی نشاندہی کرنے اور جملوں میں استعمال کرنے کے قابل ہوں 1) علم بیان سے متعلق تشبیہ اور اس کے ارکان سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے قابل ہوں' دیئے گئے اشعار میں تشبیہ اشعار کی نشاندہی کرنے کے قابل ہوں۔	زبان شناسی (i) لفظیات (ii) قواعد	III

آٹھواں سبق۔دوسرا موسم

سلسلہ نشان	استعداد	استعداد کے حصول سے متعلق اشارے
I	سمجھنا اظہار خیال کرنا (i) سننا۔بولنا	1) سبق کا عنوان موزوں ومناسب ہے یا نہیں، وضاحت کرنے کے قابل ہوں 2) سبق کے مطابق انسانی رشتوں کی عظمت اور وقار کے بارے میں گفتگو کرنے قابل ہوں 3) سبق سے دیئے گئے جملے کس تناظر میں کہئے گئے بتانے کے قابل ہوں۔
	(ii) روانی سے پڑھنا، فہم حاصل کرنا اور لکھنا	1) سبق پڑھ کر مرکزی کردار سے متعلق بیان کئے گئے جملوں کی نشاندہی کیجئے 2) سبق کے تذکرے اور کلیدی الفاظ کی شناخت کرنے کے قابل ہوں
II	اظہار ماضی الضمیر۔تخلیقی صلاحیت کا اظہار (i) خود لکھنا	1) افسانہ میں موجود کرداروں میں سے پسندیدہ کردار کے بارے میں لکھنے کے قابل ہوں۔ 2) دیئے گئے بیان کی تائید یا مخالفت کرتے ہوئے لکھنے کے قابل ہوں۔ 3) اس افسانہ کے ذریعہ مصنف کیا پیغام دینا چاہتا ہے۔ بیان کرنے کے قابل ہوں
	(ii) تخلیقی/توصیفی انداز میں لکھنا	1) ٹی۔وی رپورٹر کے انداز میں واقعات کو پیش کرنے کے قابل ہوں 2) ایک لاوارث بوڑھی عورت کی خدمت کرنے والی جوان عورت کی ستائش میں مضمون لکھنے کے قابل ہوں۔
III	زبان شناسی (i) لفظیات	1) دیئے گئے الفاظ کی جوڑیوں کو جملوں میں استعمال کرنے کے قابل ہوں 2) جملوں کی مدد سے الفاظ کے معنی اخذ کرنے کے قابل ہوں 3) سبق میں موجود انگریزی الفاظ کی شناخت کرکے جملوں میں استعمال کرنے کے قابل ہوں
	(ii) قواعد	1) تکرار لفظی سے متعلق معلومات حاصل کرنے اور تکرار لفظی سے جملے لکھنے کے قابل ہوں 2) دیئے گئے جملوں کو تکرار لفظی میں تبدیل کرنے کے قابل ہوں 3) دیئے گئے اشعار میں تکرار لفظی کی نشاندہی کرنے کے قابل ہوں

نواں سبق۔عورت

سلسلہ نشان	استعداد	استعداد کے حصول سے متعلق اشارے
I	سمجھنا اظہار خیال کرنا (i) سننا۔بولنا (ii) روانی سے پڑھنا ،فہم حاصل کرنا اور لکھنا	1) نظم کے اشعار کا مطلب اپنے الفاظ میں بیان کرنے کے قابل ہوں۔ 2) شاعر نے اس نظم میں عورت کی ترقی میں پیش آنے والی کونسی رکاوٹوں کا ذکر کیا بتانے کے قابل ہوں۔ 3) اس نظم کے ذریعہ شاعر کیا کہنا چاہتا ہے بیان کرنے کے قابل ہوں۔ 1) دیئے گئے جملے پڑھ کر متعلقہ اشعار نظم سے ڈھونڈ کر لکھنے کے قابل ہوں۔ 2) ان دیکھا متن پڑھ کر دیئے گئے سوالوں کے جواب لکھنے کے قابل ہوں۔
II	اظہار ماضی الضمیر۔تخلیقی صلاحیت کا اظہار (i) خود لکھنا (ii) تخلیقی/توصیفی انداز میں لکھنا	1) کوئی خاتون ادیب یا شاعرہ کا تعارف کرواتے ہوئے ایک مضمون لکھنے کے قابل ہوں۔ 2) نظم کے کلیدی الفاظ سے متعلق اپنے الفاظ میں مضمون لکھنے کے قابل ہوں۔ 1) خواتین کو بااختیار بنانے کیلئے روبہ عمل لائے جانے والے پروگرام کے بارے میں تجاویز لکھنے کے قابل ہوں 2) دیئے گئے عنوان پر پوسٹر تیار کرنے کے قابل ہوں 3) کسی بھی شعبہ میں گران قدر خدمات انجام دینے والے کسی خاتون کی ستائش کرتے ہوئے اپنے دوست کے نام خط لکھنے کے قابل ہوں۔
III	زبان شناسی (ii)	1) دیئے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کرنے کے قابل ہوں 2) دیئے گئے الفاظ کی وضاحت کرنے کے قابل ہوں 3) دیئے گئے الفاظ کے ہم معنی الفاظ مرکب الفاظ نظم میں تلاش کر کے لکھنے کے قابل ہوں علم بیان سے متعلق مجاز مرسل کے اور کنایہ کی نشاندہی کرنے کے قابل ہوں

دسواں سبق۔ترغیب

سلسلہ نشان	استعداد	استعداد کے حصول سے متعلق اشارے
I	سمجھنا اظہار خیال کرنا (i) سننا۔بولنا (ii) روانی سے پڑھنا،فہم حاصل کرنا اور لکھنا	1) سبق سنکر اپنے احساسات جذبات بیان کرنے کے قابل ہوں 2) دوسروں نے سبق کے مطابق گفتگو کرنے کے قابل ہوں 1) دیئے گئے جملوں کو سبق میں نشاندہی کرنے کے قابل ہوں 2) دیئے گئے پیرا گراف پڑھ کر اس پیرا گراف سے متعلق دیئے گئے بیانات صحیح یا غلط ہے نشاندہی کرنے کے قابل ہوں
II	اظہار ماضی الضمیر ۔تخلیقی صلاحیت کا اظہار (i) خود لکھنا (ii) تخلیقی/توصیفی انداز میں لکھنا	1) دیئے گئے بیان کے متعلق طلبا اپنی رائے لکھنے کے قابل ہو 2) دیئے گئے اشاروں کی مطابق تصور کرتے ہوئے مضمون لکھنے کے قابل ہوں 3) مصنف کے خیالات سمجھتے ہوئے بیان کرنے کے قابل ہوں 1) دیئے گئے عنوان پر تقریر لکھنے کے قابل ہوں،ایک ڈرامہ پیش کرنے کے قابل ہوں
III	زبان شناسی (i) لفظیات (ii) قواعد	1) جملوں کی مدد سے دیئے گئے الفاظ کے معنی اخذ کرنے کے قابل ہوں۔ 2) سبق میں موجود تکنیکی الفاظ شناخت کرنے کے قابل ہوں۔ 3) دیئے گئے الفاظ کے مترادفات لکھنے کے قابل ہوں۔ 1) دیئے گئے الفاظ میں ترکیب توصیفی اور مرکب توصیفی کو الگ کرنے کے قابل ہوں۔ 2) دیئے گئے الفاظ کے مناسب صفات موصوف لکھنے کے قابل ہوں۔ 3) دیئے گئے الفاظ کو ترکیب اضافی میں تبدیل کرنے کے قابل ہوں۔

گیارہواں سبق: غزل

پروفیسر مغنی تبسم

سلسلہ نشان	استعداد	استعداد کے حصول سے متعلق اشارے
I	سمجھنا اظہار خیال کرنا (i) سننا۔ بولنا (ii) روانی سے پڑھنا، فہم حاصل کرنا اور لکھنا	1) غزل کے اشعار کا مطلب بیان کرنے کے قابل ہوں 2) غزل کے کلیدی الفاظ کی نشاندہی کرتے ہوئے تشریح کرنے کے قابل ہوں 3) غزل کے مطابق سوالوں کے جواب دینے کے قابل ہوں 1) دیئے گئے جملے پڑھ کر عدل سے متعلقہ اشعار تلاش کرنے کے قابل ہو۔ 2) غزل سے ہم آواز الفاظ کی شناخت کرنے کے قابل ہوں
II	اظہار ماضی الضمیر ۔تخلیقی صلاحیت کا اظہار (i) خود لکھنا (ii) تخلیقی/توصیفی انداز میں لکھنا	1) دیئے گئے اشاروں کی مدد سے مضمون لکھنے کے قابل ہوں 1) دیئے گئے موضوع/عنوان پر پمفلٹ تیار کرنے کے قابل ہوں 2) دیئے گئے موضوع پر تقریری پوسٹر تیار کرنے کے قابل ہوں 3) قدرت کی صناعی کی تعریف کرتے ہوئے اس کی شان میں توصیفی مضمون لکھنے کے قابل ہوں
III	زبان شناسی (i) لفظیات (ii) قواعد	1) جملوں کی مدد سے دیئےگئے الفاظ کے معنی اخذ کرتے ہوئے ان سے متعلق محاوروں کو لغت میں تلاش کر کے لکھنے کے قابل ہوں 2) دیئے گئے الفاظ کے مترادفات غزل کے اشعار سے ڈھونڈ کر لکھنے کے قابل ہوں۔ 3) سبق کے مطابق دیئے گئے الفاظ کے اخداد لکھنے کے قابل ہوں 1) صنعت مبالغہ، حسن تعلیل، تجاہل عارفانہ سے متعلق معلومات حاصل کر کے دیئے گئے اشعار میں صنعتوں کی نشاندہی کرنے کے قابل ہوں۔

بارھواں سبق: جانور انسان سے ناراض ہیں

استعداد کے حصول سے متعلق اشارے	استعداد	سلسلہ نشان
1) مصنف کے خیالات کی تائید کرتے ہوئے وجوہات بیان کرنے کے قابل ہوں 2) اپنے پسند کے واقعات سے متعلق اپنے احساسات بیان کرنے کے قابل ہوں۔ 1) دیئے گئے محاوروں کو پڑھ کر سبق میں تلاش کر کے نشاندہیکر نے کے قابل ہوں 2) سبق کے پس منظر میں دیئے گئے جملوں کی تشریح کرنے کے قابل ہوں 3) دیئے گئے اقتباس پڑھ کر سوالات کے جواب لکھنے کے قابل ہوں 4) سبق پڑھ کر دیئے گئے سوالات کے جواب دینیک ے قابل ہوں	سمجھنا اظہار خیال کرنا (i) سننا۔ بولنا (ii) روانی سے پڑھنا فہم حاصل کرنا اورلکھنا	I
1) منصف نے اس سبق کے ذریعہ کونسا پیغام پہنچایا ہے بیان کرنے کے قابل ہوں گے 2) دئے گئے بیان کے متعلق اپنے خیالات بیان کرنے کے قابل ہوں۔ 1) اس سبق کو ڈرامے کی شکل میں پیش کیجئے 2) اپنے دوست کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے اپنے چھوٹے بھائی کو خط لکھنے کے قابل ہوں 3) جانوروں سے متعلق مضمون لکھنے کے قابل ہوں۔	اظہار ماضی الضمیر۔ تخلیقی صلاحیت کا اظہار (i) خودلکھنا (ii) تخلیقی/توصیفی انداز میں لکھنا	II
1) دیئے گئے محاوروں کو جملوں میں استعمال کرنے کے قابل ہوں 1) علم نحو سے متعلق معلومات حاصل کرنے اور جملے کے عناصر کی نشاندہی کرنے کے قابل ہوں 2) دیئے گئے جملوں میں مبتدا اور مبتدا کی ''توسیع'' اور ''خبر'' ''خبر کی توسیع'' کی نشاندہی کرنے کے قابل ہوں۔	زبان شناسی (i) لفظیات (ii) قواعد	III

تیرواہ سبق: خون کا رنگ

سلسلہ نشان	استعداد	استعداد کے حصول سے متعلق اشارے
I	سمجھنا۔اظہار خیال کرنا (i) سننا۔بولنا (ii) روانی سے پڑھنا،فہم حاصل کرنا اور لکھنا	1) گیت کے اشعار کا مطلب اپنے الفاظ میں بیان کرنے کے قابل ہوں 2) قومی یکجہتی سے متعلق شاعر کے کیا خیالات ہیں بیان کرنے کے قابل ہوں 1) دیئے گئے جملوں کی مدد سے گیت کے اشعار کی نشاندہی کرنے اور لکھنے کے قابل ہوں۔ 2) گیت سے متعلق سوالات کے جواب دینے کے قابل ہوں
II	اظہار ماضی الضمیر ۔تخلیقی صلاحیت کا اظہار (i) خود لکھنا (ii) تخلیقی/توصیفی انداز میں لکھنا	1) شاعر کے خیالات کی تائید کرتے ہوئے قومی یکجہتی کے عنوان پر مضمون لکھنے کے قابل ہوں 2) دیئے گئے بیانات کو مفصل طور پر بیان کرنے کے قابل ہوں 1) ملک اور طالب علم کے درمیان گفتگو کو تصور کرتے ہوئے موجودہ صورت حال سے متعلق مکالمے لکھنے کے قابل ہوں۔ 2) یوم آزادی کے موقع پر قومی یکجہتی کے عنوان پر تقریر لکھنے کے قابل ہوں
III	زبان شناسی (i) لفظیات (ii) قواعد	1) دیئے گئے جملوں میں ہم معنی الفاظ کی نشاندہی کرنے کے قابل ہوں 2) دیئے گئے الفاظ کے معنی لغت میں تلاش کر کے لکھنے کے جملوں میں استعمال کرنے کے قابل ہوں 3) دیئے گئے الفاظ کے اخداد لکھنے کے قابل ہوں اور ان الفاظ اور ان کے اخداد ایک ہی جملہ میں استعمال کرنے کے قابل ہوں۔ علم اعداد کے مطابق دیئے گئے ناموں کا اعداد نکال کر جمع کرنے کے قابل ہوں۔

چودھواں سبق: گوپی چند نارنگ سے انٹرویو

سلسلہ نشان	استعداد	استعداد کے حصول سے متعلق اشارے
I	سمجھنا۔اظہار خیال کرنا (i) سننا۔بولنا (ii) روانی سے پڑھنا فہم حاصل کرنا اور لکھنا	1) سبق پڑھ کر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے قابل ہوں 2) اس انٹرویو کے ذریعہ ہمیں کونسا پیغام ملتا ہے۔بیان کرنے کے قابل ہوں 3) دیئے گئے جملوں کا مطلب بیان کرنے کے قابل ہوں 1) دیئے گئے اقتباس پڑھ کر سوالوں کے جواب لکھنے کے قابل ہوں 2) سبق سے متعلق دیئے گئے سوالوں کے جوابات لکھنے کے قابل ہوں
II	اظہار ماضی الضمیر ۔تخلیقی صلاحیت کا اظہار (i) خود لکھنا (ii) تخلیقی/توصیفی انداز میں لکھنا	1) دیئے گئے بیانات سے متعلق وجوہات لکھنے کے قابل ہوں 2) اس انٹرویو کا جائزہ لیتے ہوئے گوپی چند نارنگ سے متعلق مضمون لکھنے کے قابل ہوں 1) کسی سماجی شخصیت سیانٹرویو لیکر اس کو تحریری شکل میں پیشکرنے کے قابل ہوں۔ 2) گوپی چند نارنگ کی ستائش کرتے ہوئے مضمون لکھنے کے قابل ہوں
III	زبان شناسی (i) لفظیات (ii) قواعد	1) اس سبق میں موجود انگریزی الفاظ کی نشاندہی کرنے اور ان کے معنی لکھنے کے قابل ہوں۔ 2) دئے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کرنے کے قابل ہوں۔ 1) جملہ خبریہ، جملہ انشائیہ کی نشاندہی کرنے کے قابل ہوں۔ 2) منفرد جملہ، مرکب جملہ کی نشاندہیکرنے کے قابل ہوں۔

سرسری مطالعہ دُرِّ یتیم

IV۔تدریسی حکمت عملی

KWL۔1 حکمت عملی:

(میں کیا جانتا ہوں؟ مجھ کو کیا جاننا چاہیے؟ میں نے کیا جانا؟)

کسی بھی موضوع کے بارے میں بحث کرنے سے پہلے بچوں سے پوچھ کر یہ جان لینا چاہیے کہ وہ اس موضوع سے متعلق کیا جانتے ہیں؟ دوسرے مرحلہ میں یہ جاننے کی کوشش کی جائے کہ وہ اور کیا جاننا چاہتے ہیں اور اس موضوع سے متعلق ان کے خیالات اور معلومات کیا ہیں؟ اس موضوع پر سیر حاصل بحث کے بعد جب بچوں کو اچھا فہم حاصل ہو جائے تو پوچھ کر معلوم کیا جائے کہ انہوں نے اس موضوع سے متعلق کیا جانا؟ کیا سیکھا؟ اور کہاں تک سمجھنے میں کامیاب رہے؟ یہ تیسرا مرحلہ رہے گا؟ اس حکمت عملی کے ذریعے جب کسی موضوع کو متعارف کروایا جاتا ہے تو اس دوران بچوں میں اس موضوع سے متعلق سابقہ علم کی مدد سے دلچسپی اور فہم کے ساتھ سیکھنے کا احساس جاگتا ہے۔اس عمل میں بچے کی جانب سے پہلے تصور کیے ہوئے اور بعد میں تصور کئے گئے حقیقتوں کا موازنہ کرنے کے دلچسپ اکتسابی عمل کی گنجائش ہوتی ہے۔

2۔تصوراتی خاکہ:۔

بچے اپنے اطراف واکناف کے ماحول میں عمل اور ردعمل کے ذریعے وسیع تجربات اور علم حاصل کرتے ہیں۔اپنے مخصوص انداز میں کئی موضوعات کا فہم حاصل کرتے ہوئے ردعمل بھی ظاہر کرتے ہیں۔ذہنی خاکہ (Mind Mapping) سے مراد کسی موضوع کے تئیں بچوں کو ذہنی ورزش کروانا ہے۔خاص کر کسی موضوع سے تعلق رکھنے والے کلیدی الفاظ کو تختۂ سیاہ پر لکھ کر ان الفاظ کے معنی ومفہوم اخذ کرتے ہوئے بچوں سے بحث کرنا ہوتا ہے۔اس عمل میں بچوں کے آزادانہ اظہار خیال کو اہمیت دی جاتی ہے۔کسی ایک موضوع پر بچوں کو مختلف زاویوں سے سوچنے کے مواقع پیدا کرنا، اپنے خیالات اور سوچ کو متن کی شکل میں ترتیب کے ساتھ لکھوانا، جیسے امور ''خود لکھنا'' جیسی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لئے یہ حکمت عملی مددگار ثابت ہوتی ہے۔ذیل میں دی گئی مثال کا مشاہدہ کیجئے۔۔۔

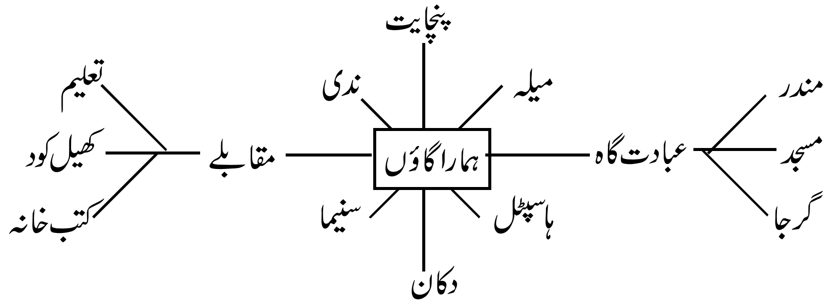

4۔واحد شخص کی اداکاری(Mono Action)

کسی بھی سبق میں موجود صرف ایک کردار کو کسی ایک طالب علم کے ذریعے انفرادی طور پر اسٹیج پر اداکاری کروانے کو واحد شخص کی اداکاری یا Mono Action کہا جاتا ہے۔مثال۔سبق عیدگاہ میں حامد کا کردار

5۔خاموش اداکاری (Mime)

خاموش اداکاری کے ذریعے جذبات، احساسات اور رجحانات کا اظہار کرنا ہی خاموش اداکاری کہلاتا ہے۔کسی حادثے، واقعے یا منظر کو خاموش اداکاری کے ساتھ بامعنی انداز میں ناظرین کے روبرو پیش کرنے کو خاموش اداکاری کہتے ہیں۔اس میں نہ مکالمہ بازی ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی پس منظر ہوتا ہے۔صرف خاموش اداکاری کے ذریعے ہی حالات کو پیش کرنا ہوتا ہے۔

مثال۔جھینگر کا جنازہ (جماعت نہم)

6۔گروہی مشاغل کا انعقاد

اسباق میں موجود چند امور گروہی مشاغل کی شکل میں کروائے جائیں تو بچوں میں مل جل کر کام کرنا، اپنے خیالات میں آپس میں بانٹنا، مل جل کر روداد تیار کرنا رلکھنا۔مشکل الفاظ کے معنی و مفہوم اخذ کرنا وغیرہ خصوصیات فروغ پائیں گی۔گروہی کام کی تکمیل کے بعد متعلقہ گروپ کے ذریعے مظاہرہ کروایا جائے۔مختلف گروپس کی جانب سے پیش کئے جانے والے مشاغل پر بحث کرواتے ہوئے مشاغل میں موجود خامیوں کو دور کیا جائے۔گروہی کام کے تحت درسی کتاب میں موجود پڑھنے، لکھنے، خود لکھنے، لفظیات وغیرہ سے تعلق رکھنے والے مشاغل کروائے جائیں۔

7۔منصوبہ کام

منصوبہ کام مختلف قسم کے مشاغل کا مجموعہ ہوتا ہے۔منصوبہ کام کو گھر کے کام کے طور پر تفویض کیا جائے۔گھر کا کام تفویض کرنے سے پہلے بچوں کو اچھی طرح سمجھایا جائے کہ تفویض کردہ منصوبہ کام میں بچوں کو کیا کرنا ہے؟ کس طرح کرنا ہے؟ وغیرہ ہدایات دی جائیں۔منصوبہ کام کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے انفرادی یا گروہی کام دیا جائے۔اگر گروہی کام تفویض کیا جارہا ہے تو اساتذہ کو چاہیے کہ وہ پہلے ہی گروپ کے اراکین کا اعلان کردیں اور گروپ میں ذمہ داریوں کو تقسیم کردیں۔منصوبہ کام کی متعینہ مدت میں تکمیل کے بعد کمرہ جماعت میں مظاہرہ کروائیں۔

مظاہرے کے دوران طلبہ خامیوں کو سدھار لیں گے۔اساتذہ کو چاہیے کہ مظاہرے کے دوران بچوں کو مناسب ہدایات اور مشورے دیں۔مظاہرے کے بعد بچوں سے وہ روداد میں تفصیل شامل کریں کہ منصوبہ کام کا نام کیا ہے؟ گروپ کے اراکین کے نام، اراکین کی ذمہ داریاں کیا تھیں؟ منصوبہ کام کے لئے معلومات کہاں سے اکٹھا کی گئیں؟ منصوبہ کام میں کون کونسے نکات شامل کئے گئے ہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔

8۔مباحثہ

کسی موضوع پر کس نے کیا بیانات دیئے؟ کس قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے؟ وغیرہ امور کو اکٹھا کرکے مظاہرہ کرنا اور بحث کرنا۔
مثلاً ہندوستان کی خلائی تحقیقات میں ہندوستان کی خلائی تحقیقات اور ترقی پر بحث کی گئی ہے اس سلسلے میں مختلف سائنس دان اور دانشوروں نے کیا بیانات دیئے ہیں اور کس طرح اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے وغیرہ کو اکٹھا کرکے ایک مفصل رپورٹ تیار کروائی جائے۔

9۔خودآگہی۔مظاہرہ:۔

کسی بھی سبق کے مواد کو طلبہ خود پڑھ کر اچھی طرح آگہی حاصل کرتے ہوئے، اس کو واحد شخص کرداری یا ڈرامہ نگاری یا کٹھ پتلی کھیل کی شکل میں مظاہرہ کریں گے۔

10۔Jigsaw طریقہ کار:۔

اس طریقہ کار میں کسی بھی موضوع سے تعلق رکھنے والے مواد کو مختلف حصوں رپیراگرافس میں تقسیم کرتے ہوئے 4 یا 5 طلباء میں تقسیم کیا جاتا ہے۔طلباء اپنا اپنا مواد پڑھیں گے۔مواد کا فہم حاصل کریں گے۔پھر تمام طلباء آپس میں مل کر پڑھتے ہوئے مواد پر بحث کرتے ہوئے اپنے تجربات اور مشاہدات کا تبادلہ کریں گے۔

Closed Test-11 طریقہ کار

بچوں میں خود مواد کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھنے کی صلاحیت کو فروغ دینے میں یہ طریقہ کار ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ اس طریقہ کار میں ایک عبارت دی جاتی ہے جس کا ہر 5واں لفظ حذف کر دیا جاتا ہے۔ بچے حذف کئے گئے الفاظ پر غور کرتے ہیں اور ان الفاظ کو لکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

12۔ادبی سرگرمیاں

بچوں کی جانب سے پڑھے گئے مواد کی بنیاد پر چار، چار بچوں کے چار گروپس ترتیب دیئے جائیں۔ ہر گروپ کو زبان سے تعلق رکھنے والا ایک نکتہ تفویض کیا جائے۔ یعنی ایک گروپ کو لفظیات، محاورے تو دوسرے گروپ کو''زبان کی عظمت'' جبکہ تیسرے گروپ کو تصاویر اتارنے کا کام تو چوتھے گروپ کو پڑھے گئے مواد سے متعلق سوالات بنانے کا کام تفویض کیا جائے۔ یعنی ایک ہی موضوع پر تمام گروپس ادب پر مبنی کام کریں گے جس کے سبب بچوں میں زبان کے تئیں تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ حاصل ہوگا۔

13۔کتابی جائزوں کا انعقاد

طلباء میں مطالعاتی رجحان کو فروغ دینے کے لئے مدارس کو سربراہ کئے گئے لائبریری کتب کا زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جائے۔ مختلف اصناف میں پائی جانے والی کتابیں بچوں سے پڑھوائی جائیں۔ پڑھی ہوئی کتابوں پر جائزے منعقد کروائے جائیں۔

جائزے میں--------

- بچوں کی جانب سے پڑھی گئی کتاب کا نام پوچھنا
- پڑھی گئی کتابوں سے متعلق اظہار خیال کروانا
- مطالعے کے دوران بچوں کی جانب سے محسوس کئے گئے نکات اور مشاہدات کو ظاہر کروانا
- مطالعہ کیے گئے مواد میں موجود کردار، حادثات، واقعات کے بارے میں پوچھنا
- مصنف نے کتاب کس مقصد کے تحت لکھی، کتاب کا مرکزی خیال کیا ہے وغیرہ پوچھنا۔

استعدادواری تدریسی حکمت عملی

1۔تفہیم۔ردعمل

اس مشق میں''سنئے۔بولیے''''پڑھنا۔سمجھ کر اظہار خیال کرنا'' استعداد پر مبنی سوالات ہوتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ان مشقوں کی نوعیت کو

مدنظر رکھتے ہوئے مناسب تدریسی حکمت عملی کو اپنائیں۔

(الف) سننا۔بولنا: تحتانوی سطح پر بچہ سن کر اسکا فہم حاصل کرتے ہوئے اپنے الفاظ میں اظہار کرنے کے قابل ہوتا ہے تو وسطانوی سطح پر غور سے سن کر اسکا اچھا فہم حاصل کرتے ہوئے، سوچ سمجھ کر اظہار خیال کرنا سیکھتا ہے۔ جب بچہ ثانوی سطح پر پہنچتا ہے تو اس کی سمعی صلاحیت میں تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ فہم وآ گہی حاصل کرنا، سوچنا، غور کرنا، جائزہ لینا، اپنی دلیل کو مناسب وجوہات کے ساتھ پیش کرنا، مختلف زاویوں سے غور کرتے ہوئے بات کرنا وغیرہ جیسی صلاحیتیں ثانوی سطح پر فروغ پاتی ہیں۔ اسی نکتے کو مدنظر رکھتے ہوئے تحتانوی تا ثانوی سطح تک تمام درسی کتابوں میں استعداد ''سننا۔ بولنا'' کو شامل کیا گیا ہے۔

آیئے! اب ہم درسی کتاب کے اسباق میں استعداد سننا۔ بولنا کے تحت دیئے گئے سوالات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

زبان اول۔اردو

- شہر عظیم ہوتا ہے یا گاؤں؟ آپ کس کی تائید میں گفتگو کریں گے؟ (شہروں میں کوئی چاند کو ماما نہیں کہتا)
- غم انسان کے ساتھ کیوں لگے ہوتے ہیں؟ (قصیدہ)
- مجتبیٰ حسین کی مضمون نگاری کے بارے میں بیان کیجئے۔ (قلی قطب شاہ کا سفرنامہ)
- شاعر نے نظم ''البیلی صبح'' میں فطرت کی عکاسی کس طرح کی ہے؟ (البیلی صبح)
- ذاتی فائدے کے عام طور پر سے کس قسم کی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں؟ (وطن کی خدمت کے ڈھنگ)
- اس سبق کا نام ''دوسرا موسم'' ہے کیا یہ مناسب ہے؟ کیوں؟ (دوسرا موسم)
- شاعر نے اس نظم میں عورت کی ترقی میں پیش آنے والی کون کونسی رکاوٹوں کا ذکر کیا ہے؟ (عورت)
- سبق کا نام ''ترغیب'' سنتے ہی آپ کو کیسا محسوس ہوا؟ (ترغیب)
- مصنف نے جانوروں کو انسانوں سے بہتر کیوں قرار دیا؟ (جانور انسان سے ناراض ہیں)
- اگر کوئی شخص اپنی ذات سے محبت کرنے والا ہوتا ہے تو اسکی شناخت کیسے ہوسکتی ہے؟ (گوپی چند نارنگ سے ایک انٹرویو)

آپ نے سننا۔ بولنا کے استعداد کے تحت سوالات کا بہ غور مشاہدہ کیا ہے۔

بتایئے! کتنے قسم کے سوالات پوچھے گئے ہیں؟

کیا یہ سوالات سننا۔ بولنا استعداد کے حصول میں مددگار ثابت ہوں گے؟ وضاحت کیجئے۔

استعداد سننا۔ بولنا کے تحت سوالات کی نوعیت

- جذبات واحساسات کا اظہار کرنے کے قابل ہیں۔
- سبق کے مواد کو ذاتی خیالات اور سابقہ معلومات جوڑتے ہوئے اظہار کرنے کے قابل ہیں۔
- کسی بھی موضوع کی تائید یا مخالفت کرنے کے قابل ہیں۔
- اپنے اطراف واکناف میں پائے جانے والے سماج اور حالات کا بہ غور مشاہدہ کرتے ہوئے وضاحت کرنے کے قابل ہیں۔
- سننے اور پڑھنے گئے مواد کو سمجھ کر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے قابل ہیں۔
- حالات وواقعات کا جائزہ لیتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے قابل ہیں۔
- مواد کو اپنے الفاظ میں بیان کرنے کے قابل ہیں۔
- وجوہات اوران کا تدارک بیان کرتے ہوئے بحث کرنے کے قابل ہیں۔
- کسی بھی موضوع کی مخالفت کرتے ہوئے آزادانہ اظہار خیال کرنے کے قابل ہیں۔
- اپنے تصورات اور تخیلات کو بیان کرنے کے قابل ہیں۔
- آزادانہ اظہار خیال کے قابل ہیں۔
- اپنے تجربات کو جوڑتے ہوئے بیان کرنے کے قابل ہیں۔
- ایک سوال کے مختلف جوابات دینے کے قابل ہیں۔

(الف) کمرہ جماعت کا نظم

- سننا۔ بولنا کے تمام مشاغل کل جماعتی مشاغل کے تحت کرائے جائیں۔
- سمجھنا۔ اظہار خیال کرنا میں سننا۔ بولنا استعداد کے تحت دیے گئے سوالات تختۂ سیاہ پر لکھے جائیں۔
- تمام طلباء سے ہر سوال پوچھا جائے۔ انفرادی طور پر طلباء کو اظہار خیال کرنے کا موقع دیا جائے۔
- ضرورت کے مطابق سبق سے تعلق رکھنے والے زائد سوالات پوچھے جاسکتے ہیں۔
- انفرادی طور پر تمام طلباء سے اظہار خیال کے بعد کسی ایک طالب علم کے ذریعے جواب اخذ کرایا جائے۔

سننا۔بولنا سے تعلق رکھنے والے تمام سوالات کے لئے یہی طریقہ کار اپنایا جائے۔

طلباء کے جوابات کو رد نہ کیا جائے۔کیوں کہ طالب علم اپنے اطراف واکناف کے ماحول سے یا اپنے استعمال کئے جانے والے لسانی ماحول سے یا اپنے تجربات وسابقہ معلومات کی مدد سے جواب دینے کی کوشش کرتا ہے۔اگر اس کے جواب کو رد کیا جاتا رہے تو وہ آزادی اور روانی سے گفتگو کرنے کے قابل نہیں رہے گا۔ساتھ ہی اپنے آپ کو احساس کمتری میں مبتلا کرتے ہوئے ڈر اور خوف کے سبب خاموش رہنے کی کوشش کرے گا۔

بچوں کے جوابات میں در آنے والی خامیوں کو نرمی اور محبت سے سدھارنے کی کوشش کیجائے۔ان کی فطری اور برجستہ گفتگو کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ان کی تعریف وتوصیف کی جائے۔

(ب) پڑھنا۔فہم حاصل کرنا اور اظہار خیال کرنا

تحتانوی سطح پر روانی سے پڑھنے کے قابل ہوجائے والے طلباء جب وسطانوی سطح پر آتے ہیں تو مواد کا فہم حاصل کرتے ہوئے اظہار خیال کرنے، ردعمل ظاہر کرنے اور وضاحت کرنے کی تربیت حاصل کرتے ہیں۔جبکہ ثانوی سطح پر طلباء پڑھتے ہوئے مواد کو تنقیدی نظر سے پڑھنے اور سوچنے کے قابل ہوجائیں۔کسی بھی شاعر یا مصنف کی روح، نفس مضمون، اور اسکے مقصد کو سمجھنے کے قابل ہوجائیں۔استعداد ''پڑھنا'' کے تحت طلباء مطالعہ کے عادی ہوجائیں۔فہم حاصل کرتے ہوئے، اظہار خیال کرنے کے قابل ہوجائیں اور اپنے علم کے دائرے کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے قابل ہوجائیں۔اسی مقصد کے تحت ہر سبق میں مشقیں دی گئی ہیں۔

آیئے! درسی کتاب میں ''پڑھنا۔فہم حاصل کرنا اور اظہار خیال کرنا'' کے تحت دیئے گئے سوالات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

زبان اول۔اردو

- ذیل کے جملے سبق کے کونسے پیراگراف میں ہیں نشاندہی کیجئے۔ان جملوں کو خط کشید کیجئے (شہروں میں کوئی چاند کو ماما نہیں کہتا)
- قصیدے میں ہم وزن اور ہم آہنگ الفاظ کو علاحدہ کرکے لکھئے۔(قصیدہ)
- ذیل کے پیراگراف کو پڑھ کر سوالوں کے جواب دیجئے۔(قلی قطب شاہ کا سفرنامہ)
- حسب ذیل عبارت کا تعلق کس شعر سے ہے نشاندہی کیجئے اور لکھئے۔(البیلی صبح)
- (بیلے کی کلی پر شبنم کی بوند کے پڑنے سے ایسا محسوس ہورہا ہے جیسے کسی پری نے اپنی ناک میں ہیرے کی کیل پہن رکھی ہے)
- ذیل کے جملوں کی سبق میں نشاندہی کیجئے اور ان کی وضاحت کیجئے۔(وطن کی خدمت کے ڈھنگ)
- غزل پڑھیئے اور خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجئے۔(غزل)
- اولڈ ہوم میں نوجوان عورت اور بڑھیا کے درمیان کیا بات چیت ہوئی؟ (دوسرا موسم)

- نظم پڑھیے اور اس بند کو تلاش کر کے لکھیے جس میں شاعر عورت کو پابندیوں کی زنجیر توڑنے کی ترغیب دیتا ہے۔(عورت)
- سبق کی بنیاد پر سوالوں کے جواب چار یا پانچ جملوں میں لکھیے۔
- عبدالکلام بچپن میں کس کا مشاہدہ کرتے تھے۔اس کے ذریعے انہوں نے کیا تحریک پائی؟(ترغیب)
- غزل کے اشعار سے قوافی تلاش کر کے لکھیے۔(غزل)
- ذیل کے محاوروں کو سبق میں تلاش کرنے ان کی نشاندہی کیجئے۔(جانور انسان سے ناراض ہیں)

1۔گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا　　2۔لومڑی کی طرح چالاک

3۔کتے کی دم کبھی سیدھی نہیں ہوتی　　4۔کوا چلا ہنس کی چال

- اس گیت کے کونسے اشعار آپ کو بہت پسند ہیں اور کیوں؟(خون کے رنگ)
- اس مضمون کے لئے کوئی مناسب عنوان تجویز کیجئے۔(گوپی چند نارنگ کا انٹرویو)

آپ نے درج بالا سوالات پڑھے۔اب ذیل کا جدول مکمل کیجئے۔

سبق پڑھنے سے تعلق رکھنے والے کتنے ہیں؟	پڑھ کر فہم حاصل کرنے سے تعلق رکھنے والی مشقیں کتنی ہیں؟	پڑھے ہوئے مواد سے تعلق رکھنے والے سوالات کے جواب دینے کے لئے کتنی مشقیں دی گئی ہیں؟

سوالات کی نوعیت

- سبق میں موجود مختلف مناظر کو وضاحت کے ساتھ لکھنے کے قابل سوالات دیئے گئے ہیں۔
- نظموں اور گیتوں کو پڑھ کر تشریح کرنے کے قابل سوالات دیئے گئے ہیں۔
- سبق کی بنیاد پر جوابات لکھنے کے قابل سوالات دیئے گئے ہیں۔
- کرداروں کی نوعیت کو بیان کرنے والے سوالات دیئے گئے ہیں۔
- اغلاط اور خامیوں کی نشاندہی کرنے کے قابل سوالات دئے گئے ہیں۔
- سبق کو بار بار پڑھنے کے قابل سوالات دیئے گئے ہیں۔
- پڑھ کر اچھا فہم حاصل کرنے کے قابل سوالات دئے گئے ہیں۔
- عنوان سے متعلق غور کرنے سوچنے اور بحث کرنے کے قابل سوالات دیئے گئے ہیں۔
- سوچنے اور غور کرنے کے مواقع فراہم کرنے والے سوالات دیئے گئے ہیں۔
- پڑھے گئے مواد کو کہاں تک سمجھا اور کہاں تک سمجھنے میں ناکام رہے اس نکتے سے واقف ہونے والے سوالات دیئے گئے ہیں۔

کمرہ جماعت کا نظم

- یہ انفرادی مشغلہ ہے۔
- مشق ''سمجھنا۔اظہار خیال کرنا'' کے تحت دی گئی استعداد کے ذیل میں ''پڑھنا۔فہم حاصل کرنا،اظہار خیال کرنا'' سے تعلق رکھنے والے سوالات کی نشاندہی کرنا
- طلباء کو سوالات حل کرنے کے لئے ہدایات دیئے جائیں۔
- تمام طلباء سے انفرادی طور پر مشق کروائی جائے۔
- لکھے گئے جوابات طلباء سے پڑھوائے جائیں۔
- طلباء کی جانب سے کی جانے والی خامیوں کی بروقت تصحیح کی جائے۔
- اگر سوالات کی تعداد زیادہ ہو تو وقت کی منسبت کو دیکھتے ہوئے چند سوالات گھر کے کام کے طور پر تفویض کئے جائیں۔ (گھر کا کام لازمی نہیں ہے)

II۔ اظہار مافی الضمیر ۔تخلیقی صلاحیت کا اظہار

(الف) خود لکھنا۔ خود لکھنا سے مراد طلباء اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اپنے انداز میں سوالوں کے جواب لکھیں یا ایسے موضوعات کے بارے میں خود لکھیں، جن سے وہ واقف ہیں۔تحتانوی و وسطانوی سطح سے ترقی کرتے ہوئے طلبہ جب ثانوی سطح پر پہنچتے ہیں تو ان کا قوت تخیل تیزی سے فروغ پاتا ہے۔ APSFC-2011 کے مطابق اس سطح پر طلباء مواد کا فہم حاصل کرتے ہوئے اپنے الفاظ میں لکھنے کے قابل ہو جائیں۔یعنی طلباء تنقیدی رجحان سے لیس، مختلف زاویوں میں سوچنے اور مسائل کا آسان حل تلاش کرنے کے قابل ہو جائیں اور ضبط تحریر میں لانے کے قابل ہو جائیں۔اپنے خیالات، احساسات اور جذبات کو تحریری شکل میں اظہار کرنے کے قابل ہو جائیں۔انہی نکات کی بنیاد پر ثانوی سطح پر خود لکھنا کے تحت دیئے جانے والے سوالات کی سطح بھی بڑھ جاتی ہے۔اسی استعداد کو طلباء میں فروغ دینے کے لئے درسی کتاب میں مختلف مشقیں دی گئی ہیں۔

آیئے! درسی کتاب میں خود لکھنا کے تحت دیئے گئے سوالات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

زبان اول۔اردو

- نعت کو پڑھ کر حضورﷺ کے اعلیٰ اخلاق کے بارے میں لکھئے۔(نعت)
- شہر میں آکر بسنے والا شخص گاؤں کی کن کن چیزوں سے محروم ہو جاتا ہے؟(شہروں میں کوئی چاند کو ماما نہیں کہتا)
- اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جاتی ہے تو سن کر ہمیں اچھا معلوم ہوتا ہے اور کون کونسے مواقع پر آپ کو اچھا معلوم ہوتا ہے؟ لکھئے۔ (قصیدہ)
- لوگ سیر و تفریح کے لئے گولکنڈہ آتے ہیں، آپ بھی کسی مقام پر گئے ہوں تو اس کے بارے میں لکھئے۔(قلی قطب شاہ کا سفرنامہ)
- حسب ذیل اشعار کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھئے۔(البیلی صبح)
- ہمارے ملک کو کیسے لوگوں کی ضرورت ہے اور کیوں؟(وطن کی خدمت کے ڈھنگ)
- اظہار خیال کی آزادی سے کیا مراد ہے؟ اگر فرد کو آزادی میسر نہ ہو تو کیا ہوگا؟(غزل)
- اس افسانے میں جملہ کتنے کردار ہیں؟ آپ کو کونسا کردار پسند آیا؟(دوسرا موسم)
- ادب میں خواتین کا بھی اہم کردار ہے، کسی خاتون ادیب یا شاعرہ کا تعارف کرواتے ہوئے ایک مضمون لکھئے۔(عورت)
- عبدالکلام اپنے مقصد کے حصول میں کس طرح کامیاب ہوئے؟ اپنے الفاظ میں لکھئے۔(ترغیب)
- اللہ کا محبوب بندہ بننے کے لئے ہم میں کون کونسی خصوصیات پائی جانی چاہیے؟(غزل)
- مصنف نے شیر کی زبانی انسانوں تک کیا پیغام پہنچایا ہے؟(جانور انسان سے ناراض ہیں)
- ہمارا ملک گنگا جمنی تہذیب کا گہوارہ ہے۔وضاحت کرتے ہوئے دس سطروں میں لکھئے۔(خون کا رنگ)

- زبان کا مذہب نہیں ہوتا، زبان کا سماج ہوتا ہے۔ گوپی چند نارنگ نے ایسا کس لئے کہا؟ (گوپی چند نارنگ سے انٹرویو)

آپ نے استعداد ''خود لکھنا'' کے تحت دیئے گئے سوالات کا مشاہدہ کیا ہے۔ بتائیے! یہ سوالات کن استعدادوں کے فروغ میں مددگار ثابت ہوں گے؟

سوالات کی نوعیت:

- مواد کو مختصر کرتے ہوئے لکھنے کے قابل ہیں۔
- موضوع کی عظمت پر بحث کرتے ہوئے خود لکھنے کے قابل ہیں۔
- اپنی زبان اور اپنے الفاظ میں لکھنے کے قابل ہیں۔
- سبق کے مواد اور اپنے ذاتی تجربات کو جوڑتے ہوئے لکھنے کے قابل ہیں۔
- تجربات کو آپس میں بانٹتے ہوئے لکھنے کے قابل ہیں۔
- وجوہات بیان کرنے کے اور مسائل کا حل پیش کرنے کے قابل ہیں۔
- مواد کی تصدیق کرتے ہوئے لکھنے کے قابل ہیں۔
- تجزیہ کرنے کے قابل ہیں۔
- مشابہتوں کو بیان کرتے ہوئے لکھنے کے قابل ہیں۔
- فطرت، ماحول اور سماج کا مشاہدہ کرتے ہوئے لکھنے کے قابل ہیں۔
- تصور اور تخیل کرتے ہوئے لکھنے کے قابل ہیں۔
- منطقی سوچ کے ذریعے لکھنے کے قابل ہیں۔

کمرہ جماعت کا نظم

مشق ''اظہار مافی الضمیر ۔تخلیقی صلاحیت کا اظہار'' میں استعداد ''خود لکھنا'' کے تحت دئے گئے طویل جوابی سوالات کو تختۂ سیاہ پر لکھا جائے۔

کمرۂ جماعت میں بحث کروائی جائے کہ طلباء کو سوالات اچھی طرح سمجھ میں آجائیں۔ پھر ان کے شکوک وشبہات دور کئے جائیں۔

''خود لکھنا'' کے تحت دیئے گئے سوالات تمام طلباء سے انفرادی طور پر لکھوائے جائیں۔ (ضرورت کے مطابق بحث بھی کروائی جائے)

طلباء کی جانب سے لکھے گئے جوابات کا مظاہرہ کروایا جائے۔

طلباء کی جانب سے لکھے گئے متن کی تصحیح کرنے کا طریقہ کار

- طلباء کی جانب سے انفرادی طور پر لکھے گئے جوابات سے کوئی ایک جواب تختہ سیاہ پر لکھوایا جائے۔
- اس جواب پر کمرہ جماعت میں بحث کرتے ہوئے۔۔۔۔
- کیا نفس مضمون مناسب ہے؟ کیا جواب میں تسلسل ہے؟ کیا جملہ بندی ٹھیک ہے؟
- کیا جملے مکمل جملوں کی شکل میں خامیوں سے پاک ہیں؟
- کیا جملوں میں استعمال کئے گئے الفاظ ٹھیک ہیں؟ ان الفاظ کی جگہ اور کون کونسے الفاظ یا مترادفات استعمال کئے جا سکتے تھے؟
- کیا جواب میں حرف کی غلطیاں کی گئی ہیں؟ وغیرہ پر طلباء کی توجہ مبذول کروائی جائے۔

اس طرح طلباء سے جوابات اخذ کرتے ہوئے بحث ومباحثہ کرتے ہوئے تصحیح کی جائے۔ کچھ حد تک مشق کروانے کے بعد طلباء کے لکھے گئے جوابات ایک دوسرے سے تصحیح و تنقیح کروائے جائیں۔

اگر طویل جوابی سوالات کی تعداد زیادہ ہو تو چند سوالات گھر کے کام کے طور پر بھی تفویض کیے جا سکتے ہیں۔

(ب) تخلیقی صلاحیت کا اظہار:

ازبر کرنے اور رٹنے رٹانے کے سبب طلباء زبان کے کسی بھی عمل کو تخلیقی انداز میں ظاہر کرنے سے قاصر نظر آتے ہیں۔ APSCF-2011 اس خلاء کو پر کرنے کی پر زور مانگ کرتا ہے اور طلباء میں تخلیقیت کو ابھارنے والی مشقیں دینے کی سفارش کرتا ہے۔ تخلیقی صلاحیتیں باشعور بچوں سے لے کر عمر رسیدہ لوگوں تک ہر شخص میں موجود ہوتے ہیں۔ اگر ان کو تلاش کر کے ابھارا نہیں گیا تو ہوزنگ آلود ہو جاتے ہیں۔ اور منجمد ہو جاتے ہیں۔ جس کے تدارک کے لئے ہر سطح پر تخلیقی صلاحیتوں پر مبنی مشاغل اور مشقیں شامل کی گئی ہیں۔

آیئے! درسی کتاب میں موجود تخلیقی اظہار کی صلاحیت والے سوالات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

زبان اول۔ اردو

- گاؤں اور شہر آپس میں ملاقات کریں گے تو ان کے درمیان کیا گفتگو ہوگی؟ مکالموں کی شکل میں لکھئے (شہروں میں کوئی چاند کو ماما نہیں کہتا)
- آپ کے علاقے میں اگر کوئی نامور شخصیت ہو تو ان کا انٹرویو لیجئے۔ (گوپی چند نارنگ کا انٹرویو)
- اگر سلطان محمد قلی قطب شاہ سے آپ کی اتفاقی ملاقات ہو جائے تو آپ ان سے کیا گفتگو کریں گے۔ (قلی قطب شاہ کا سفرنامہ)
- ''شام کے منظر'' کی تصویر اتاریئے۔ رنگ بھریئے (البیلی صبح)

- میں بھی منہ میں زبان رکھتا ہوں۔اس عنوان پر ایک مضمون لکھئے۔(غزل)
- ایک ضعیف اور معذور ماں کے پانچ بیٹے ہیں جو اپنی ماں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونے دیتے۔بحثیت ٹی وی اناؤنسر آپ اس واقعہ کو ٹیلی ویژن پر کس طرح پیش کریں گے؟(دوسرا موسم)
- ''لڑکیاں رحمت ہوتی ہیں نہ کہ زحمت'' اس عنوان پر ایک پوسٹر تیار کیجئے۔(عورت)
- سماجی برائیوں کے تئیں عوام میں شعور بیدار کرنے کے لئے ایک پمفلٹ تیار کیجئے۔(غزل)
- اس افسانے کو ڈرامے کی شکل میں پیش کیجئے۔(جانور انسان سے ناراض ہیں)
- یوم آزادی اور قومی یکجہتی پر ایک تقریر تیار کیجئے اور پیش کیجئے۔(خون کا رنگ)

تخلیقی صلاحیت کے اظہار کے متعلق سوالات کا آپ نے مشاہدہ کیا ہے۔

کس قسم کی سرگرمیاں دی گئی ہیں؟

ان سوالات کے ذریعے بچوں میں کون کونسی صلاحیتیں فروغ پاتی ہیں؟

سوالات کی نوعیت:

- ایک صنفی شکل کو دوسری صنف میں تبدیل کرتے ہوئے لکھنے کے قابل ہیں۔
- تمام اصناف کا اچھا فہم حاصل کرنے کے قابل ہیں۔
- سبق کے مواد کی بنیاد پر گیت، غزل، نظم اور کہانی لکھنے کے قابل ہیں۔
- اپنے خیالات احساسات اور جذبات کو کسی بھی صنفی شکل میں تبدیل کرتے ہوئے لکھنے کے قابل ہیں۔
- پوری طرح آگہی حاصل کرنے کے بعد ہی لکھنے کے قابل ہیں۔
- تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے قابل ہیں۔
- قوت تخیل کو پروان چڑھانے کے قابل ہیں۔
- ڈرامہ نگاری اور مکالمہ بازی کی گنجائش والے ہیں۔

کمرہ جماعت کا نظم

- ''اظہار ما فی الضمیر۔تخلیقی صلاحیت کا اظہار'' کے تحت دیئے گئے سوالوں میں تخلیقی صلاحیت پر مبنی سوالوں کی نشاندہی کی جائے۔
- سوالات تختہ سیاہ پر لکھے جائیں۔
- متعلقہ سرگرمی سے تعلق رکھنے والی مثال بچوں کو بتائی جائے۔بحث کے ذریعے سرگرمی متعارف کروائی جائے۔آگہی فراہم کیجائے

- کمرہ جماعت میں بحث ومباحثہ منعقد کیا جائے کہ دیا گیا سوال یا سرگرمی طلبہ کو اچھی طرح سمجھ میں آجائے۔
- دو یا تین طلباء کے گروپس تشکیل دے کر سرگرمی کروائی جائے۔
- طلباء کی جانب سے لکھے گئے جوابات کا گروہ واری مظاہر کروایا جائے۔
- پیش کی گئی سرگرمی پر کمرۂ جماعت میں بحث کرتے ہوئے حسب ذیل طریقے پر خامیوں کی تصحیح کی جائے۔
- گروپس کی شکل میں طلبہ کی جانب سے پیش کی جانے والی کوئی ایک سرگرمی کو تختۂ سیاہ پر لکھا جائے۔
- کیا نفس مضمون کو صحیح انداز میں پیش کیا گیا؟ کیا مواد یا سرگرمی میں تسلسل کو ملحوظ رکھا گیا؟
- کیا جملہ بندی ٹھیک ہے؟
- کیا جملہ بندی خامیوں سے پاک ہے؟
- کیا جملوں میں مناسب الفاظ استعمال کئے گئے ہیں؟ ان الفاظ کے علاوہ اور کونسے الفاظ یا مترادفات استعمال کئے جاسکتے تھے؟
- کیا حروف سے تعلق رکھنے والی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں؟

اسطرح طلبہ سے بحث کرتے ہوئے خامیوں کو دور کیا جائے۔ کچھ حد تک مشق کروانے کے بعد ایک دوسرے گروپ کے ذریعے خامیوں کی تصحیح کروائی جائے۔ اگر متعارف کردہ سرگرمی ہوتو دوبارہ اسکو کمرۂ جماعت میں متعارف کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسی صورت میں گروپس کے بجائے انفرادی طور پر لکھایا جاسکتا ہے۔

(ج) توصیف

ذات پات، مذہب، زبان، گروہ بندی اور زبان کی پارینہ روایتوں کے اطراف گھومنے والی ہندوستانی تہذیب میں اخلاق واقدار کا پیمانہ بہت تیزی سے گرتا جارہا ہے۔ غصہ، نفرت، عناد، ہوس اور حرص بہت تیزی سے فروغ پارہے ہیں۔ لوگوں میں تنگ نظری عام ہوتی جارہی ہے۔ سچائی اور اچھائی پر برائی اپنی اجارہ داری قائم کرتی جارہی ہے۔ توصیف کسی بھی فرد کی، نظام کی، ادارے کی، ملک کی، گاؤں کی، اچھائی کی یا کسی اور چیز کی کی جاسکتی ہے۔ مگر چاہیے کہ وہ مجموعی اور عمومی دونوں صورتوں میں ہو۔ طلباء میں اپنے مقابل یا کسی گروہ، یا مذہب یا نظام کی عظمت کو شناخت کرتے ہوئے تعریف وتوصیف کرنے کے رویے یا رجحان کو فروغ دیا جانا چاہیے۔ جو بہترین شخصیت کا عکاس ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا خصوصیات کے حصول کے لئے درسی کتاب میں استعداد ''توصیف'' شامل کی گئی ہے۔ جس کے تحت چند سوالات دیئے گئے ہیں۔ آیئے!! ان کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

زبان اول۔اردو

- ❖ اس نعت کوملحوظ رکھتے ہوئے حالؔی کے انداز بیان کی ستائش کیجئے۔(نعت)
- ❖ سچائی، امانت داری، صبر وشکر جیسی اعلیٰ انسانی صفات کی ستائش کرتے ہوئے بتلایئے کہ یہ صفات معاشرے کی بھلائی کے لئے کیوں ضروری ہیں؟(قصیدہ)
- ❖ قلی قطب شاہ کی توصیف کرتے ہوئے ایک تقریر لکھئے۔کمرۂ جماعت میں پیش کیجئے۔(قلی قطب شاہ کا سفرنامہ)
- ❖ ''عالمی یوم ماحولیات'' پرایک مضمون لکھئے۔(البیلی صبح)
- ❖ دیس کی خدمت کے لئے آپ کونسا پیشہ اختیار کریں گے؟ وضاحت کرتے ہوئے لکھئے۔(وطن کی خدمت کے ڈھنگ)
- ❖ جاں نثار لوگ ملک اور قوم کا اثاثہ ہوتے ہیں۔ چند مثالیں دیتے ہوئے ان کی ستائش کیجئے۔(غزل)
- ❖ اس جوان عورت کی ستائش کرتے ہوئے ایک مضمون لکھئے جو اولڈ ہوم سے ایک بوڑھی عورت کو گھر لاکر اسکی خدمت کرتی ہے۔ (دوسرا موسم)
- ❖ بعض ملازمت پیشہ خواتین گھریلو ذمہ داریوں کو بھی بہ حسن خوبی نبھاتی ہیں۔ ایسی کسی خاتون کی توصیف کرتے ہوئے ایک پیراگراف لکھئے۔(عورت)
- ❖ قدرت کی صناعی کی تعریف کرتے ہوئے حق تعالیٰ کی شان میں چند توصیفی جملے لکھئے۔(غزل)
- ❖ اپنے دوست کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے اپنے چھوٹے بھائی کو خط لکھئے۔(ترغیب)
- ❖ قومی یکجہتی کو فروغ دینے کے لئے کوششیں کرنے والے شخصیات پر ایک توصیفی مضمون لکھئے۔(خون کا رنگ)
- ❖ گوپی چند نارنگ کی اردو زبان وادب سے محبت اور مہارت کا آپ کو سبق کے دوران احساس ہوا ہوگا۔آپ ان کی ستائش کیسے کریں گے؟(گوپی چند نارنگ سے انٹرویو)

آپ نے مندرجہ بالا سوالات کا مشاہدہ کیا ہے۔

بتایئے کہ استعداد ''توصیف'' کے تحت کون کونسے نکات شامل کئے گئے ہیں؟

استعداد ''توصیف'' کے تحت سوالات کن اصناف کی شکلوں میں دیئے گئے ہیں؟

سوالات کی نوعیت:

- ❖ شاعر اور مصنف کی طرز تحریر کی تعریف وتوصیف کرنے کے قابل سوالات ہیں۔
- ❖ اسباق میں موجود کردار، دیگر افراد اور اداروں کی اچھائی بیان کرنے والے سوالات دیئے گئے ہیں۔
- ❖ توصیفی صلاحیت کو ابھارنے والے سوالات دیئے گئے ہیں۔

- اس سے متعلق سوالات بھی شامل کئے گئے ہیں کہ کن کن مواقع پر کس کس کی تعریف کی جائے۔
- تہذیب، رسم ورواج، مذہب وملت اور ملک وقوم کی تعریف وتوصیف پر مبنی سوالات دیئے گئے ہیں۔

اچھے اور نیک افراد کی کوششوں کو مذہب، ذات پات اور علاقہ واریت سے ہٹ کر سراہنے اور توصیف کرنے والے سوالات دیئے گئے ہیں۔

کمرۂ جماعت کا نظم

- ''اظہار مافی الضمیر ۔تخلیقی صلاحیت کا اظہار'' کے تحت دیئے گئے سوالات میں توصیف سے تعلق رکھنے والے سوالات کی نشاندہی کی جائے۔
- کل جماعتی مشغلے کے طور پر طلباء کو ہدایات دیئے جائیں۔
- انفرادی طور پر طلباء سے لکھوایا جائے۔
- لکھے گئے جوابات کا مظاہرہ کروایا جائے۔

اس استعداد کی مدد سے طلباء میں توصیف وتعریف کرنے کے رجحان کو فروغ دیا جائے۔توصیف وتعریف سے ہونے والے فوائد اور مثبت اثرات کی وضاحت کی جائے۔اگر کسی طالب علم کے لکھے گئے جواب میں نا قابل قبول نکات شامل ہوں تو اساتذہ کو چاہیے کہ وہ کمرۂ جماعت میں بحث ومباحثہ منعقد کرتے ہوئے تصحیح کرنے کی کوشش کریں۔

III۔زبان شناسی

اس مشق میں لفظیات اور قواعد سے تعلق رکھنے والے سوالات دیئے گئے ہیں۔

(الف) لفظیات

ایک دوسرے کے خیالات سے واقف ہونے کے لئے استعمال کئے جانے الفاظ کی بامعنی شکل ہی زبان ہوتی ہے اور زبان کا اہم حصہ لفظیات ہوتے ہیں۔طلباء جتنا زیادہ الفاظ کا ذخیرہ جمع کریں اتنا ہی ان کو زبان پر عبور حاصل ہوتا جائے گا۔موقع ومحل کی مناسبت سے بات چیت کرنے کے لئے طلباء کو لفظیات کے استعمال کا اچھا فہم ہونا لازمی ہے۔

ثانوی سطح پر طلباء کو محاورے، کہاوتیں، ضرب الامثال، مترادفات، ہم وزن، ہم معنی وہم آہنگ، اضداد وغیرہ سے متعلق تفصیل سے واقفیت حاصل کرنے کی گنجائش ہوتی ہے۔قدیم اور جدید زبان میں استعمال کئے گئے الفاظ کا موازنہ کرتے ہوئے واقفیت حاصل کی جائے۔

ایسے الفاظ سے آگہی حاصل کرتے ہوئے دوبارہ استعمال کرنے کے لئے استعداد ''لفظیات'' کا حاصل کرنا ضروری ہے۔

آیئے! درسی کتاب میں استعداد ''لفظیات'' کے تحت دیئے گئے سوالات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

زبان اول۔اردو

❖ ان الفاظ کے مترادفات لغت سے تلاش کر کے لکھئے۔(نعت)

پہاڑ =

آواز =

غیر =

غلطی =

کچا =

ایک =

غصہ =

جانب =

❖ ذیل میں دیئے گئے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کی ضد لکھئے (شہروں میں کوئی چاند کو ماما نہیں کہتا)

1۔ آدمی رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے۔

2۔ یہ جلسہ کل شب کو مقرر ہے۔

3۔ وہ ایک خوش حال آدمی ہے۔

4۔ کپڑے ابھی تک گیلے ہیں۔

❖ ذیل کے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے معنی معلوم کرتے ہوئے انہیں جملوں میں استعمال کیجئے۔(قصیدہ)

1۔اللہ ساری دنیا کا صانع ہے۔ ---------------------------------

2۔خالد کا چہرہ کوکب کی طرح ہے۔ ---------------------------------

❖ دیئے گئے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے مترادفات، اسی جملہ میں دئے گئے ہیں تلاش کیجئے۔خط کشید کیجئے۔ (قلی قطب شاہ کا سفر نامہ)

1۔ جنگل میں شیر نظر آتے ہی حامد پر وحشت طاری ہوگئی گھبراہٹ کے عالم میں وہ بھاگنے لگا۔

2۔ گاڑی چلاتے وقت سیل فون پر بات کرنا ممنوع ہے۔خلاف قانون عمل کرنے پر سزا ہوتی ہے۔

❖ نظم سے مرکب الفاظ تلاش کر کے لکھئے۔(البیلی صبح)

----------- ----------

----------- ----------

❖ ان الفاظ کے واحد کتاب تلاش کر کے لکھئے (وطن کی خدمت کے ڈھنگ)

متعلمین -

افکار -

اغلاط -

ممالک -

اغراض -

❖ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجئے۔ (غزل)

ہنگاموں - ماجرا - نادانی

1۔ سڑک پر بھیڑ جمع دیکھ کر میں بھی آگے بڑھا کہ آخر دیکھوں کہ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہے۔

2۔ سیاسی تحریکوں کی وجہہ سے سارا تعلیمی سال۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی نذر ہو گیا۔

3۔ مجھے تم سے اس قدر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔توقع نہیں تھی۔

❖ ذیل میں دیئے گئے الفاظ کی جوڑیوں کو استعمال کرتے ہوئے جملے لکھئے۔(دوسرا موسم)

زندگی خزاں

یتیم ترس

آواز تلخی

____

____

____

____

❖ درج ذیل الفاظ کے ہم معنی الفاظ نظم کے کونسے مصرے میں ہیں ڈھونڈ کر لکھئے۔(عورت)

1۔ لڑکھڑانا = ----------------

2۔ مقرر کرنا = ----------------

3۔ گھیرا = ----------------

4۔ بجلی چمکنا = ----------------

❖ سبق میں تکنیکی اصطلاحات کا استعمال ہوا ہے۔سبق پڑھ کر ان اصطلاحات کی فہرست تیار کیجئے۔(ترغیب)

❖ ذیل میں دیئے گئے الفاظ و محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجئے۔(جانور انسان سے ناراض ہیں)

1۔ الو کی طرح باتیں کرنا۔

2۔ فکر میں ڈوب جانا۔

3۔ مذہبی پیشوا۔

____

____

____

____

❖ ذیل کے جملوں میں ہم معنی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ان کی نشاندہی کیجئے اور قوسین میں لکھئے۔

1۔ زاہد ایک بااخلاق لڑکا ہے اس کی آدمیت کا یہ حال ہے کہ وہ کبھی کسی کا دل نہیں دکھاتا (-------،------)

2۔ ساری بڑائی اللہ کی ہے اور سب اس کی عظمت کے قائل ہیں۔ (---------،--------)

❖ انٹرویو میں کئی انگریزی الفاظ استعمال ہوئے ہیں تلاش کر کے معنی لکھئے۔

مثلاً: ریٹائرمنٹ۔کمرشیل، --

آپ نے مندرجہ بالا سوالات کا مشاہدہ کیا ہے۔

❖ لفظیات کے مناسب استعمال میں یہ سوالات کہاں تک مددگار ثابت ہوں گے؟

❖ یہ استعداد زبان پر عبور حاصل کرنے کے لئے کہاں تک مددگار ثابت ہوگی؟

سوالات کی نوعیت

❖ جملوں میں الفاظ کے معنی تلاش کرنے کے قابل ہیں۔

❖ لغت کی مدد سے الفاظ کے معنی، مترادفات، تذکیر و تانیث وغیرہ تلاش کرنے کے قابل ہیں۔

❖ اضداد اور واحد جمع کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھنے کے قابل ہیں۔

- سبق میں موجود الفاظ سے آگہی حاصل کرنے کے قابل ہیں۔
- مختلف مواقع پر مناسب الفاظ کا استعمال کرنے کے قابل ہیں۔
- ذخیرۂ الفاظ کو بڑھانے کے قابل ہیں۔
- جملوں میں الفاظ کی صحت سے واقف ہونے کے قابل ہیں۔
- نئے الفاظ کو استعمال کرنے کے قابل ہیں۔

کمرۂ جماعت کا نظم

- زبان شناسی کی ذیلی استعداد ''لفظیات'' کے تحت دیئے گئے سوالات تمام طلباء سے پڑھوائے جائیں۔
- مشکل سوالات کو بحث ومباحثہ کے ذریعے حل کیا جائے۔
- انفرادی طور پر طلباء سے لکھوایا جائے۔
- لکھے گئے جوابات کا مظاہر کروایا جائے۔
- غلط جوابات کی فوری تصحیح کی جائے۔
- سوالات کی تعداد زیادہ ہو تو چند سوالات گھر کے کام کے طور پر تفویض کئے جاسکتے ہیں۔

(ب) قواعد

درسی کتاب میں پائی جانی والی جملہ بندی طرز تحریر، الفاظ کی بندش، شعر وادب کے اصولوں میں رونما ہونے والی تبدیلی اور خوبصورتی کو ظاہر کرنے کے لئے قواعد کا فہم ہونا لازمی ہے۔اس استعداد کے تحت علم عروض، رموز واوقاف، حروف شمسی وقمری، سابقے لاحقے، تشبیہات و استعارات، علم نحو وصرف وغیرہ شامل کئے گئے ہیں۔تحتانوی سطح پر اجزائے کلام سے شروع ہو کر ثانوی سطح تک آتے آتے جملے کی ترکیب/ ساخت میں پائے جانے والے تفرقات کے ساتھ ساتھ طلباء زبان دانی کے اصول وضوابط سے بھی آگاہ ہو جائیں گے۔

آیئے! درسی کتاب میں قواعد کے تحت دیئے گئے سوالات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

زبان اول۔اردو

❖ جوڑ ملایئے۔(شہروں میں کوئی چاند کو ماما نہیں کہتا)

۔	--------	رابطہ
،	--------	سوالیہ
	--------	قوسین
:	--------	سکتہ
؟	--------	خط فاصل
!	--------	وقفہ
( )	--------	علامت فجائیہ

❖ ذیل کے الفاظ میں حروف شمسی اور حروف قمری کی نشاندہی کیجئے۔(قلی قطب شاہ کا سفرنامہ)

دبیرالملک۔ صلوٰۃالتسبیح۔لیلۃالقدر۔یوم الجمعہ۔معین الدین۔ملک الشعراء۔المکۃ المکرّمہ۔المدینۃالطیبہ

❖ سابقوں اور لاحقوں کی درجہ بندی کیجئے۔

ہم ، لا ، ناک ، بے ، گاہ ، نگار ، غیر ، افزاء ، ذی ، گار

سابقے	لاحقے

❖ ان الفاظ کے متضاد الفاظ لکھئے۔(وطن کی خدمت کے ڈھنگ)

1۔ نشیب و---------- 2۔ ----------واندھیرا

3۔ ابتداءو---------- 4۔ ----------واعلیٰ

5۔ اول و---------- 6۔ ----------وزیست

❖ علم البیان کی کتنی قسمیں ہیں؟ وہ کونسی ہیں؟

❖ ان اشعار میں تشبیہ اور استعارہ کی نشاندہی کیجئے۔

وہ جنگل میں رہتا تھا مانند شیر — چلے آئے تھے پاس اس کے کبیر

ہستی اپنی حباب کی سی ہے — یہ نمائش سراب کی سی ہے

خنجر تھا الٰہی یا زباں تھی — خنجر سے زیادہ رواں تھی

❖ دیئے گئے تکرار لفظی سے دو دو جملے لکھئے۔ (دوسرا موسم)

(اپنا اپنا۔ بڑی بڑی۔ چلتے چلتے۔ ساتھ ساتھ۔ الگ الگ۔ قسم قسم۔ کون کون۔ کبھی کبھی)

____

____

____

____

____

____

❖ ان اشعار میں مجاز مرسل اور کنائیہ کی نشاندہی کیجئے۔ (عورت)

طالع سے کسے تھی ایسی امید — نکلا ہے کدھر سے آج خورشید

میری آبرو ترے ہاتھ ہے — مری زندگانی ترے ہاتھ ہے

گر کہے کوئی یا علی حیدر — بھاگے کانو ں میں انگلیاں رکھ کر

❖ خالی جگہوں کو مناسب صفات سے پر کیجئے۔ (ترغیب)

1۔ ------ پانی

2۔ ------ شان

3۔ ------ گنبد

4۔ ------ زمین

5۔ ------ زمین

6۔ ------ مزاج

❖ ان تراکیب اضافی کو کھول کر لکھئے۔ (ترغیب)

1۔ گردشِ فلک = 2۔ روزِ قیامت =

3۔ راہِ حق = 4۔ شریکِ حیات =

5۔ آبِ حیات =

❖ ان اشعار میں صنعتوں کی نشاندہی کیجئے۔(غزل)

چمکے جو تیغ قہر کسی روز جنگ میں ٹھہرے نہ سایہ خوف کے مارے بدن کے پاس

اس کو بھولا نہ چاہیے کہنا صبح جو جائے اور آئے شام

❖ اپنے اپنے لکھ کر حروف کے لحاظ سے اعداد نکال کر جمع کیجئے۔(خون کا رنگ)

❖ ان جملوں میں جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ کی نشاندہی کیجئے۔(گوپی چند نارنگ سے انٹرویو)

1۔ تم پابندی سے اسکول جاؤ۔ 2۔ ارے بچو! کدھر گئے۔

3۔ چاند چمک رہا ہے۔ 4۔ شاباش تم نے اچھا کام کیا۔

5۔ حبیب شریف لڑکا ہے۔

❖ آپ نے مندرجہ بالا قواعد سے تعلق رکھنے والے سوالات کا مشاہدہ کیا۔

❖ کس نوعیت کے سوالات دیئے گئے ہیں۔

❖ یہ استعداد زبان پر عبور حاصل کرنے کے لئے کہاں تک مددگار ثابت ہوگی۔

سوالات کی نوعیت

❖ علم عروض سے واقف ہونے اور طلباء میں ادبی ذوق کو اجاگر کرنے کے قابل ہیں۔

❖ رموز واوقاف سے آگہی فراہم کرنے کے قابل ہیں۔

❖ حروف شمسی اور حروف قمری کو مثالوں کے ذریعے سمجھانے کے قابل ہیں۔

❖ سابقوں اور لاحقوں کا فہم دینے کے قابل ہیں۔

❖ متضاد الفاظ کی نشاندہی کروانے کے قابل ہیں۔

❖ علم البیان سے واقفیت پہنچانے والے ہیں۔

❖ تکرار لفظی کو آسانی سے استعمال کرنے کے قابل ہیں۔

- مجاز مرسل اور کنایہ کی نشاندہی کرتے ہوئے استعمال کرنے کے قابل ہیں۔
- صفات کی نشاندہی کرتے ہوئے استعمال کرنے کے قابل ہیں۔
- تراکیب اضافی کو کھول کر لکھنے کے قابل ہیں۔
- مختلف صنعتوں سے واقفیت حاصل کرنے کے قابل ہیں۔

کمرۂ جماعت کا نظم

- ان مشقوں کو کل جماعت اور انفرادی طور پر کروایا جائے۔
- رموز واوقاف، مترادفات، متضاد الفاظ، صفات، علم عروض وغیرہ کو متعارف کرنے کے دوران کل جماعت مشغلے کے طور پر بحث کرتے ہوئے مثالوں کے ذریعے اچھی طرح سمجھایا جائے اور مناسب ہدایات دیے جائیں۔
- پڑھائے جاچکے یا واقف اور معلوم نکات کو تمام بچوں سے انفرادی طور پر کروایا جائے۔
- طلباء کے لکھے گئے جواب کمرۂ جماعت میں پڑھائے جائیں۔
- اغلاط اور خامیوں کی بحث ومباحثے کے ذریعے فوری تصحیح کی جائے۔

طلباء کو قواعد سے تعلق رکھنے والے نکات مثالوں کے ذریعے سمجھائے جائیں۔جس میں ان کی شراکت کو یقینی بناتے ہوئے سمجھایا جائے۔ طلباء کی حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ خود مشقوں کو مکمل کریں۔

بھلے ہی کمرۂ جماعت میں لسانی مہارتوں کے حصول کے لئے اکتساب فراہم کیا گیا ہو مگر موقع ومحل کے اعتبار سے حاصل کئے گئے اکتساب کا صحیح استعمال کرنے، سوچ سمجھ کر فیصلے لینے، لئے گئے فیصلوں پر عمل کرتے ہوئے رپورٹ تیار کرنے اور سہل انداز میں مدمقابل کو وضاحت کرنے جیسی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لئے اردو زبان میں بھی منصوبہ کام منعقد کروانے کی اشد ضرورت ہے۔ اکتساب درسی کتاب کے دائرے سے ہٹ کر ہونا چاہیے۔طلباء زائد معلوماتی مواد کا مطالعہ کرنے کے قابل ہوجائیں۔طلباء میں زبان کے تئیں لگاؤ ودلچسپی اور ذوق پروان چڑھے۔مطالعہ کی عادت طلباء میں اس طرح فروغ دی جائے کہ طلباء خود آزادنہ طور پر پڑھنے اور مطالعہ کرنے کے قابل ہوجائیں۔جس کے لئے ایسے منصوبہ کام منعقد کئے جائیں جو مختلف مشاغل، مشقوں اور استعداد کا مجموعہ ہوں۔نئی تدوین کردہ درسی کتابوں میں ہر سبق کے تحت ایک منصوبہ کام شامل کیا گیا ہے۔جسے طلباء کے ذریعے کروایا جائے۔روداد لکھوائی جائیں۔اوران روداد کو پورٹ فولیوس میں محفوظ کردیا جائے۔جن کی مدد سے طلباء کی تعلیمی ترقی کا اندازہ لگاتے ہوئے رکارڈس میں درج کیا جائے۔

ذیل میں زبان اول اردو کی درسی کتابوں میں سبق واری منصوبہ کام دیئے گئے ہیں آیئے! مشاہدہ کرتے ہیں۔

جماعت دہم۔زبان اول۔اردو

سبق واری منصوبہ کام کی تفصیل

سلسلہ نشان	سبق کا نام	لسانی سرگرمیاں/منصوبہ کام
1	نعت	☆ مختلف شعراء کے لکھے ہوئے سلام جمع کیجئے اور چھوٹا سا کتابچہ ترتیب دیجئے۔
2	شہروں میں کوئی چاند کو ماما نہیں کہتا	☆ ایک خوبصورت گاؤں کیسا ہوتا ہے تصور کیجئے۔ایک ایسے گاؤں کی تصویر حاصل کیجئے جو قدرتی حسن کا شاہکار ہے۔اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھئے اور مظاہرہ کیجئے۔آپ کے دوست بھی اسی طرح لکھیں گے ان سب کو جمع کر کے ''گاؤں کے خوبصورت لوگ'' کے عنوان سے ایک کتاب ترتیب دیجئے۔اس کے لئے ایک سرورق بھی تیار کیجئے۔فہرست عنوانات اور پیش لفظ بھی لکھ کر مظاہرہ کیجئے۔
3	قصیدہ	☆ مرزا غالب کے لکھے ہوئے کوئی دو قصیدے اپنی لائبریری سے اکٹھا کیجئے اور انہیں دیواری رسالے پر آویزاں کیجئے۔
4	قلی قطب شاہ کا سفرنامہ	☆ مجتبیٰ حسین ، یوسف ناظم اور خواجہ حسن نظامی کے مزاحیہ مضامین اپنے کتب خانہ/اخبارات/اپنے استاد سے حاصل کرتے ہوئے کمرہ جماعت میں پڑھ کر سنایئے۔

5	البیلی صبح	صبح کے وقت کی خوبصورتی بیان کرتے ہوئے مختلف شعراء نے نظمیں لکھی ہیں ان نظموں کو جمع کیجئے اور البیلی صبح نظم سے موازنہ کرتے ہوئے ان میں پائے جانے والے فرق کو بیان کیجئے۔ کمرہ جماعت میں مباحثہ کیجئے۔
6	وطن کی خدمت کے ڈھنگ	اخبارات ورسائل سے اپنی پسندیدہ کسی ایک شخصیت کا انٹرویو تلاش کیجئے۔ اسے کمرہ جماعت میں پڑھ کر سنایئے اور اس کے تراشے محفوظ رکھئے۔
7	غزل	اپنی پسندیدہ غزلوں کو اکٹھا کریں اور اپنے دوستوں سے ان کے بارے میں تبادلہ خیال کریں
8	دوسرا موسم	''ماں'' کے عنوان پر نظمیں، اشعار، کہانیاں جمع کر کے ایک مختصر سا کتابچہ ترتیب دیجئے۔
9	عورت	کھیل کے میدان میں مشہور خواتین سے متعلق تفصیلات جمع کیجئے اور انہیں کمرہ جماعت میں آویزاں کیجئے۔
10	ترغیب	سائنس دانوں سے متعلق اخبارات میں شائع مضامین حاصل کیجئے اور انہیں محفوظ کیجئے۔
11	غزل	آپ کے گاؤں میں ہمہ قسم کے فنکار جیسے شاعر، مصنف، گلوکار وغیرہ پائے جاتے ہیں ان لوگوں کی تفصیلات اکٹھا کر کے لکھئے اور انہیں کمرہ جماعت میں پیش کیجئے۔
12	جانور انسان سے ناراض ہیں	محاوروں کو جمع کر کے کمرہ جماعت میں آویزاں کیجئے۔
13	خون کا رنگ	قومی یکجہتی کو فروغ دینے والے کوئی دو اشخاص کی تصویریں جمع کر کے ان سے متعلق چند جملے لکھ کر کمرہ جماعت میں آویزاں کیجئے۔
14	گوپی چند نارنگ سے انٹرویو	اخبارات ورسائل اپنی کسی پسندیدہ شخصیت کا انٹرویو تلاش کیجئے اور کمرہ جماعت میں پڑھ کر سنایئے۔

جماعت نہم۔زبان اول۔اردو

اسباق واری منصوبہ کام

سلسلہ نشان	سبق کا نام	منصوبہ کام/لسانی سرگرمیاں
1	کب تک مرے مولا	جماعت اول سے نہم تک آپ نے جتنے حمد یہ کلام پڑھے ہیں ان تمام کو لکھ کر ایک کتابچہ کی شکل دیجئے۔
2	اردو	اردو کی اہمیت اور اسکی چاشنی کو اجاگر کرنے والے دیگر مضامین اور نظموں کو اکٹھا کیجئے اور کمرہ جماعت میں بحث کیجئے۔
3	اے ابر رواں	وطن کی محبت میں مختلف شاعروں نے اپنے اپنے انداز میں نظمیں کہی ہیں۔اس موضوع پر اپنی پسندیدہ نظموں کو جمع کیجئے اور کمرہ جماعت میں سنائیے۔
4	عیدگاہ	پریم چند کے افسانوں کے مجموعے کو کتب خانے سے حاصل کیجئے اور کوئی دو پسندیدہ افسانے لکھ کر دیواری رسالہ پر چسپاں کیجئے۔
5	مرغ اور صیاد	پرندوں اور جانوروں کی دانائی کو ظاہر کرنے والی نظموں کو جمع کیجئے اور اسے کتابچہ کی شکل دیجئے۔
6	دوفرلانگ لمبی سڑک	آپ کے علاقوں کی سڑکوں پر ہونے والے غیر معمولی اور اہم واقعات کی خبروں کو جمع کیجئے اور دیواری رسالے پر چسپاں کیجئے۔
7	غزل	پروین شاکر کی غزل کی طرح اور خاتون شعراء کی چند غزلوں کو اخبارات، ادبی رسالوں اور دیگر ذرائع سے اکٹھا کر کے خاتون شعراء کا مجموعہ کلام ترتیب دیجئے۔
8	چڑیا گھر کا ہاتھی	آپ نے جن جانوروں اور پرندوں کو دیکھا ہے ان کی خصوصیات عادات وغیرہ کو جدول کی شکل میں تحریر کر کے کمرہ جماعت میں آویزاں کیجئے۔
9	جب کربلا میں عترت اطہار لٹ گئی	میر انیسؔ اور دیگر شعراء کے لکھے ہوئے مرثیے پڑھیے اور ان میں سے کوئی ایسا مرثیہ جو آپ کو بہت زیادہ متاثر کرتا ہوا سے کمرہ جماعت میں پڑھ کر سنائیے۔

10	جھینگر کا جنازہ	خواجہ حسن نظامی کے مضامین کا مجموعہ "سہ پارہ دل" ہے مدرسہ کی لائبریری سے لے کر اسکا مطالعہ کریں اس میں سے جو مضامین آپ کو پسند آئیں ان کے اہم نکات کو اپنی ڈائری میں درج کریں اور کمرہ جماعت میں سنائیں۔
11	شام رنگین	مناظر فطرت پر شاعری کرنے والے دیگر شعراء کی شام رنگین جیسی کچھ نظموں کو ان کی کتابوں سے حاصل کیجئے اور دیواری رسالے پر چسپاں کیجئے۔
12	خدا کے نام خط	خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے کئی لوگوں نے حیرت انگیز کارنامے انجام دیئے ہیں۔ایسے دو یا تین لوگوں کے واقعات کو کتابوں سے جمع کیجئے اور انہیں کمرہ جماعت میں پڑھ کر سنایئے۔
13	شیشہ کا آدمی	ایسی خبروں کے اخباری تراشے جمع کیجئے جس میں ایثار و ہمدردی کے واقعات کا ذکر کیا گیا ہو اور دیواری رسالہ پر چسپاں کیجئے۔
14	کتے	دیگر مزاح نگاروں اور مزاحیہ شاعروں کے مضامین اور نظموں کو جمع کیجئے اور ایک کتاب کی شکل دیجئے۔

انعقاد

- منصوبۂ اسباق کے پانچویں پیریڈ میں پراجکٹ ورک کو گھر کے کام کے طور پر دیا جائے۔
- تمام طلباء سے پراجکٹ ورک کو پڑھایا جائے۔
- انجام دہی کے طریقہ کار سے آگہی فراہم کی جائے۔
- معلومات اکٹھا کرنے کے ذرائع کونسے ہیں؟ کس طرح معلومات حاصل کئے جاسکتے ہیں تفصیل سے طلباء کو ہدایات اور مشورے دئے جائیں۔
- طلباء کی رہنمائی کی جائے کہ وہ معلومات اکٹھا کرنے کے لئے ایک سوالنامہ تیار کرلیں۔
- اگر گروپس کی شکل میں پراجکٹ ورک مختص کئے جارہے ہیں تو اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلباء میں مختلف ذمہ داریوں کو تقسیم کردیں۔
- طلباء کو مختص کردہ وقت اور اصول وضوابط پر عمل کرتے ہوئے پراجکٹ ورک مکمل کرنے کی ہدایت کی جائے۔
- اکٹھا کئے گئے معلومات کی رپورٹ تیار کرنے کے لئے طلباء کی رہنمائی کی جائے۔
- 10ویں پیریڈ میں انجام دئے گئے پراجکٹ ورک کا مظاہرہ کروایا جائے۔یعنی گروہ واری یا انفرادی طور پر تمام طلباء کے ذریعے پیش کروایا جائے۔

- پیش کئے گئے پراجکٹ ورک پر بحث ومباحثہ منعقد کروایا جائے۔
- اس بات پر غور کیا جائے کہ نفس مضمون کیسا ہے؟ مواد میں تسلسل کیسا ہے؟
- کیا جملہ بندی صحیح ہے؟
- کیا جملہ بندی اغلاط اور خامیوں سے پاک ہے؟
- کیا جملوں میں مناسب الفاظ کا استعمال ہوا ہے؟ اور کون کونسے نئے الفاظ کا استعمال کیا جاسکتا تھا؟
- اس طرح طلباء سے سوالات اور بحث کرتے ہوئے رپورٹ کی تصحیح کی جائے۔
- اختتام میں معلم طلباء سے پوچھیں کہ انہوں نے اس پراجکٹ ورک کو انجام دے کر کیا سیکھا ہے؟
- تمام مندرجہ بالا نکات کی بنیاد پر نشانات مختص کئے جائیں۔

نشانات مختص کرنے کا طریقہ کار:

معلومات اکٹھا کرنے کے لئے	:	1 نشان
رپورٹ تیار کرنے کے لئے	:	2 نشانات
مظاہرہ اور ردعمل ظاہر کرنے کے لئے	:	2 نشانات

معلومات اکٹھا کرنا

منصوبہ کام کن ایام میں انجام دیا گیا۔ کہاں سے اور کن ذرائع سے معلومات حاصل کئے گئے۔ کن حوالہ جاتی کتب کی مدد لی گئی وغیرہ کی تفصیل سوالنامے اور مشاغل پر مبنی جدول میں درج کی گئی ہو۔

رپورٹ تیار کرنا:

رپورٹ تیار کرنا سے مراد اکٹھا کئے گئے/ پڑھے گئے/ معلوم کئے گئے نکات کو وضاحت کرتے ہوئے ترتیب سے لکھنا ہوتا ہے۔ ہر طالب علم کو جائزہ/ رپورٹ تیار کرنے کا اچھا فہم فراہم کیا جائے۔ تیار کئے گئے رپورٹ پر بحث کروائی جائے، مظاہرہ کروایا جائے۔

آیئے! رخسار نے منصوبہ کام کو کس طرح انجام دیا ہے؟ مشاہدہ کرتے ہیں۔

منصوبہ کام:

اپنے مدرسے کے کتب خانے میں موجود ملّا نصیرالدین کی کہانیوں کی کتاب سے کوئی ایک کہانی پڑھ کر اسکا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھنا۔ کمرہ جماعت میں مظاہرہ کرنا۔

معلومات اکٹھا کرنا:

(الف) معلومات اکٹھا کی گئی تاریخ : 10/ جولائی 2014ء

(ب) معلومات کے ذرائع : مدرسے کا کتب خانہ

(ج) مطالعہ کی گئی کتابیں : ملاّ نصیر الدین کی کہانیوں کی کتابیں

معلومات اکٹھا کرنے کا طریقہ کار

میں اپنے مدرسے کے کتب خانے کو گئی، اردو معلم سے ملاقات کرنے ملا نصیر الدین کی کہانیوں والی کتاب دینے کے لئے کہا۔ انہوں نے کتابوں کی الماری بتا کر تلاش کرنے کے لئے کہا۔ تھوڑی سی تلاش کے بعد مجھے مطلوبہ کتاب مل گئی۔ میں وہ کتاب لے کر اردو معلم کے پاس گئی تو انہوں نے اپنے رجسٹر میں کتاب کا نام، سلسلہ نمبر، میرا نام اور دستخط لے کر کتاب میرے حوالے کر دی۔

اسکول سے چھٹی کے بعد فوراً گھر گئی اور گھر کے کام میں امی کا ہاتھ بٹایا۔ رات 7.30 بجے عشائیہ سے فارغ ہونے کے بعد ملا نصیر الدین کی کتاب پڑھنے بیٹھ گئی۔

V۔ معلم کی تیاری اور منصوبہ بندی

منصوبے

ہماری جانب سے انجام دیا جانے والا کام ثمر آور ہونے اور اس کے مقاصد کے حصول کے لئے ہمیں منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔اساتذہ کو بچوں میں زبان کی تدریس کے مقاصد کے حصول، بچوں میں استعدادوں کا فروغ اور عمل کی جانے والی حکمت عملیوں، سرگرمیوں کے لئے دوطرح کے منصوبوں کی منسوبہ بندی کرنا ہوتا ہے جو حسب ذیل ہیں۔

I۔سالانہ منصوبہ (Year Plan)

II۔سبق منصوبہ (Lesson Plan)

سالانہ منصوبہ

مکمل تعلیمی سال کے لئے بنائے جانے والا منصوبہ ''سالانہ منصوبہ'' کہلاتا ہے۔گذشتہ وقتوں میں ہم سالانہ منصوبہ میں سبق کا نام، مکمل ہوا یا نہیں؟ معلم کی دستخط، صدر مدرس کی دستخط وغیرہ کو ہی لکھتے تھے جبکہ NCF-2005 میں دی گئی ہدایت کے مطابق علم کی تشکیل کے لئے موزوں مراحل پر مبنی منصوبہ ہونا چاہئے۔

موجودہ سالانہ منصوبہ میں اس جماعت سے متعلق متصلہ مضامین میں تعلیمی سال مکمل ہونے پر بچوں میں کن کن استعدادوں کا حصول ہونا چاہئے؟ ہر سبق کے لئے کتنے پیریڈس کی ضرورت ہوتی ہے؟ اکتسابی عمل میں تیزی لانے کے لئے کونسی ضروری زائد امدادی اشیاء کا استعمال کرنا چاہئے؟ ہر مہینے بچوں میں استعدادوں کے فروغ کے لئے کونسے زائد مشغلوں کا انعقاد ہونا چاہئے؟ CCE سے متعلق کای اندراج کرنا چاہئے؟ جیسے نکات / امور کو سالانہ منصوبہ میں شامل کرنا چاہئے۔حسب ذیل مراحل یا مدارج کو مد نظر رکھتے ہوئے سالانہ منصوبہ تیار کرنا چاہئے۔

I۔ کمرہ جماعت II۔ مضمون III۔ ضروری یادگار پیریڈس کی تعداد

IV۔ تعلیمی سال کے ختم پر بچوں میں حصول طلب استعداد V۔ ماہانہ اسباق کی تقسیم

VI۔ معلم کا ردعمل VII۔ صدر مدرس کے صلاح و مشورے و ہدایات

(الف) سالانہ منصوبہ۔ فارمیٹ

I۔ جماعت :

II۔ مضمون :

III۔ درکار ضروری پیریڈ کی تعداد :

(a) جملہ رپیریڈس رگھنٹے :

(b) تدریس واکتسابی سرگرمیوں کے لئے درکار پیریڈس رگھنٹوں کی تعداد :

IV۔ تعلیمی سال کے ختم پر بچوں میں حصول طلب استعداد

I۔ تفہیم رسمجھنا، ردعمل کا اظہار خیال

(a) سننا۔ سوچ کر بولنا

(b) روانی سے پڑھنا۔ اظہار خیال

II۔ اظہار ماضی الضمر ۔ تخلیقی صلاحیت کا اظہار

(a) خود لکھنا

(b) تخلیقیت رتوصیف

III۔ زبان شناسی

(a) لفظیات

(b) قواعد

مہینہ	تدریس کئے جانے والے اسباق	درکار پیریڈ	تدریسی اشیاء	منعقد کی جانے والی سرگرمیاں اور CCE
جون	لغت	1		

VI۔ معلم کا ردعمل

VII۔ صدر مدرس کے صلاح ومشورے اور ہدایات

(ب) سالانہ منصوبہ کے مراحل یا مدارج کی وضاحت

I۔ جماعت : دہم

II۔مضمون : اردو

III۔درکار پیریڈ کی تعداد : 168+2=170

(a) جملہ پیریڈ کی تعداد : 220

(b) تدریس کے لئے درکار پیریڈ کی تعداد : 180

IV۔تعلیمی سال کے اختتام تک حصول طلب استعداد

تعلیمی سال کے اختتام تک متعلقہ جماعت کے بچوں میں کون کونسی استعدادوں کا حصول ہوگا اس عنوان کے تحت تحریر کرنا چاہئے۔ ان نکات کو لکھنے کے دوران درسی کتاب کا مکمل احاطہ کرنا چاہئے۔

I۔ سمجھنا۔اظہار خیال کرنا

1۔سننا۔بولنا (بچے کن عنوانات پر کس طرح سے بات کریں تحریر کیا جائے)۔

2۔روانی سے پڑھنا۔فہم حاصل کرنا۔اظہار خیال کرنا (کن نکات کو پڑھ کر سمجھنا اور ردعمل ظاہر کرنا ہے تحریر کرنا)

II۔اظہار مافی الضمیر۔تخلیقی صلاحیت کا اظہار

3۔خود لکھنا (کن نکات یا عنوان پر خود سے لکھیں گے تحریر کرنا)

4۔تخلیقی صلاحیت کا اظہار (تخلیقی اظہار کن اصناف سخن میں کریں تحریر کرنا)

5۔توصیف (کونسے نکات کی توصیف کریں گے لکھنا)

III۔زبان شناسی

6۔لفظیات (الفاظ کو استعمال کرتے ہوئے کیا لکھنا ہے تحریر کریں)

7۔قواعد (قواعد میں کن اصولوں کو سیکھیں گے تحریر کریں)

IV۔پروجکٹ ورک :اسباق کے مطابق بچے کس قسم کے پروجکٹ ورک انجام دینا چاہئے لکھیں۔

V۔مہینہ واری اسباق کی تقسیم۔منصوبہ بندی

مکمل تعلیمی سال میں کس مہنہ میں کونسا سبق پڑھنا چاہئے؟ سبق مکمل کرنے کے لئے کتنے پیریڈز درکار ہوں گے (یہاں پر سبق کے آغاز میں موجود محرک تصویر سے لے کر سبق کے آخر میں موجود کیا میں یہ کر سکتا ہوں؟ کر سکتی ہوں؟ تک تمام نکات سبق میں شامل کریں) اس طرح سبق پڑھانے کے لئے درکار زائد اشیاء کونسی چاہئے؟ اسے کس طرح استعمال کیا جانا چاہئے تحریر کرنا چاہئے۔ان استعدادوں کے فروغ کے لئے کس مہینے میں کونسی زائد سرگرمیاں انجام دینا چاہئے تحریر کریں۔(مثلاً مضمون نویسی، تقریری مقابلے نظم گوئی ڈرامہ وغیرہ) متذکرہ نکات کے لئے جدول حسب ذیل طریقہ پر لکھنا چاہئے۔

منعقد کئے جانے والے مشاغل اور CCE	ضروری اشیاء/وسائل	درکار پیریڈز کی تعداد	سبق	مہینہ

اس طرح تمام اسباق کے لئے لکھنا چاہئے۔خصوصاً سبق کے آخر میں دی گئی ہر مشق کے لئے ایک پیریڈ مختص کرنا چاہئے۔محرکہ، سبق کی تفہیم، سبق کی تدریس کے لئے پیریڈ مختص کرنا چاہئے۔اس طرح ہر سبق کے لئے 12 پیریڈ مختص کئے جاسکتے ہیں۔

تدریسی وسائل اور اشیاء:

ہر معلم کو چاہئے کہ تعلیمی سال کے دوران پڑھائے جانے والے اسباق کی نوعیت کے لحاظ سے ضروری وسائل کو قبل از وقت تیار کرے۔ وسائل میں اساتذہ کے تربیتی کتابچے، مختلف قسم کے لغت، تدریس کے لئے استعمال کی جانے والی اشیاء، سی ڈی/ویڈیو، میگزین، روزناموں کے تراشے، ٹیچنگ نوٹس وغیرہ شامل ہیں۔اس کے علاوہ معلم کو چاہئے کہ مزید بہتر تدریس کے لئے ضروری وسائل کو تیار کرے۔دلچسپ تدریس اور اکتسابی عمل میں بچوں کی شراکت داری کو یقینی بنانے کیلئے معلم کو چاہئے کہ وہ قبل از وقت غور و فکر کرتے ہوئے ضروری وسائل کو استعمال کرتے ہوئے دلچسپ تدریس کے لئے کوشش کرے۔

منعقد کئے جانے والے مشاغل/منعقد کی جانے والی سرگرمیاں

مطلوبہ استعدادوں کے حصول کے لئے مضمون واری سرگرمیوں کو صرف کمرہ جماعت میں ہی منعقد کیا جائے بلکہ بیرون کمرہ جماعت بھی منعقد کیا جائے۔ان سرگرمیوں میں حلقہ عمل کے مشاہدے، تہذیبی و ثقافتی پروگرام، علمی دورے، سماجی اداروں کا معائنہ، سماجی خدمات، کوئیز، مختلف قسم کی نظمیں، کہانیاں، پمفلٹ، پوسٹر وغیرہ تیار کرنے کے لئے ورک شاپس، روزناموں کے لئے مضمون نویسی، مشاعرہ، ماہرین مضمون کے تقاریر، نظم خوانی، مضمون نویسی، تقریری مقابلے، تصویر مقابلے، نظمیں لکھنا، کہانیاں لکھنا وغیرہ جیسے موضوعات پر تخلیقی اظہار کے تحت منعقد کرنا چاہئے۔ان تمام کو سالانہ منصوبہ میں شامل کرنا چاہئے اور ان پر عمل کرنا چاہئے۔ان سرگرمیوں کے انعقاد کی وجہ سے بچوں میں مختلف قسم کی استعدادیں اور دلچسپیاں فروغ پاتی ہیں اور اسکول پر لطف جگہ میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ایسا کرنے لئے ہر معلم اور صدر مدرس کو ایک پیشہ ور کی طرح سوچتے ہوئے اپنے پیشے کے ساتھ انصاف کرنا چاہئے۔اس طرح CCE کے مطابق تشکیلی جانچ کے ایسی نکات کو بھی منصوبہ میں شامل کرنا چاہئے۔

VI۔معلم کا ردِعمل

تعلیمی سال کی تکمیل ہونے تک استعدادوں کے حصول کے لئے معلم نے کیا زائد کوششیں کیں ہیں؟ بچوں کی شراکت داری کیسی ہے؟ کن کن استعدادوں میں بچے نے قابلیت حاصل کی ہے؟ کن استعدادوں میں پچھڑے ہوئے ہیں؟ تخلیقی اظہار اور توصیف سے متعلق کام کو کس طرح انجام دیتے ہیں؟ پروجکٹ ورک کس طرح سے انجام دیئے گئے ہیں؟ استعدادوں کے حصول کے لئے معلم نے کیا کیا' کیا ہے ان تمام نکات کو معلم کے چاہیئے کہ وہ ''معلم کا ردِعمل'' کالم میں اپنے ردِعمل درج کرے۔اس کے لئے چند صفحات کورے چھوڑ دینا چاہیئے کیوں کہ سالانہ منصوبہ میں موجود I تا V تک کے مراحل میں کوئی خاص تبدیلی واقع نہیں ہوتی ہے جبکہ معلم کا ردعمل ہر سبق کے لئے مختلف ہوتا ہے۔اس لئے مہینہ واری ردعمل کو تحریر کرنا چاہیئے۔صدر مدرس کے صلاح ومشورے اور تجاویز کو بھی VII ویں کالم کے تحت مہینہ واری درج کروانا چاہیئے۔ایک تعلیمی سال ہونے پر ایک صفحہ اور دوسرے صفحہ پر دوسرے تعلیمی سال کے ردعمل اور تجاویز لکھنا چاہیئے۔

VII۔صدر مدرس کے صلاح ومشورے

صدر مدرس مہینہ واری صلاح' مشورے سے تجاویز' ہدایات وغیرہ کو لکھتا ہے۔اس طرح صفحہ ختم ہونے پر اگلے تعلیمی سال کے لئے اگلے صفحہ کو مختص کرنا چاہیئے۔

سالانہ منصوبہ کی مدارج کی وضاحت

I۔جماعت	:	دہم
II۔مضمون	:	اردو
III۔جملہ پیریڈ کی تعداد	:	
(a) درکار پیریڈ کی تعداد	:	220
(b) تدریس کے لئے درکار پیریڈ کی تعداد	:	180 (اسباق کے لئے 168 اور سرسری مطالعہ کے لئے 12)

IV۔تعلیمی سال کے اختتام پر حصول طلب استعداد

I۔سمجھنا' تفہیم۔ردعمل/اظہار خیال کرنا

اس استعداد کے تحت ''سننا۔بات کرنا'' روانی سے پڑھنا اور پڑھی گئی عبارت کا فہم حاصل کرنا جیسی ذیلی استعدادیں ہوتی ہیں۔اس استعداد کے تحت بچے ان نکات کو کر پانا چاہیئے۔

- ☆ سنے اور پڑھے گئے موضوعات کا فہم حاصل کرنا' اپنے خیالات کا اظہار کرنا۔
- ☆ مخالف یا موافق تائید کرتے ہوئے مدلل گفتگو کرنا۔وجوہات بتلانا۔
- ☆ پسندیدہ موقع پر اپنے احساسات کا اظہار کرنا۔

☆ سبق کے خلاصہ، نظم کا مرکز میں خیال، کہانیاں، کہانی کے واقعات کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا۔

☆ تقریری مقابلے مس حصہ لے کر بات کر سکیں گے۔
(دیئے گئے موضوع پر وقتاً فوقتاً گفتگو کرنا)

☆ سبق پڑھ کر محاوروں، کہاوتوں وغیرہ کی شناخت کرنا۔

☆ کون کس سے کہا؟ کس پس منظر میں کہا؟ جیسے نکات کی نشاندہی کرنا چاہئے۔

☆ کرداروں کی فطرت کو فہرست کی شکل میں تیار کر سکیں گے۔

☆ نظم میں ایسے الفاظ کی نشاندہی کرنا جس سے نظم کا مرکزی خیال واضح ہوتا ہو۔

☆ دی گئی تفصیلات کے مطابق جدول تیار کر سکنا چاہئے۔

☆ پڑھے گئے موضوع میں اہم نکات اور اہم الفاظ کی شناخت کر کے لکھنے کے قابل ہونا چاہئے۔

☆ پیراگراف کو نام دینا، عنوان کی مناسبت سے پیراگراف کی شناخت کر سکنا چاہئے۔

☆ غیر مانوس یا نا معلوم نثر یا نظم پڑھ کر سوالات کے جوابات لکھنا اور سوالات بھی تیار کر سکنا چاہئے۔

☆ غزل پڑھ کر ہر شعر کا فہم حاصل کرتے ہوئے علیحدہ علیحدہ اس کی تشریح لکھ سکنا چاہئے۔

II۔اظہار مافی الضمیر۔تخلیقی صلاحیت کا اظہار

اس نکہ تکے تحت 'خود لکھنا' تخلیقی اظہار، توصیف جیسی استعدادیں موجود ہوتی ہیں۔اس کے تحت بچے حسب ذیل نکات کرنے کے قابل بننا چاہئے۔

☆ وجوہات لکھ سکنا چاہئے۔وضاحت کرتے ہوئے لکھ سکنا چاہئے۔

☆ مصنف کے خیالات کا ادراک کرتے ہوئے وضاحت کر سکنا چاہئے۔

☆ مخالفت میں موافقت لکھ سکنا چاہئے۔

☆ قدرتی مناظر کو واضح کرتے ہوئے منظر نگاری کرنے کے قابل بننا چاہئے۔

☆ طرز تحریری کی ستائش کرتے ہوئے لکھنے کے قابل بننا چاہئے۔

☆ تہنیتی تحریریں یا مضامین، پمفلیٹ تیار کرنا، انٹرویو کے لئے سوالنامہ تیار کرنا، نظمیں لکھ سکنا، توصیف نامہ تیار کرنا، روزنامہ اخباروں کے لئے خط لکھنا یا ادبی مضامین لکھنا، مکالمے لکھنا جیسے امور کو لکھنے کے قابل بننا چاہئے۔اس کے علاوہ تخلیقی مکالمے اور کہانیاں لکھ سکنا چاہئے۔

III۔زبان شناسی

اس کے تحت لفظیات اور قواعد کے مشاغل شامل ہیں۔پچھلی جماعتوں میں سیکھے گئے نکات کے علاوہ حسب ذیل نکات کرنے کے قابل بننا چاہئے۔

☆ الفاظ کے معنی' محاورے' ضرب المثال' اضداد' مترادف' مختلف المعنی الفاظ وغیرہ کا فہم حاصل کرسکنا چاہئے۔

☆ علم عروض سے واقفیت حاصل کر کے مختلف نظموں اور غزلوں میں رواج دی گئی ......کی شناخت کرسکنا چاہئے۔تقطیع کرنا۔رموز و اقاف لگانے کے قابل بننا چاہئے۔

☆ حرف شمشی اور قمری کی شناخت کرنا اور علم اعداد رتاریخ گوائی کرنے کے قابل بننا۔

☆ روزمرہ کی زندگی میں حسب موقع مناسب الفاظ' محاورے' کہاوتیں' ضرب المثال وغیرہ کو استعمال کرنے کے قابل بننا۔

☆ ہم معنی الفاظ کی نشاندہی کرنے کے قابل بننا چاہئے۔

☆ جملے کی تعریف کرنا ور جملے ادا کرنے کے قابل بننا۔

☆ تراکیب اضافی' تراکیب توصیفی سے واقف ہوں گے اوران کی شناخت کریں گے۔اپنی روزمرہ کی تحریروں میں استعمال کرسکیں گے۔

IV۔پروجکٹ ورک رمنصوبہ کام

منصوبہ کام مختلف استعدادوں کا مجموعہ ہے۔اس کے ذریعہ بچوں میں مختلف صلاحیتوں کو حسب موقع استعمال کرنے کی قوت فروغ پاتی ہے۔کہانیاں' نظمیں' مصنفین کی تفصیلات' سماجی خدمات انجام دینے والی عظیم ہستیوں کی تفصیلات' طرز زندگی کی تفصیلات' مضامین وغیرہ کا جائزہ لیتے ہوئے انہیں حاصل کر کے رپورٹ لکھ کر رپورٹ کا مشاہدہ۔

V۔مہینہ واری اسباق کی تقسیم۔منصوبہ

مہینہ	پڑھائے جانے والا سبق	پیریڈس کی تعداد	تدریسی اشیاء اور وسائل	منعقد کی جانے والی سرگرمیاں
جون	1۔ نعت	12	نعتیہ کلام کے مختلف مجموعے	نعت گوئی کا مقابلہ
جولائی	2۔ شہروں میں چاند کو کوئی ماما نہیں کہتا	12	منور رانا کے انشائیوں کا مجموعہ۔ دیہی اور شہری زندگی کی وضاحت کرنے والی دیگر کتب	کہانیوں کا مقابلہ
مہینہ	پڑھائے جانے والا سبق	پیریڈس کی تعداد	تدریسی اشیاء اور وسائل	منعقد کی جانے والی سرگرمیاں

جولائی	3۔ قصیدہ	12		پہلی تشکیلی جانچ کا اندراج
اگست	4۔ قلی قطب شاہ کا سفرنامہ	12		ایک بابی ڈرامہ
اگست	5۔ البیلی صبح	12		۔حب الوطن پر گنیت کے مقابلے ۔دوسری تشکیلی جانچ کا اندراج
ستمبر	6۔وطن کی خدمت کے ڈھنگ	12		نظموں کے مقابلے ۔پلی مجموعی جانچ کا پرچہ سوالات تیار کرنا
ستمبر	7۔غزل مرزا اسد اللہ خان غالبؔ	12		دیوان غالب
اکٹوبر	8۔دوسرا موسم	12		ڈرامہ پہلی مجموعی جانچ کا انعقاد
نومبر	9۔عورت	12		یوم اطفال تخلیقی مقابلے
نومبر	10۔ترغیب	12		تیسری تشکیلی جانچ کا اندراج
ڈسمبر	11۔غزل پروفیسر مغنی تبسم	12		تخلیقی اظہار کے مقابلے
ڈسمبر	12۔جانور انسان سے ناراض ہیں	12		دوسری مجموعی جانچ کا انعقاد
جنوری	13۔خون کا رنگ	12		بروچر کی تیاری چوتھی تشکیلی جانچ کا اندراج
فروری	14۔گوپی چند نارنگ سے انٹرویو	12		مطالعہ کتب

جولائی تا ستمبر اکٹوبر تا ڈسمبر جنوری ۔ فروری	سرسری مطالعہ (Non-Detailed) ''پاکباز عبد اللہؐ'' سے ''غم گیار چچا تک'' جوانیؐ سے مدینہ میں حق کا ظہور تک ہجرت مکہ سے غار ثور تک ۔۔۔مکہ میں	12		''زرسری مطالعہ''
مارچ	اعادہ		امتحانات کی تیاری	تیسری مجموعی جانچ کے لئے پرچہ سوالات کی تیاری
جملہ		180		CCE کے تحت پرچہ سوالات کی تیاری

منصوبہ سبق

ایک سبق کو اکائی جانتے ہوئے تدریس کے لئے درکار پیریڈس کی تقسیم کرتے ہوئے سبق کی تدریس کے منصوبہ بنانا ہی ''منصوبہ سبق'' کہلاتا ہے۔اسے دیگر مضامین میں اکائی کا منصوبہ بھی کہتے ہیں یعنی اردو میں منصوبہ سبق کو صرف منصوبہ یا یونٹ پلان کہنا ایک ہی بات ہے۔ گذشتہ میں منصوبہ سبق کو صرف ایک پیریڈ کو مدنظر رکھ کر لکھا جاتا تھا لیکن پیریڈ کو مدنظر رکھ کر لکھے جانے والے منصوبہ کو پیریڈ منصوبہ' پیریڈ پلان کہتے ہیں۔ آیئے ان سے متعلق جانکاری حاصل کریں گے۔ہم جانتے ہیں کے ایک سبق کی تکمیل یعنی محرک سے کیا یہ میں کرسکتا ہوں تک کے 5 حصوں کی تکمیل کے لئے ہمیں اوسطاً 12 پیریڈس کی ضرورت ہوتی ہے۔ایک سبق کی تدریس سے ہمیں کیا حاصل ہونا چاہئے؟ ہم بچوں کو کونسی استعدادوں کا حصول چاہتے ہیں۔کن کن حکمت عملیوں پر عمل آوری کرنی چاہئے۔کون کون سی اشیاء استعمال کرنا چاہئے؟ جیسی تفصیلات منصوبہ سبق میں شامل ہوتی ہیں اس کے علاوہ معلم کو مناسب طرز سے سبق کی تدریس کے لئے کیسی تیاری کرنی ہے تفصیلات درج ہوتی ہیں۔درسی کتابوں کے علاوہ معلم کو حوالہ جاتی کتب' متعلقہ کتابوں سے خصوصی معلومات اور تجرباتی نکات' مشاغل وغیرہ کو حاصل کرنا ہوتا ہے۔ان نکات کو بھی منصوبہ سبق میں شامل کرنا چاہئے۔

اس سے مراد ایک سبق سے متعلق تدریسی حکم عملیاں، وقت کی تقسیم، وسائل، تیاری، ردعمل اور دیگر تفصیلات کا منصوبہ سبق میں درج کرنا ہوتا ہے۔اس کے لئے آیئے ایک نمونہ منصوبہ سبق یعنی تمثیلی منصوبہ سبق کا مشاہدہ کریں گے۔

الف۔ منصوبہ سبق-مدارج

I۔سبق کا نام

II۔سبق کی تدریس کے لئے درکار پیریڈس کی تعداد :

III۔سبق کے ذریعہ بچوں میں حصول طلب استعداد :

I۔سمجھنا۔اظہار خیال کرنا

(a) سننا۔سوچ کر بولنا

(b) روانی سے پڑھنا۔اظہار خیلا کرنا

II۔اظہار مافی الضمیر۔تخلیقی صلاحیت کا اظہار

(a) خود لکھنا۔

(b) تخلیقیت رتوصیف

III۔زبان کی شناسی

(a) لفظیات

(b) قواعد

IV۔پیریڈ واری تقسیم۔منصوبہ

پیریڈ نمبر	عنوان رتدریسی نکات ر موضوع	تدریسی حکمت عملی	اشیاء	جانچ

V۔معلم کی تیاری، زائد تفصیلات کا حصول

VI۔معلم کا ردعمل

(الف) منصوبہ سبق۔اردو

مدراج رمراحل کی وضاحت

I۔سبق کا نام : جس سبق کا منصوبہ تیار کرنا چاہتے ہیں اس سبق کا نام یہاں پرلکھیں۔

II۔سبق کی تدریس کے لئے درکار پیریڈس کی تعداد ردرکار پیریڈس: سالانہ منصوبہ میں اس سبق کو پڑھانے کے لئے جتنے پیریڈس مختص کئے گئے ہیں ان کی تعداد یہاں پرلکھیں۔

III۔حصول طلب استعداد : : یہاں پر اس سبق میں کونسی استعدادوں کا حصول ہوگا لکھیں۔ ہر سبق کے لئے علیحدہ علیحدہ لکھیں۔ ہر سبق میں یہ کیجئے کے عنوان کے تحت استعدادوں پر مبنی مشقیں دی گئی ہیں۔ جائزہ لے کر انہیں یکجا کرتے ہوئے بچوں میں کن نکات کا حصول مطلوب ہوگا لکھیں۔

I۔سمجھنا۔اظہار خیال کرنا

اس کے تحت ''سننا۔سوچ کر بولنا'' اور روانی سے پڑھنا۔اظہار خیلا کرنا جیسی استعدادیں موجود ہوتی ہیں۔اس سبق میں جیے کیا سننا۔کن موضوعات کے بارے میں سوچ کر بولنا' کن نکات کو پڑھ کر سمجھنا اور کن نکات پر ردعمل کا اظہار کرنا جیسے نکات کو لکھنا چاہئے۔

II۔اظہار مافی الضمیر تخلیقی صلاحیت کا اظہار

- ☆ اس مشق کے تحت ''کود لکھنا'' تخلیقی اظہار اور توصیف جیسی استعدادیں شامل ہیں۔اس سبق میں بچے خود سے کن کن عنوانات سے متعلق لکھنا ہوتا ہے لکھیں۔
- ☆ تخلیقی اظہار کے تحت پمفلیٹ' نظم' گیت' مکالمے وغیرہ جیسے کس اضاف سخن میں بچے طباع آزمائی کریں گے یہاں پرلکھیں اور سبق میں کن نکات کے مطابق کیا کریں گے' کن نکات کی توصیف کریں گے یہاں پرلکھیں۔

III۔زبان شناسی

- ☆ اس کے تحت لفظیات اور قواعد جیسی استعدادیں آتی ہیں۔اس سبق کے تحت دی گئی مشقوں سے بچوں میں لفظیات کے تحت کیا سیکھیں گے اور قواعد کے تحت کیا سیکھیں گے لکھیں۔

(الفاظ معنی' مترادفات' جملے' محاورے' کہاوتیں' علم عروض' ضرب الشال' تراکیت اور دیگر کیا کیا اس سبق میں سیکھیں گے تحریر کریں)

IV۔ پریڈس واری تقسیم:

سبق کے لئے جملہ مختص کئے گئے پیریڈس میں کس موضوع کو کتنے پیریڈس مختص کئے گئے ہیں' تدریسی موضوع کے لحاظ سے مختص کرتے ہوئے دیگر نکات جیسے تدریسی موضوع' تدریسی حکمت عملی' اشیاء اور جانچ کی تفصیلات لکھنا چاہئے۔

پیریڈ نمبر	عنوان/تدریسی نکات/موضوع/سبق	تدریسی حکمت عملی	اشیاء	جانچ
1	محرکہ	ہر طالب علم سے سوالات کرتے ہوئے کل جماعت مشغلہ کا اہتمام کریں	زائد اشیاء	اس پیریڈس میں کی گئی تدریسی موضوع کی جانچ

آیئے اب اس جدول میں موجود نکات سے متعلق جانکاری حاصل کریں گے۔

پریڈ سلسلہ نمبر:

جس پیریڈ کا انعقاد کیا جارہا ہے اس کا سلسلہ نمبر یہاں پر لکھیں۔

تدریسی نکات/موضوع:

سبق میں موجود محرکہ سے کیا یہ میں کرسکتا ہوں؟ تک کے تمام نکات تدریسی نکات میں شامل ہیں۔کس پیریڈ میں کس تدریسی نکیہ کے تحت تدریسی واکتسابی سرگرمیوں کا انعقاد کیا جارہا ہے اس تدریسی موضوع کو یہاں پر لکھیں۔

(مثلاً۔محرکہ' مطالعے کے مشغلے' تفہیم۔سبق سے متعلق مباحثہ' یہ کیجئے وغیرہ)

تدریسی حکمت عملی:

گزشتہ/ماضی میں تدریسی عمل معلم کو مرکوز ہوا رتا تھا۔موجودہ تدریسی عمل طالب علم مرکوز میں تبدیل ہوگیا ہے۔جس کے ذریعہ بچوں کی شراکت داری اور خود اکتساب کے موقع فراہم ہوئے یں۔اس کی مناسبت سے تدریسی حکمت عملیاں ترتیب دینا چاہئے۔

اس سے مراد تدریسی موضوع سے حصول طلب استعدادوں کے لئے کس قسم کی حکمت عملیوں کا انعقد کرنا چاہئے یا کریں گے یہاں پر لکھیں۔

مثلاً انفرادی مشغلہ' گروہی مشغلے' انفرادی مطالعہ' خیالات کا اظہار کرنا' گفتگو کرنا' تصاویر سے متعلق گفتگو کرنا جیسے مشغلے/حکمت عملیاں وغیرہ کو یہاں پر تحریر کرنا چاہئے۔

زبان کی تدریس میں حسب ذیل حکمت عملیوں پر عمل آوری کی جانی ہے جو حسب ذیل ہیں۔

☆ گروہی مشغلے' انفرادی مشغلے' کل جماعت مشغلہ (پڑھنا' لکھنا' تخلیقی اظہار' سننا' گفتگو کرنا جیسے مشغلے)

☆ باہمی مباحثے' منصوبہ کام' پڑھنا۔اظہار خیال کرنا' مظاہرہ ومباحثہ' رپورٹ کی تیاری پر مباحثہ' لسانی ترقی کی سرگرمیاں وغیرہ۔

زبان کی تدریس میں حسب ذیل مراحل کے تحت تدریس انجام دی جانی چاہئے۔

☆ تمہید: محرکہ، عنوان/سبق کا اعلان/اعلان سبق، شاعر یا مصنف کا تعارف، مقصد/پس منظر/اعادہ وغیرہ کا انعقاد کرنا چاہئے۔

☆ معنی اخذ کرنا/حل لغات/مطالعاتی سرگرمیاں: بلند خوانی، مثالی بلند خوانی، خاموش خوانی، لغت میں تلاش کرنا، سبق سے متعلق تصاویر کا مشاہدہ کرنا، مرکزی خیال کا قیاس کرنا وغیرہ کا انعقاد کرنا چاہئے۔

☆ سبق کے اقتباس پر ضم حاصل کرنے کے لئے مباحثہ، سبق میں موجود کلیدی الفاظ، محاورے، نصیحت آموز، سبق آموز جملے، طرز تحریر، مرکزی خیال، شاعر کا خیال، ہم عصر واقعات یا حالات سے ان کا موازنہ اور اطلاق وغیرہ پر مباحثہ کا انعقاد کرنا چاہئے۔ اس کے لئے غور وفکر پر آمادہ کرنے والے سوالات پوچھنے چاہئے۔

☆ اشیاء: سبق کے موضوع کا مکمل فہم فراہم کرنے کے لئے اکتساب کو مستحکم بنانے کے لئے سبق سے متعلق اور مشقوں سے متعلق کس قسم کی زائد اکتسابی اشیاء استعمال کریں گے اس کو یہاں پر تحریر کرنا چاہئے۔
(مثلاً شاعر یا مصنف کی یہ تصویر، لغت، انٹرنیٹ، حوالہ جاتی کتب، نمونے وغیرہ)

☆ جانچ: تدریسی موضوع کی مناسبت سے استعدادوں کے حصول کے لئے بچے غور وفکر کرتے ہوئے خود لکھنا، خود سے گفتگو کرنے کے قابل سوالات بچوں کو دینے چاہئے۔ مشقی سوالات بھی اس موقع پر دیئے جاسکتے ہیں۔

V۔ معلم کی تیاری۔ زائد معلومات کا حصول

سبق کی تدریس کے لئے ضروری معلومات، خصوصی نکات اور مشاغل کے حصول سے متعلق معلم حوالہ جاتی کتب، دیگر کتب خانہ میں دستیاب کتب کا مطالعہ کرتے ہوئے زائد معلومات کو نوٹ کرے۔ خصوصی سبق کے موضوع پر مباحثہ انجام دینے کے لئے ضروری غور وفکر پر آمادہ کرنے والے سوالات سبق پڑھ کر معلم تیار کرے، لکھ لے اور سبق کس کتاب سے لیا گیا ہے، ماخذ کیا ہے اس کی خصوصیات کیا ہیں، متعلقہ کتاب پڑھ کر لکھ لے۔ شاعر اور مصنف کی طرز تحری کا بچوں کو تفہیم کرانے کے لئے ضروری مثالوں یا نمونوں کو تراشوں میں اقتباسات کی شکل میں حاصل کرنا اور ان کی وضاحت کرنا۔ شاعر/مصنف سے متعلق زائد تفصیلات اور ان کی جانب سے زبان کی ترقی میں کی گئی کوشش وغیرہ کی تفصیلات حاصل کرنا چاہئے۔ سبق کے تحت دیئے گئے منصوبہ کلام اور توصیف جیسے مشغلوں کی انجام دہی کے لئے ضروری بنیادی کتب کو بھی زائد مواد کے طور پر حاصل کیا جاسکتا ہے۔ معلم کی تیاری ہی بحیثیت معلم اپنے پیشے کا احترام کرنے کے مترادف ہوتی ہے۔

VI۔ معلم کا ردعمل

معلم کو چاہئے کہ سبق کی تدریس مکمل ہونے پر اپنے تجربات، احساسات کو ردعمل کی صورت میں لکھنا چاہئے۔ بچوں کے اکتساب سے متعلق لکھنا چاہئے۔ اس سے مراد کن کن سرگرمیوں کا انعقاد بہتر طریقہ سے انجام پائے؟ بچوں کی شراکت داری اور ردعمل کس طرح کا ہے؟ بچوں کی ترقی کی نوعیت کیا ہے؟ کون کونسے نکات تشفی بخش ہیں؟ کن کن نکات پر مزید توجہ دینے کی ضرورت ہے؟ جیسے نکات کو سبق کی تکمیل پر لکھنا چاہئے۔

تمثیلی منصوبہ سبق۔1 (جماعت دہم)

I۔سبق کا نام : عورت

II۔سبق کے لئے درکار پیریڈس کی تعداد : 12

III۔سبق کے ذریعہ حصول طلب استعداد :

I۔سمجھنا۔اظہار خیال کرنا:

1۔سننا، سوچ کر بولنا : عورتوں کی عظمت، انکی بااختیاری سے متعلق وضاحت کریں گے۔

2۔پڑھنا : (i) فہم حاصل کرنا: کیفی اعظمی کی نظم ''عورت'' کے اشعار سمجھ پائیں گے۔تشریح کریں گے۔

(ii) خط کشیدہ اشعار روانی سے پڑھتے ہوئے ان کی تشریح کریں گے۔

IIاظہار مافی الضمیر ۔تخلیقی صلاحیت کا اظہار:

(ا) خود لکھنا: (i) دیئے گئے جملے شاعر کس تناظر میں پیش کر رہا ہے وضاحت کریں گے۔

(ii) سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھ پائیں گے۔

(ب) تخلیقی صلاحیت کا اظہار:

(i) کسی ایک بااختیار عظیم خاتون کی گرانقدر خدمات سے متعلق واقعہ کو بیان کریں گے۔

(ج) توصیف:

(i) شاعر، کیفی اعظمی، نے عورتوں کی بااختیاری سے متعلق اپنی شاعری کے ذریعہ جس مثبت سوچ کو اجاگر کیا ہے اسے سراہیں گے۔

III۔زبان شناسی:

(ا) لفظیات (i) الفاظ تربیت، سیماب، آغوش، آبگینہ، حصار'' کو فہم کے ساتھ اپنے جملوں میں استعمال کریں گے۔

(ii) نظم میں موجود مرکب الفاظ کا فہم حاصل کرتے ہوئے انہیں اپنے جملوں میں استعمال کر پائیں گے۔

(ب) قواعد:

☆ قواعد کی اصطلاحات جیسے ''مجاز مرسل اور کنایہ'' کا فہم حاصل کریں گے۔

☆ ان کی نشاندہی کریں گے۔

☆ ان کے استعمالات جانیں گے

پیریڈ	تدریسی نکات ر استعداد	تدریسی حکمت عملی راکتسابی تجربات	اشیاء	
پہلا پیریڈ	پڑھئے۔سوچ کر بولئے کے تحت گفتگو کروانا مدعا مقصد	I'۔تعارف ● مخاطب ● صفحہ نمبر 9 پڑھئے۔ سوچ کر بولنے کے تحت تمام بچوں سے گفتگو کرنا ● سبق کا عنوان تختہ سیاہ پر لکھنا ● مدعا رمقصد بچوں سے پڑھوائیں	مدر ٹریسا' جھانسی کی رانی' رضیہ سلطانہ' ثانیہ مرزا جیسے با اختیار خواتین کی تصاویر	صفحہ 94 پر موجود تصویروں کا مشاہدہ کیجئے۔پیراگراف لکھئے۔
دوسرا پیریڈ	شاعر کا تعارف طلبہ کو ہدایات	I۔تعارف ● مخاطبت (اعادہ) (تصویروں کے مطابق لکھئے گئے پیراگراف سے متعلق اعادہ کروائیں) ● شاعر کا تعارف (صفحہ نمبر'92' پر موجود شاعر کا تعارف بچوں سے پڑھوائیں) ● ذہنی مشق (Brain Storming) مختلف قسم کے سوالات کے ذریعہ عورتوں کی با اختیاری سے متعلق مباحچہ کرواتے ہوئے وضاحت کرنا۔ ● صفحہ نمبر'93' بچوں کے لئے دی گئی ہدایات بچوں سے پڑھوائیں۔	شاعر کیفی اعظمی کی تصویر ان کے مجموعے کلام (اگر مناسب ہوں تو)	پڑھنا فہم حاصل کرنا کیفی اعظمی سے متعلق اپنے الفاظ میں مضمون لکھئے۔

تیسرا پیریڈ	سبق پڑھنا اور معنی اخذ کرنا	I۔تعارف ● مخاطبت۔اعادہ (کیفی اعظمی پر لکھے گئے مضمون سے متعلق اعادہ کروائیں)۔ II۔سبق کی تدریس، مباحثہ، تفہیم ● بچوں کی بلند خوانی (صفحہ "93" پر موجود اشعار بچوں سے پڑھوائیں) ● معلم کی مثالی بلند خوانی (بچوں کے پڑھے گئے اشعار کو معلم صحیح تلفظ اور تغیر لحن کے ساتھ پڑھنا) ● بچوں سے خاموش خوانی کروانا معنی اخذ کرنا (کلیدی الفاظ پوچھتے ہوئے سبق کی وضاحت کرنا) ● مثال: لرزاں، آبگینہ، ہم آہنگ وغیرہ پر مباحثہ ● سوچ کر بولنے پر مبنی سوالات کے ذریعہ کل جماعت مباحثہ سوالات: 1۔ شاعر عورت ور مرد کو ہم آواز اور ہم آہنگ کیوں کہتا ہے؟ 2۔عورت سماج کے کون کونسے بندھنوں میں بندھی ہوتی ہے۔ 3۔ تہذیب کی ابتداء ماں کی آغوش سے ہوتی ہے۔کیسے اور کیوں؟	اشعار میں موجود مرکب الفاظ کا چارٹ	لفظیات سبق کے ذریعہ سیکھے گئے نئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔ 1۔قلب 2۔زیست 3۔خلوت 4۔گہوارہ

	اشیاء	تدریسی حکمت عملی/اکتسابی تجربات	تدریسی نکات /استعداد	پیریڈ
خود لکھنا عورتوں پر کئے جارہے ظلم پر ایک مضمون لکھئے Day-2 کے آخری بند کو شاعر نے کس تناظر میں پیش کیا ہے۔	مختلف تصاویر جس میں عورتیں مختلف کام کرتی ہوئی نظر آرہی ہوں	تعارف ● مخاطبت (اعادہ) صفحہ ''94'' پر موجود الفاظ کا اعادہ II۔ سبق کی تدریس، مباحثہ تفہیم بچوں کی بلند خوانی ● معلم کی مثالی بلند خوانی (بچوں کے پڑھے گئے اشعار معلم پڑھے) ● بچوں کی خاموش خوانی کروائیں۔ ● سبق سے متعلق مباحثہ (سوچئے اور بولئے کے تحت دیئے گئے سوالات کے ذریعہ کل جماعت مشغلہ معقد کریں) سوالات 1۔ عورت سماجی اعتبار سے کمزور سمجھی جاتی ہے کیوں؟ 2۔ آپ کے خیال میں عورتیں کون کونسے کام کرنا چاہئے؟ اور کون سے نہیں۔ کیوں؟ 3۔ عورت کی ترقی کے لئے کیا اقدامات کئے جانے چاہئے 4۔ ''قرض کا بھیس بدلنا''	سبق پڑھنا۔ معنی اخذ کرنا۔ سبق سے متعلق مباحثہ	چوتھا پیریڈ

پانچواں پیریڈ	سبق سے متعلق مباحثہ (تیسرا یوم Day-III)	I-تعارف ● مخاطبت - اعادہ ● گزشتہ روز دیئے گئے سوالات کا اعادہ II- سبق کی تدریس - مباحثہ تفہیم بچوں کی بلند خوانی (نظم "عورت" صفحہ 95 Day-III کے اشعار بچوں سے پڑھوائیں) ● بچوں کی خاموش خوانی ● سبق سے متعلق مباحثہ سوالات: 1- شاعر کہتا ہے کہ دنیا اب تک عورت کی قدر نہیں کر رہی ہے۔ کیا آپ اس بات سے متفق ہیں؟ کیسے؟ 2- "رسم کو توڑنا" کن موقعوں پر استعمال کیا جاتا ہے۔ 3- شاعر عورت کو کس بات کی ترغیب دلا رہا ہے۔ 4- کامیابی حاصل کرنا ہو تو کون کونسی منزلیں طئے کرنا پڑتا ہے۔	چند مشہور خواتین اندرا گاندھی، رتبھا پاٹل، پی۔ٹی اوشا، کرن بیدی وغیرہ کی تصاویر	خود لکھنا نظم میں موجود جوش اور ولولہ پیدا کرنے والی باتوں سے متعلق اپنے الفاظ میں ایک مضمون لکھئے۔ خواتین کی عظمت کو اجاگر کرنے والا کوئی ایک مضمون لکھئے۔
چھٹواں پیریڈ	سبق سے متعلق مباحثہ سبق کے اختتام تک	I-تعارف ● مخاطبت - اعادہ (گزشتہ روز دیئے گئے جانچ کے نکات سے متعلق اعادہ کروائیں) II-بچوں کی بلند خوانی (نظم "عورت" صفحہ 95 Day - IV کے اشعار بچوں کو پڑھوائیں) ● بچوں کی خاموش خوانی ● سبق سے متعلق مباحثہ سوالات: 1-شاعر عورت کو "طوفان" سے کیوں تشبیہ دے رہا ہے؟ 2- شاعر عورت کو کن بندھنوں سے آزاد ہو کر طوفان بننے کو کہہ رہا ہے۔ 3-شاعر عورت کی کونسی خوبیوں کو گنواتے ہوئے سنبھلنے کو کہہ رہا ہے۔ 4- نظم "عورت" کے آخری دو بند کی تشریح کیجئے۔		1 - عورت کے مقام کو بلند کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے جانے چاہئے آپکی تجویز پیش کیجئے۔ 2- ماں کی عظمت اس کی توصیف پر مضمون لکھئے۔

ساتویں پیریڈ	حصول طلب استعداد کی مشق ''یہ کیجئے'' میں مشق سمجھنا ۔ اظہار خیال کرنا کے تحت دئے گئے 'ا' اور 'ب' کے سوالات	I۔تعارف ● مخاطب (اعادہ) II۔استعداد کے حصول۔مشق ● سمجھنا۔اظہار خیال کرنا کے تحت دئے گئے ''الف'' اور ''ب'' کے سوالات تختہ سیاہ پر لکھیں ● کمرہ جماعت میں ہر ایک سے گفتگو کروائیں۔مباحثہ کروائیں۔ ● ترتیب میں لکھتے ہوئے یکجا کرے ● توصیف کے تحت دی جانے والی مشق سے متعلق ہدایت دیں		توصیف سبق کی بنیاد پر کیفی اعظمی کی توصیف پر '10' جملوں پر مشتمل ایک پیراگراف لکھئے (گھر کا کام جس کی تکمیل کے لئے '3' دن مختص کئے جائیں)
آٹھواں پیریڈ	سمجھنا۔اظہار خیال کرنا کے تحت دیئے گئے 'ج' اور 'ح' کے سوالات	I۔تعارف ● مخاطبت۔اعادہ II۔استعداد کا حصول۔مشق ● مشق 'ج' کے تحت دیئے گئے جملوں کا تعلق نظم کے کن اشعار سے ہے ان اشعار کی نشاندہی کروانا۔ ● مشق 'د' کے تحت دیا گیا پیراگراف پڑھوائیں اور دیئے گئے سوالات کے جوابات لکھوائیں۔		سمجھنا۔اظہار خیال کرنا کے تحت دی گئی مشق میں سلسلہ 'ج' کے بیانات متعلقہ اشعار کو نظم میں تلاش کروائیں اور انہیں ترنم کے ساتھ پڑھوائیں۔

نواں پیریڈ	اظہار ماضی الضمیر تخلیقی صلاحیت	I۔تعارف ● مخاطبت۔اعادہ II۔استعداد کا حصول۔مشق ● خود لکھنے کے تحت طویل جوابی سوال' تختہ سیاہ پر لکھیں۔ ● کمرہ جماعت میں ہر ایک بچہ سے مباحثہ کروائیں (ہر ایک بچہ سے ایک جملہ لکھوائیں) ● بچوں کے لئے جملوں کو ترتیب دیں ● انفرادی طور پر لکھے گئے جوابات یا پھر گروہی طور پر لکھے گئے جوابات پڑھوائیں۔ ● نفس مضمون' جملے' الفاظ املا کی غلطیوں کی تصحیح کریں	بچوں کے تحریر کردہ جوابات کا چارٹ	خود لکھنا 1۔شاعر نے نظم میں عورت کی عظمت اس کی بااختیاری کی وضاحت کرنے کے لئے کن اشعار کا انتخاب کیا ہے۔ 2۔شاعر نے ''زمرد کا گلوبند'' کو کس مناظر میں پیش کیا ہے۔ وضاحت کیجئے
دسواں پیریڈ	تخلیقی اظہار منصوبہ کام توصیف۔ مظاہرہ	I۔تعارف ● مخاطبت۔اعادہ II۔حصول طلب استعداد مشق ● تخلیقی صلاحیت کے تحت کئے گئے سوالات تختہ سیاۃ پر لکھیں ● بچوں کی رہنمائی کرتے ہوئے ہدایت دیں۔ ● گروہی شکل میں مباحثہ کے ذریعہ جواب لکھوائیں ● مظاہرہ۔مباحثہ ● منصوبہ کام کا مظاہرہ' مباحثہ اور اس کی تصحیح ● توصیف کے تحت دیئے گئے کام کا مظاہرہ' مباحثہ اور اس کی تصحیح ● انفرادی طور پر رپورٹ تیار کروانا انہیں ترتیب دینا	خواتین کی تصاویر (جو کسی نہ کسی فیلڈ میں شہرت رکھتے ہوں)	تخلیقی صلاحیت عنوان ''عورت'' پر کوئی ایک مختصر نظم لکھئے

گیارہواں پیریڈ	زبان شناسی لفظیات	I۔ تعارف ● مخاطبت اعادہ II۔حصول طلب استعداد۔مشق ● مشق ''لفظیات'' کے تحت دیئے گئے مشاغل پڑھوائیں معنی اخذ کروائیں۔ ● جملوں میں استعمال کروائیں ● انفرادی طور پر لکھوائیں ● ''مترادمات'' ہم وزن الفاظ لکھوائیں		لفظیات صفحہ ''94'' پر دیئے گئے نظم کے بند میں ہم آواز الفاظ کی فہرست تیار کیجئے
بارہواں پیریڈ	زبان شناسی قواعد	I۔تعارف ● مخاطبت۔اعادہ II۔حصول طلب استعداد۔مشق ● کل جماعت مشغلہ ● پڑھنا، معنی اخذ کرنا، تصحیح کرنا مثالیں کہلوانا ● مباحثہ۔آگہی۔اصول ● مشق میں دیئے گئے اشعار میں مجاز مرسل اور کنایہ کی نشاندہی کیجئے ● مشق انفرادی طور پر کروائیں		قواعد مثال: بھوک کی شدت سے پیٹ میں آگ لگی ہوئی ہے درجہ بالا مثال میں ''آگ'' لفظ کا استعمال مجازی معنی کے طور پر لیا گیا ہے۔ اسی طرح کے کوئی دو جملے تحریر کریں

تمثیلی منصوبہ سبق۔2 (جماعت دہم)

I۔سبق کا نام : شہروں میں چاند کو کوئی ماما نہیں کہتا

II۔سبق کے لئے درکار پیریڈس کی تعداد : 12

III۔سبق کے ذریعہ حصول طلب استعداد :

I۔سمجھنا۔اظہار خیال کرنا:

1۔سننا،سوچ کر بولنا: شہروں کی چمک دمک، وہاں کی ترقی میں گاؤں میں رہنے والوں کی محنت ان کا خون پسینہ ہوتا ہے۔اس حقیقت کو جانیں گے۔شہر اور گاؤں کی صورتحال پر مباحثہ کریں گے۔

2۔پڑھنا۔فہم حاصل کرنا: سبق پڑھ کر سماجی و معاشی ترقی، تہذیب وثقافت میں گاؤں کی اہمیت کو جانیں گے۔ساتھ ہی ساتھ اس بات کا فہم حاصل کریں گے کہ دولت کے حصول اور ترقی کی چاہ میں جذبہ انسانیت کو فراموش نہ کیا جائے۔

II۔اظہار مافی الضمیر۔تخلیقی صلاحیت

ا۔خود لکھنا: 1) سبق میں دیئے گئے جملوں کو مصنف نے کس تناظر میں پیش کیا ہے۔آپ نے کتنا فہم حاصل کیا ہے لکھیں گے۔

ب۔تخلیقی اظہار: 1) اس سبق سے متعلق نعرے، خطوط، پوسٹر تیار کریں گے۔

ج۔توصیف: مصنف کے انداز بیان کی ستائش کریں گے

III۔زبان شناسی:

لفظیات: معنیٰ، مترادفات، اضداد، فقرے، محاوروں کا فہم حاصل کرتے ہوئے جملوں میں استعمال کریں گے۔

قواعد:

پیریڈ	سبق کی تدریس / استعداد	تدریسی حکمت عملی / اکتسابی تجربات	اشیاء / وسائل	جانچ
پہلا پیریڈ	پڑھئے۔سوچ کر بالئے کے تحت گفتگو کروانا مدعا / مقصد	I-تعارف ● مخاطبت صفحہ'13' پر موجود سبق پڑھئے' سوچئے اور بولئے کے تحت دی گئی عبارت سے متعلق کام بچوں سے گفتگو کروانا۔ ● عنوان کا اعلان (تختہ سیاہ پر لکھئے) ● مدعا / مقصد بچوں سے پڑھوائیں		صفحہ'16' پر موجود تصاویر کا مشاہدہ کیجئے۔ پیراگراف لکھئے
دوسرا پیریڈ	شاعر کا تعارف طلبہ کیلئے ہدایات	I-تعارف ● مخاطبت۔اعادہ (تصویر کے مطابق لکھے گئے پیراگراف سے متعلق اعادہ کروائیں) ● مصنف کا تعارف (صفحہ'14' پر موجود'' شاعر کا تعارف' بچوں سے پڑھوائیں) ● ذہنی مشق Brain Storming مختلف قسم کے سوالات کے ذریعہ گاؤں کی اہمیت سے متعلق مباحثہ کرتے ہوئے شہری ترقی میں گاؤں کی شراکت داری کی وضاحت کریں۔ ● صفحہ' 14' پر بچوں کے لئے دی گئی ہدایات پڑھائیں۔	شاعر کی تصویر شاعری	'' آج کل انسانیت کا معیار دن بدن گرتا جارہا ہے''۔اس کے بارے میں اپنی رائے لکھئے۔

تیسرا پیدریڈ	سبق پڑھوانا معنی اخذ کرنا	I۔تعارف ● مخاطبت۔اعادہ (مصنف سے متعلق تفصیلات کا اعادہ کرنا) II۔سبق کی تدریس' مباحثہ' تفہیم ● بچوں کی بلند خوانی (صفحہ''15'' اور'16' پر دیئے گئے سبق کا مواد بچوں سے پڑھوائیں) ● معلم کی مثالی بلند خوانی (بچوں کے پڑھے گئے مواد کو معلم صحیح تلفظ اور تغیر لحن کے ساتھ پڑھنا) ● بچوں سے خاموش خوانی کروانا ● معنی اخذ کرنا (کلیدی الفاظ پوچھتے ہوئے سبق کی وضاحت کرنا) مثال: مانوس' بے تکلفی' مبہوت جنبش وغیرہ جیسے الفاظ پر مباحثہ ● سوچ کر بولنے پر مبنی سوالات کے ذریعہ کل جماعت مباحثہ سوالات 1۔آپ کے گاؤں رشہر کے رسم و رواج اور رہن سہن کیسے ہیں؟ 2۔ رات میں چاندنی کا منظر کیسا ہوتا ہے؟ 3۔ آپ اپنے کونسے رشتہ دار سے بے تکلف رہتے ہیں اور کیوں؟ کیسے؟		لفظیات سبق کے ذریعہ سیکھے گئے نئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجئے۔ مثال: 1۔رہن سہن 2۔آراستہ 3۔فراموش 4۔ذائقہ

چوتھا پیریڈ	سبق پڑھنا معنی اخذ کرنا	I۔تعارف ● مخاطبت۔اعادہ (لفظیات کا اعادہ) II۔سبق کی تدریس، مباحثہ، تفہیم ● بچوں کی بلند خوانی (صفحہ 17 اور 18 پر دیئے گئے سبق کیا مواد بچوں سے پڑھوائیں۔) ● معلم کی مثالی بلند خوانی (بچوں کے پڑھے گئے مواد کو معلم پڑھے) ● بچوں سے خاموش خوانی کروائیں۔ ● سبق سے متعلق مباحثہ (سوچئے اور بتائیے کے تحت دیئے گئے سوالات کے ذریعہ کل جماعت ......منعقد کریں) سوالات: 1۔آپ کے گھر میں کسی مہمان کا استقبال کس طرح کیا جاتا ہے؟ 2۔شہر کی رونق میں سب کچھ بھول جانے کو مصنف نے ہولناک المیہ کہا ہے۔آپ اس کا کیا مطلب سمجھتے ہیں؟ 3۔شہروں میں تو لوگ سلام کے منتظر رہتے ہیں۔کیا آپ اس بات کی تائید کرتے ہیں یا مخالفت؟ کیوں 4۔گاؤں کی بنجر زمینوں نے میرا بوجھ ڈھونے سے انکار کردیا۔اس جملے کا مطلب اپنے الفاظ میں بیان کیجئے۔		خود لکھنا 1۔ گاؤں میں بسنے والوں کے رہن سہن پر مضمون لکھئے۔ 2۔شہری ترقی کے ساتھ ساتھ گاؤں کی ترقی بھی ہونی چاہئے۔کیا آپ اس بیان سے متفق ہیں؟

پانچواں پریڈ	سبق پڑھنا معنی اخذ کرنا سبق سے متعلق مباحثہ سبق کے اختتام تک	I-تعارف ● مخاطبت۔اعادہ (گذشتہ روز کے سوالات کا اعادہ کرنا) II-سبق کی تدریس، مباحثہ، تفہیم ● بچوں کی بلند خوانی (صفحہ '18' اور '19' پر دیئے گئے سبق کے مواد کو بچوں سے پڑھوائیں) ● معلم کی مثالی بلند خوانی (بچوں کے پڑھے گئے مواد کو معلم پڑھے) ● بچوں سے خاموش خوانی کروائیں۔ ● سبق سے متعلق مباحثہ (سوچئے اور بولئے کے تحت دیئے گئے سوالات کے ذریعہ کل جماعت مشغلہ منعقد کریں) سوالات۔ 1۔ کونسی چیزیں اپنے شناخت بدل رہی تھیں اور کیسے؟ 2۔ شہروں میں زندگی کی تیز رفتاری کا کیا عالم ہوتا ہے۔ 3۔ کیا خلوص کا تعلق خودغرضی سے ہوتا ہے؟ اس کی تائید یا مخالفت میں دلائل دیں؟ 4۔ کیا شہر کے مزاج کو مختلف ہونا چاہئے؟ کیوں اور کیسے وضاحت کیجئے۔		خودلکھنا 1۔دیہی زندگی اور شہری زندگی کا جائزہ لیتے ہوئے ایک مضمون لکھئے منصوبہ کام اندرون تین دن منصوبہ کام کی تکمیل کریں

چھٹواں پیریڈ	حصول طلب استعداد کی مشق 'یہ کیجئے' میں مشق ''سمجھنا ۔اظہار خیال کرنا'' کے تحت دیئے گئے 'ا' اور 'ب' کے سوالات	I۔تعاف ● مخاطبت ۔اعادہ II۔استعداد کا حصول۔مشق ● ''سمجھنا اظہار خیال کرنا'' کے تحت دیئے گئے 'الف' اور 'ب' کے سوالات تختہ سیاہ پر لکھیں۔ ● کمرہ جماعت میں ہر ایک سے گفتگو کروائیں' مباحثہ کروائیں۔ ● ترتیب میں لکھتے ہوئے یکجا کریں ● توصیف کے تحت دی جانے والی مشق سے متعلق ہدایات دیں۔		توصیف اس سبق کا بیانیہ انداز اور مصنف کی طرز تحریر سے متعلق ستائش کرتے ہوئے ایک مضمون لکھئے (گھر کے کام) تین دن میں لکھئے جولوگ گاؤں میں رہتے ہیں کبھی شہر کی جانب راغب نہیں ہوتے یہ دیہی آبادی کی بدالت ہی ہم عیش و آرام کی زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ ان کی ستائش پر ایک مضمون لکھئے۔
ساتواں پیریڈ	حصول طلب استعداد مشق ''سمجھنا۔اظہار خیال کرنا''	I۔تعارف ● مخاطبت ۔اعادہ II۔استعداد کا حصول۔مشق ● سمجھنا ۔اظہار خیال کرنا کے تحت دیئے گئے 'ڈ' کے مشاغل کا انعقاد کے لئے سبق پڑھوائیں۔ ● گاؤں اور شہر کی خصوصیات سے متعلق بچوں سے مباحثہ کروائیں۔نکات کو تختہ سیاہ پر لکھیں۔ بچوں کے لئے کئے گئے جملے ترتیب سے یکجا کریں۔		سمجھنا اظہار خیال کرنا شہر اور دیہات میں پائی جانے والی سہولیات سے متعلق اظہار خیال کیجئے۔

آٹھواں پیریڈ		I۔تعارف ● مخاطبت۔اعادہ II۔استعداد کا حصول۔شق ● سمجھنا اظہار خیال کرنا کے تحت دی گئی مشق 'ھ' کا اقتباس پڑھوائیں اور اقتباس کے اختتام پر دیئے گئے جملے پڑھوائیں۔کمرہ جماعت میں ہر بچے سے گفتگو کروائیں مباحثہ کروائیں' انہیں یکجا کریں		سمجھنا اظہار خیال کرنا اقتباس پر مبنی چند تفہیمی سوالات دے کر ان کے جوابات لکھوائیں
نواں پیریڈ	اظہار مافی الضمیر تخلیقی صلاحیت منصوبہ کام کا مظاہرہ	I۔تعارف ● مخاطبت۔اعادہ II۔استعداد کا حصول۔مشق مشق اظہار مافی الضمیر ● تخلیقی صلاحیت کا اظہار کے تحت دیا گیا پہلا سوال تختہ سیاہ پر لکھئے ● کمرہ جماعت میں ہر ایک سے کم از کم ایک جملہ کہلوایئے ● بچوں کے کیئے گئے جملوں کو ترتیب سے یکجا کریں I انفرادی طور پر یا پھر گروہی طور پر لکھے گئے جوابات بچوں سے پڑھوائیں ● املا کی غلطیوں' جملوں کی غلطیوں اور مضمون کی تصحیح کریں ● منصوبہ کام کا مظاہرہ' مباحثہ' تصحیح توصیف کے تحت دیئے گئے گھر کے کام کا مظاہرہ' مباحثہ اور تصحیح		

دسواں پیریڈ	اظہار ماضی الضمر تخلیقی صلاحیت	I-تعارف ● مخاطبت ۔اعادہ II-استعداد کا حصول۔مشق ● مشق ''اظہار ماضی الضمر ۔تخلیقی صلاحیت'' کے تحت دیئے گئے دوسرے اور پانچویں سوالات کے تحت تختہ سیاہ پر لکھیں۔ ● کمرہ جماعت میں ہر ایک بچہ سے مباحثہ کروا کر ہر ایک سے کم از کم ایک جملہ کہلوائے ● بچوں کے کئے گئے جملوں کو ترتیب سے یکجا کریں۔ ● انفرادی طور پر یا پھر گروہی طور پر لکھے گئے جوابات بچوں سے پڑھوائیں ● املا کی غلطیوں، جملوں کی غلطیوں اور مضمون کی تصحیح کریں		تخلیقی صلاحیت دن بہ دن لکو گاؤں چھوڑ کر شہر منتقل ہوتے جارہے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ یوں ہی جاری رہا تو ہمیں کن مسائل سے دوچار ہونا پڑے گا۔ وضاحت کریں۔
گیارواں پیریڈ	زبان شناسی لفظیات	I-تعارف ● مخاطبت ۔اعادہ II-استعداد کا حصول۔مشق ● لفظیات کے تحت دیئے گئے مشاغل کا اہتمام ● الفاظ پڑھوانا معنی اخذ کروانا ● مترادفات لکھوانا ● الفاظ کو جملوں میں استعمال کروانا	الفاظ کا چارٹ	

بارہواں پیریڈ	زبان شناسی قواعد	I۔تعارف۔اعادہ ● مخاطبت اعادہ II۔استعداد کا حصول۔مشق ● رموز واوقاف سے آگہی ● مختلف رموز واوقاف کا استعمال کرتے ہوئے تختہ سیاہ پر فقرے و جملے لکھنا۔ ● لکھے گئے فقرے و جملے بچوں سے پڑھوانا ● رموز و اوقاف کے مختلف جملوں پر بچوں سے مباحثہ کروانا ● کمرہ جماعت میں بچوں سے رموز واوقاف سے متعلق جملے لکھوائیں۔ان کی درجہ بندی کروانا ● مشق انفرادی طور پر کروائیں		قواعد 1۔مختلف جملے تختہ سیاہ پر لکھ کر ان میں سے جو رموز واوقاف کا استعمال کرتے ہوئے جملے لکھوائیں۔

VI۔جماعت دہم کے امتحانات۔اصلاحات

بتاریخ2014-05-2014-08-26 حکومت تلنگانہ کی جانب سے ارسال کردہ مراسلہ کے مطابق جماعت نہم اور دہم کے امتحانات سے متعلق کئے گئے اصلاحات کی تفصیلات

A۔پس منظر

- قانون حق برائے مفت لازمی تعلیم ۔2009، قومی درسیاتی خاکہ 2005 کو مدنظر رکھتے ہوئے ہماری ریاست میں ریاستی درسیاتی خاکہ۔2011 تشکیل کیا دیا گیا۔اس کے مطابق جماعت اول تا دہم کی درسی کتابوں کو جدید انداز میں ترتیب دیا گیا ہے۔
- یہ نئی درسی کتابیں جماعت واری، مضمون واری متعینہ استعدادوں کے حصول کے لئے، بچوں میں ہمہ جہتی ترقی حاصل کرنے، سوچنے، اظہار خیال کرنے، تجزیاتی صلاحیتیں وغیرہ کو فروغ دینے کی غرض سے مرتب کی گئی ہیں۔
- اسکولی تعلیم میں لائی جانے والی تبدیلی کو مدنظر رکتے ہوئے ہر مضمون کے لئے پوزیشن پیپرس تیار کئے گئے۔اسی طرح رٹنے رٹانے کے عمل کو خیر باد کہتے ہوئے امتحانات میں لائی جانے والی اصلاحات سے متعلق بھی پوزیشن پیپرس تیار کئے گئے ہیں۔
- ہماری ریاست میں اپریل 2010 سے جماعت اول تا ہشتم کے لئے مسلسل جامع جانچ کی عمل آوری ہو رہی ہے۔اس کے تحت سوالات کرنے کے طریقے کار میں تبدیلی لائی گئی ہے۔منصوبہ کام اور اظہار مافی الضمیر کو اہمیت دی گئی ہے۔
- متفرق مکالموں، بحث و مباحثوں، منصوبہ کام اور تجربات کے ذریعے کمرۂ جماعت میں بچوں کو تدریسی و اکتسابی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے طریقوں میں بھی کئی تبدیلیاں لائی گئی ہیں۔اس کی وجہ سے بچوں میں تشکیل علم کے طریقہ کار میں بھی تبدیلی آئی ہے۔ ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت نہم اور دہم کے طریقہ امتحانات میں بھی تبدیلی لانا ضروری ہے۔

- اسکولی تعلیم میں مذکورہ بالا تبدیلیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے درسی کتب اور تدریسی واکتسابی سرگرمیوں میں تبدیلیاں لائی گئی ہیں۔لہٰذا جانچ کے طریقہ کار میں بھی تبدیلی ناگزیر ہے۔اس کے تحت کن نکات کی جانچ کی جائے؟ جانچ کس طرح کی جائے؟ باز آفرینی؟ وغیرہ امور اہمیت رکھتے ہیں جن کے تحت جماعت نہم اور دہم کے امتحانات میں اصلاحات لازمی ہیں۔

B۔ضرورت

- اسکول سے مراد بچوں کو صرف امتحانات کے لئے تیار کرنے والا ایک ادارہ مانا جاتا ہے جو درسی کتب تک محدود ہوتے ہیں۔بچوں کو میکانکی طور پر امتحانات کے لئے تیار کر رہے ہیں۔یہ ایک تشویشناک بات ہے۔درسی کتب میں موجود موضوعات کو رٹانا اور میکانکی طور پر نصاب تکمیل کرنا، تعلیمی مقاصد کے حصول کے لئے کارآمد نہیں ہوتے۔اسکول ایک ایسی جگہ ہے جہاں بچوں میں انکشاف کرنے، بحث کرنے، حوالہ جاتی کتب کا مطالعہ کرنے استدلالی رجحانات اور تجزیہ کرنے والی صلاحیتوں کو فروغ دیا جائے۔ان تمام باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے موجودہ امتحانات کے طریقوں میں تبدیلی ضروری ہے۔
- اسکولی تعلیم میں صرف جماعت دہم کو اہمیت دیتے ہوئے کسی بھی طرح بہتر نتائج حاصل کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔جس کی وجہ سے متعینہ نصاب کو قبل از وقت برائے نام میکانکی طور پر مکمل کیا جا رہا ہے۔بچوں کو سوچنے، تجربہ کرنے اور اطلاق کرنے کے لئے حسب ضرورت مشقیں فراہم نہیں کی جارہی ہیں۔اس کے بجائے بچے گائیڈس، کوسچن بینک (Question Bank)، اسٹیڈی میٹریل (Study Material) پر منحصر ہوتے ہوئے بغیر سوچے سمجھے مواد کو رٹ رہے ہیں۔نشانات اور رینکس کے لئے بغیر سوچے سمجھے گھنٹوں بھر گائیڈس کا مطالعہ کر رہے ہیں۔دسویں جماعت کے بچوں کو امتحانات کے لئے تیار کرنے کا امر اساتذہ اور بچوں میں ذہنی دباؤ اور الجھن کا باعث بن رہے ہیں جس سے بچوں کی ذہنی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور وہ دباؤ اور تناؤ کا شکار ہو رہے ہیں۔اسکول تعلیمی مرکز کا رول ادا کرنے کے بجائے صرف ایک کوچنگ سنٹر کا رول ادا کر رہے ہیں۔اس کی روک تھام بے حد ضروری ہے۔
- رٹنے رٹانے کے عمل سے بہت نشانات حاصل کرنے کے باوجود بچوں کی حقیقی صلاحیتیں اجاگر نہیں ہو پا رہی ہیں۔عام طور پر سمجھا جا رہا ہے کہ بچوں کے نشانات ہی کو ان کے حقیقی معیار اور صلاحیت سمجھتے ہوئے ان پر زائد بوجھ ڈالنا اور بہت زیادہ توقع رکھنے سے وہ اونچی جماعتوں میں توقع کے مطابق کامیابی حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔بعض اوقات ناگہانی واقعات کا شکار ہو رہے ہیں۔اس کا تدارک کرتے ہوئے بچوں کی حقیقی صلاحیتوں، تجزیہ کرنے اور اطلاق کرنے کی مہارتوں کو اجاگر کرنے کے قابل امتحانات میں اصلاحات لانا ضروری ہے۔
- اسکول بچوں کی ہمہ جہتی ترقی میں مددگار ہونا چاہئے۔اس کے لئے بچوں کو جسمانی، ذہنی، سماجی، جذباتی اور اخلاقی طور پر مختلف مشغلوں اور سرگرمیوں میں حصہ لینا ضروری ہے۔موجودہ حالات میں صرف زبان، سائنس، ریاضی، سماجی علم جیسے مضامین کو مدنظر رکھتے ہوئے تدریسی واکتسابی سرگرمیاں انجام دی جارہی ہیں اور اسی کی جانچ کی جارہی ہے۔ہم نصابی سرگرمیاں جیسے صحت کی تعلیم، آرٹ اور ثقافتی تعلیم، کمپیوٹر کی تعلیم، اقداری تعلیم، معاون حیات مہارتیں وغیرہ کو بھی مضامین تصور کرتے ہوئے تدریسی

اکتسابی سرگرمیاں انجام دیں اور ان کی بھی جانچ کی جائے۔

- اسکولی تعلیم میں معلم کا ایک اہم رول ہوتا ہے۔ معلم کی جانب سے فراہم کی جانے والی مختلف سرگرمیوں پر طلباء کی ترقی منحصر ہوتی ہے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ہر امر کو امتحانات سے جوڑتے ہوئے حقیقی ترقی سے متعلق سرگرمیوں کو نظرانداز کیا جارہا ہے۔ یہ امر اساتذہ پر غیر اعتمادی ظاہر کرتا ہے۔ اساتذہ پر اعتماد رکھتے ہوئے انہیں ذمہ دار بناتے ہوئے مقاصد کا تعین کریں تو بہتر نتائج

حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ لہذا جانچ کے طریقوں میں بھی اس زاویہ کے تحت اصلاحات لانا ضروری ہے یعنی صرف سالانہ امتحانات کے لئے ہی میزان (Weightage) کا تعین کرنے کے بجائے اسکول کی سطح پر معلم کو بھی کسی حد تک داخلی جانچ یا تشکیلی جانچ کے لئے بھی میزان (Weightage) کا تعین کیا جائے۔۔

- موجودہ حالات میں بچوں کی ترقی کی جانچ کے لئے صرف امتحانات تک ہی محدود ہونے کی وجہ سے بچے دباؤ اور تناؤ کا شکار ہورہے ہیں۔ ان حالات پر قابو پانے کے لئے متبادل طریقوں کو اپنانا ضروری ہے۔ منصوبہ کام، تجربات، تفویضات، بچوں کے نوٹ بکس، بچوں کی شراکت داری جیسے نکات کو بھی ان کی کارکردگی کی جانچ کے لئے استعمال کیا جانا چاہئے۔

C۔ہدایات۔Guidelines

- جماعت دہم کے امتحانات میں لائی جانے والی اصلاحات اور اس کی ضرورت سے متعلق درسی کتب کے مصنفین اور ماہرین مضمون کے ساتھ ماہ ستمبر 2013 میں ایک اجلاس طلب کیا گیا۔
- CBSE کے موجودہ طریقہ امتحانات کو مدنظر رکھتے ہوئے اصلاحات کے پس منظر ضروری نکات کا تعین کیا گیا ہے۔
- اس اجلاس میں اصلاحی سفارشات سے متعلق مضمون واری اساتذہ، صدر مدرسین، منڈل ایجوکیشنل آفیسر، اقامتی اسکول کے افسران، خانگی مدارس کی انجمن کے ذمہ داروں نے بحث ومباحثہ میں حصہ لیا اور بنیادی سفارشات کو مرتب کیا گیا۔
- سال 2014 کے ماہ مارچ اور اپریل میں تمام اضلاع کے تعلیمی افسران کی نگرانی DCEB کے ذریعے جماعت دہم کے اصلاحات سے متعلق SCERT پیش کردہ سفارشات پر بحث ومباحثہ کرتے ہوئے اپنے خیالات اور مشوروں کو ارسال کرنے کی درخواست کی گئی۔ اس درخواست کے مطابق ریاست کے تمام اضلاع تعلیمی افسران نے اساتذہ کے ساتھ ایک اجلاس طلب کرکے رپورٹ پیش کی۔
- اسی طرح ریاست کے تمام اساتذہ کی انجمنوں سے بھی رپورٹ طلب کی گئی۔ اس رپورٹ پر بتاریخ 26/اپریل 2014 کو

SCERT کے کانفرنس ہال میں اساتذہ کی انجمنوں کے ذمہ داروں سے بحث کی گئی۔

- مذکورہ بالا رپورٹس اور سفارشات کا تجزیہ کرتے ہوئے SCERT نے ریاستی حکومت کو اپنے تجاویز پیش کئے جو حسب ذیل ہیں۔

تجاویز/سفارشات

(الف) مقداری امور (Quantitative Factor):

1۔ ہر ایک مضمون کے لئے پرچوں کی تعداد:

- جماعت دہم کے سالانہ امتحانات میں سوائے دوسری زبان (تلگو/ہندی) ہر مضمون کا امتحان دو پرچوں پر مشتمل ہے۔
- سائنس کے تحت پہلا پرچہ طبیعات کا اور دوسرا پرچہ حیاتیات کا ہوگا
- سماجی علم میں پہلے پرچہ کے تحت جغرافیہ اور معاشیات' دوسرے پرچہ کے تحت شہریت اور تاریخ' ریاضی میں پہلے پرچہ کے تحت حقیقی اعداد' سیٹس' الجبراء' تصاعد' تحلیلی جیومٹری اور دوسرے پرچہ کے تحت جیومٹری' علم مثلث' مساحت' شماریات اور قیاسیات کو شامل کیا گیا ہے۔ ہر پرچہ 40 نشانات پر مشتمل ہے اس طرح ہر مضمون 80 اور کامیابی کے لئے ہر پرچہ میں '14' نشانات مساحت حاصل کرنا لازمی ہوتا ہے۔

2۔ امتحانات۔نشانات:

مضامین

مضمون	پرچہ اول	پرچہ دوم	تشکیل جانچ کے نشانات	جملہ نشانات
زبان اول (اردو، تلگو، ہندی وغیرہ)	40	40	20	100
زبان دوم (تلگو، ہندی)	80	-	20	100
زبان سوم (انگریزی)	40	40	20	100
ریاضی	40	40	20	100
سائنس	40 (طبیعات)	40 (حیاتیات)	20	100
سماجی علم	40	40	20	100

کُل نشانات	280	200	120	600

3۔نشانات۔میزان(Marks - Weightage):

- ہر مضمون میں 80% نشانات کے لئے بورڈ امتحان منعقد کیا جائے گا۔ مابقی 20% نشانات تشکیلی جانچ (Formative Assessment) کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔
- 20% نشانات کو ایک تعلیمی سال میں منعقد کئے جانے والے چاروں تشکیلی امتحانات کے اوسط کو محسوب کرتے ہوئے 80 فیصد نشانات میں جمع کیا جائے گا۔
- بچوں کو بورڈ امتحانات کی تربیت کی غرض سے پہلی اور دوسری مجموعی جانچ (Summative Assessment) کے لئے بھی 80% فیصد نشانات کے لئے پرچۂ سوالات تیار کرکے امتحانات منعقد کئے جائیں گے۔ مابقی 20% نشانات کو اس سے قبل منعقد کئے گئے تشکیلی جانچ کی بنیاد پر مختص کیا جائے گا۔

پہلی مجموعی جانچ = پرچۂ سوالات 80% + FA 20%

دوسری مجموعی جانچ = پرچۂ سوالات 80% +FA 20%

- ہر تشکیلی جانچ میں نشانات اس طرح مختص کریں۔

سلسلہ نشان	تشکیلی جانچ کے نکات	نشانات
1	- لسانی مضامین کے تحت لائبریری اور دیگر کتب۔ یعنی ادب، بچوں کا ادب، اخبار، رسالے اور دیگر کتب کا مطالعہ کرکے رپورٹ، تبصرے لکھ کر مظاہرے کرنا - سائنس مضمون کے تحت تجربات انجام دینا۔ - سماجی علم کے تحت پڑھنا، تجربہ کرنا اور موجودہ سماجی امور کے تئیں ردعمل ظاہر کرنا۔ - علم ریاضی کے تحت مختلف تصورات سے تعلق رکھنے والے ریاضی کے مسئلوں کو تیار کرنا۔	5
2	بچوں کی نوٹ بک میں خود سے لکھے گئے نکات (سبق میں دی گئی مشقوں کو بچے خود سے لکھیں)	5
3	منصوبہ کام	5
4	مختصر امتحان (Slip Test)	5

- جماعت دہم میں لائے گئے اصلاحات کو جماعت نہم سے ہی عمل میں لائیں تاکہ بچوں کی مناسب تربیت ہوسکے۔
- بچوں کو چاہئے کہ وہ چار تشکیلی امتحانات میں حاضر رہیں۔ اگر کسی وجہ سے بچے کسی امتحان میں غیر حاضر ہوں تو اساتذہ کو چاہئے کہ وہ ان بچوں کے لئے دوبارہ تشکیلی جانچ منعقد کرتے ہوئے نشانات دیں۔

- صدر مدرس کو چاہئے کہ وہ فروری میں منعقد کی گئی چوتھی تشکیلی جانچ کی تفصیلات کو متعینہ فارمیٹ میں آن لائن (Online) کے ذریعہ بورڈ کوارسال کریں۔اس سے متعلق کمپیوٹر سافٹ ویر کو Commissioner for Govt Examination کی جانب سے فراہم کیا جائے گا۔
- تشکیلی جانچ کو مناسب انداز میں منعقد کرنے کی ذمہ داری صدر مدرس پر ہوتی ہے۔ضلع تعلیمی افسر کی جانب سے دو یا تین منڈلوں کو ملا کر ایک Moderation board تشکیل دیا جائے گا۔اس بورڈ کے ارکان بچوں کو عطا کیے گئے نشانات کا موازنہ اسکول میں موجود ریکارڈس، بچوں کے منصوبہ کام اور بچوں کے تحریری نکات کے مشاہدہ کی مدد سے کریں گے۔سرکاری مدارس کے صدر مدرسین اور مسلمہ مدارس کے تجربہ کار صدر مدرسین اس کمیٹی یا بورڈ کے ارکان ہوں گے۔یہ ارکان سرکاری اور خانگی مدارس کا مشاہدہ کریں گے۔ اس کمیٹی کی جانب سے ارسال کردہ رپورٹ کو ڈیویژنل سطح پر Deputy Educational Officer اور ڈائٹ کے لکچرر بے قاعدہ Random مشاہدہ کرتے ہوئے اپنے مشاہدات کو شعبہ سرکاری امتحانات کو ارسال کریں گے۔اس کی ایک نقل کو ضلع تعلیمی افسر کو بھی ارسال کریں گے۔اسی طرح ریاستی سطح پر SCERT کی جانب سے ریاست کے چند مدارس کا معائنہ کرتے ہوئے تشکیلی جانچ کی تفصیلات کو CGE, DEO اور (SE) RJD کو ارسال کیا جائے گا۔
- مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق مانیٹرنگ کرنے کے لئے دو یا تین منڈلوں کو ایک یونٹ تصور کیا جائے گا۔
ہر کمیٹی کم از کم دس تا پندرہ اسکولوں کا معائنہ کرنا ضروری ہے۔

4.کامیابی کے لئے درکار نشانات:

- تشکیلی جانچ کے لئے 20% نشانات مختص کرنے کے باوجود طلبا کو بورڈ امتحانات میں شرکت کرنا لازمی ہے۔پبلک امتحانات میں کامیابی کے لئے مضمون کے لئے مختص کردہ 80 نشانات میں سے کم از کم 28 نشانات حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے۔
- سوائے زبان دوم (تلگو، ہندی) کے تمام مضامین میں ہر مضمون کے لئے دو پرچے ہوتے ہیں۔ہر پرچہ 40 نشانات کا ہوتا ہے۔
ہر مضمون میں کامیابی کے لئے 28 نشانات حاصل کرنا ضروری ہے۔
- لیکن ہر مضمون کے تشکیلی جانچ اور پبلک امتحانات میں حاصل کردہ نشانات کا مجموعہ بہر صورت 35% ہونا لازمی ہے۔یعنی 35 نشانات حاصل کرنے پر ہی کامیاب قرار دیا جائے گا۔اگر تشکیلی جانچ میں صد فیصد نشانات حاصل کرنے کے باوجود پبلک امتحان میں 28 سے کم نشانات حاصل کرنے پر ناکام قرار دیا جائے گا۔
- گذشتہ تعلیمی سال زبان دوم یعنی تلگو، ہندی مضامین میں 20 نشانات حاصل کرنے پر کامیاب تصور کیا جاتا تھا۔لیکن اساتذہ کی انجمنوں کے ذمہ داروں کی سفارشات کے مطابق مارچ 2015 سے منعقد کیے جانے والے امتحانات میں کامیابی کے لئے دیگر مضامین کی طرح 35 نشانات حاصل کرنا لازمی ہے۔

5. زبان دوم میں کامیابی کے لئے درکار نشانات اور سنسکرت:

- سنسکرت زبان کو کامپوزٹ کورس کے تحت تلگو کے ساتھ سیکھی جارہی ہے۔ پبلک امتحانات میں سنسکرت کے لئے 20 اور تلگو کے لئے 80 نشانات مختص کیے گئے ہیں۔ سنسکرت زبان کا انتخاب محض اچھے نشانات حاصلکرنے کی غرض سے کیا جارہا ہے۔ جس سے سنسکرت زبان اور لسانی استعداد کے تئیں بچوں کو کسی قسم کا فہم حاصل نہیں ہورہا ہے۔ اس کے برخلاف سنسکرت زبان کو علیحدہ کرتے ہوئے زبان دوم کے تحت سیکھنے کے لئے اقدامات کیے جائیں۔ یعنی سنسکرت کو کامپوزٹ کورس کے تحت تلگو کے ساتھ پڑھنا یا تلگو کے ساتھ 20 نشانات کے لئے امتحان منعقد نہیں کیا جائے۔ ہندی اور تلگو کی طرح سنسکرت زبان کو بھی دلچسپی رکھنے والے طلبا کے لئے بطور زبان دوم مکمل طور پر سیکھنے کے لئے اقدامات کیے جائیں۔ پبلک امتحان میں جوابات بھی سنسکرت زبان میں ہی لکھنا ہوگا۔

6. گریڈنگ کا طریقہ کار

- جماعت دہم کے لئے فی الوقت اختیار کررہے گریڈنگ کا طریقہ موزوں ہونے کے باوجود اس میں بہتری لانے کے لئے نشانات کی درجہ بندی حسب ذیل طریقہ سے کی جائے۔

گریڈ	لسانی مظامین کے نشانات (100)	غیر لسانی مضامین کے نشانات (50)	گریڈ پوائنٹ
A1	91 تا 100 نشانات	46 تا 50 نشانات	10
A2	81 تا 90 نشانات	41 تا 45 نشانات	9
B1	71 تا 80 نشانات	36 تا 40 نشانات	8
B2	61 تا 70 نشانات	31 تا 35 نشانات	7
C1	51 تا 60 نشانات	26 تا 30 نشانات	6
C2	41 تا 50 نشانات	21 تا 25 نشانات	5
D	35 تا 40 نشانات	18 تا 20 نشانات	4
E	0 تا 34 نشانات	0 تا 17 نشانات	3

کیومولیٹیو گریڈ پوائنٹ کے اوسط کا تعین، اوسط گریڈ پوائنٹس کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔

7. دیگر نصابی سرگرمیاں (Other Curricular Subjects) - جانچ:

- ریاستی سطح پر نصاب میں لائی گئی اصلاحات کے تحت جماعت اول تا ہشتم کھیل، صحت کی تعلیم، آرٹ اور ثقافتی تعلیم، کام۔ کمپیوٹر کی

تعلیم' اقدار کی تعلیم' تعاون حیات مہارتیں وغیرہ جیسے امور کو بھی مضامین تصور کرتے ہوئے ان کی جانچ کی جارہی ہے۔ لہذا جماعت نہم اور دہم کے لئے بھی ان کی جانچ منعقد کرنا ضروری ہے۔ ہر ایک مضمون کے لئے 50 نشانات دیے گئے ہیں۔ بچوں کی ہمہ جہتی ترقی' تخلیقی مہارتوں' عمدہ رجحانات' شخصیت کی تعمیر اور معاون حیات مہارتوں کے فروغ کے لئے ان مضامین کو تعلیمی منصوبے میں شامل کیا گیا ہے۔

ان سرگرمیوں کی عمل آوری کے لئے کئے جانے والے اقدامات:

- کھیل، صحت کی تعلیم، آرٹ اور ثقافتی تعلیم کام۔ کمپیوٹر کی تعلیم، اقدار کی تعلیم و معاون حیات مہارتیں جیسے مضامین کو نہم اور دہم جماعتوں کے نصاب میں بھی شامل کیا گیا۔ ہر مضمون کے لئے 50 نشانات مختص کئے گئے ہیں۔
- نہم تا دہم جماعت کے طلباء کے مضامین میں حاصل کردہ گریڈس کو ان کے مارکس میمو میں بھی لکھا جانا چاہئے۔
- ان مضامین پر اساتذہ کو تربیت دی جائے۔
- آرٹ۔ ثقافتی تعلیم سے متعلق تدریسی و اکتسابی اشیاء' آڈیو ویڈیو سی ڈی تیار کر کے اسکولوں کو سربراہ کیا جائے۔
- تمام اسکولوں کو کھیل' صحت کی تعلیم' کام' کمپیوٹر کی تعلیم سے متعلق تدریسی اشیاء فراہم کیے جائیں۔
- تعلیمی نصاب کے تحت ان چاروں مضامین میں جماعت اول تا ہشتم تک اختیار کیے جانے والے طریقہ جانچ کو جماعت نہم اور دہم کے لئے عمل کیا جائے۔ ہر مضمون کے لئے 50 نشانات مختص کریں۔
- جماعت دہم میں ان چاروں مضامین کے لئے پبلک امتحانات منعقد نہیں کئے جائیں گے۔ پہلی اور دوسری مجموعی جانچ میں حاصل کردہ نشانات کے اوسط کی بنیاد پر معلم گریڈ عطا کرے گا۔ ان تفصیلات کو صدر مدرس آن لائن کے ذریعہ شعبہ امتحانات کو ارسال کریں گے۔
- اسکولی سطح پر ان سرگرمیوں کی عمل آوری کے لئے صدر مدرس کو چاہئے کہ وہ خواہش مند اساتذہ کو اس کی ذمہ داری دیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو درج ذیل طریقہ اپناتے ہوئے ذمہ داری دی جائے۔
  - اقدار کی تعلیم' حیاتی مہارتیں: زبان کا معلم/سماجی علم کا معلم
  - آرٹ۔ ثقافتی تعلیم: زبان کا معلم/سماجی علم کا معلم
  - کام۔ کمپیوٹر کی تعلیم: طبعیات و کیمیاء/حیاتیات کا معلم
  - کھیل۔ صحت کی تعلیم: PET (اگر PET نہ ہو تو یہ ذمہ داری حیاتیات کے معلم کو دی جائے)
  - جماعت دہم کے Marks Memo میں ان سے متعلق گریڈ کی تفصیلات بھی درج کریں۔
- جماعت نہم کے لئے تینوں مجموعی جانچ کے دوران اساتذہ ہی نشانات عطا کریں گے۔ ان کی اوسط کو محسوب کرتے ہوئے گریڈ کی تفصیلات کو رپورٹ میں درج کریں گے۔

8.امتحانات کا انعقاد۔وقت:

- گذشتہ کی طرح ہر دن ایک امتحان منعقد کیا جائے گا۔ (عام تعطیلات کو منہا کرتے ہوئے)
- تمام مضامین کے امتحانات کے لئے 2.30 گھنٹے کا وقت دیا جائے گا۔اسی طرح ہر امتحان میں پرچہ سوال کا مطالعہ کرنے اور فہم حاصل کرنے کے لئے مزید 15 منٹ دیئے جائیں گے۔

2.تعلیمی قدریں رحصول طلب استعداد:

- پبلک امتحانات میں دیے جانے والے سوالات متعلقہ مضامین کے متعینہ تعلیمی قدریں رحصول طلب استعدادوں پر مبنی ہوں۔
- ہر مضمون کے متعینہ استعدادوں کی قدر کا تعین کرتے ہوئے اس کے مطابق سوالات تیار کریں۔

3.سوالات کی اقسام :

(B) لسانی مضامین میں سوالات کی قسم	(A) غیر لسانی مضامین میں سوالات کی قسم
۔ مطالعہ کا فہم (مختصر ترین رمعروضی سوالات راشعار کی تشریح کے سوالات)	۔ طویل جوابی سوالات
۔ تحریری (اپنے الفاظ میں) (مختصر جوابی رطویل جوابی سوالات)	۔ مختصر جوابی سوالات
۔ تخلیقی اظہار: لفظیات' قواعد (مختصر ترین رمعروضی سوالات)	۔ مختصر ترین جوابی سوالات
	۔ ایک جملے پر مشتمل جوابی سوالات اور معروضی سوالات

(c) زبان۔انگلش۔مطالعہ کا فہم۔لفظیات۔قواعد

- طویل جوابی سوالات(Essay Type Question):ان سوالات کے جواب 10 تا 12 جملوں یا 3 یا 4 عبارتوں میں دینا ہوگا۔
- مختصر جوابی سوالات(Short Answer Question):ان سوالات کے جواب 4 تا 5 جملوں یا ایک عبارت میں دینا ہوگا۔
- مختصر ترین جوابی سوالات(Very Short Answer question):ان سوالات کے جواب 2 یا 3 جملوں میں دینا ہوگا۔
- مفروضی سوالات(Objective type question) کثیر جوابی سوالات (Multiple choice question)

4.سوالات۔انتخاب کا اختیار(Choice):

- ہر پرچہ سوال میں طویل جوابی سوالات کو انتخاب کرنے کا موقع دیا جائے۔یعنی کسی ایک طویل جوابی سوال کے ساتھ مزید سوال پوچھا جائے۔ان دو سوالات میں کسی ایک کا انتخاب کرتے ہوئے جواب لکھنے کا موقع فراہم کریں۔
- مختصر جوابی سوالات کے لئے انتخاب کرنے کا موقع نہیں ہوگا۔

5.سوالات۔ میزان(Weightage):

- گذشتہ کی طرح اسباق واری سوالات کے لئے قدر کا تعین نہ کریں۔درسی کتاب کے کسی بھی سبق سے استعداد پر مبنی سوالات پوچھے جاسکتے ہیں۔
- پرچہ سوالات تیار کرتے وقت میزان کے جدول کو مدنظر رکھیں۔وہ:
- سوالات کی قسم (طویل جوابی، مختصر جوابی، مختصر ترین جوابی، معروضی سوالات)
- استعدادی سوالات (کسی استعداد کے لئے کتنے نشانات اور کتنے سوالات دیے جائیں)

6.جوابات لکھنے کے لئے واحد جوابی بیاض(Single booklet):

- فی الحال جماعت دہم کے پبلک امتحانات میں جوابات لکھنے کے لئے Mainsheet کے علاوہ حسب ضرورت Additional sheets بھی دیے جارہے ہیں۔ان کی کوئی قید نہیں ہوتی۔تمام مضامین میں معروضی، مختصر جوابی اور مختصر ترین جوابی سوالات کے ساتھ ساتھ طویل جوابی سوالات بھی پائے جاتے ہیں۔اور اس بات کی بھی ہدایت دی جاتی ہے کہ کس سوال کا جواب کتنے جملوں میں دیا جائے۔لیکن چند طلبا ان ہدایات کو نظر انداز کرتے ہوئے طویل ترین جوابات لکھتے ہیں اور Additional sheets

زیادہ تعداد میں استعمال کرتے ہیں۔بعض مواقعوں میں Additional sheets کا غلط استعمال بھی ہورہا ہے۔اس کی روک تھام کرنے اور ہدایات کے مطابق جوابات لکھنے کی غرض سے Main sheet ہی میں جوابات لکھنے کے لئے مناسب صفحات پر مشتمل واحد جوابی بیاض(Single Booklet) فراہم کرنے کا فیصلہ لیا گیا ہے۔

7.جوابی بیاضات کی جانچ:

- ہر معلم روزانہ صبح 20 جوابی بیاضات اور دوپہر 20 جوابی بیاضات کی جانچ کریں۔یعنی ایک دن میں ہر معلم زیادہ سے زیادہ 40 بیاضات کی جانچ کرے کیونکہ سوالات غور و فکر پر مبنی اور مختلف جوابی(open ended) ہوتے ہیں۔اس لئے احتیاط کے ساتھ جوابی بیاض کی جانچ کرنی چاہئے۔
- پبلک امتحانات کے جوابی بیاضات کو دوبارہ جانچ کرنے کا موقع دیا جائے۔اب تک صرف دوبارہ شمار(Recounting) کرنے کا

موقع ہی فراہم ہے۔

- جوابی بیاضات کی جانچ کے لئے اساتذہ کو دی جانے والی ہدایات کو مرتب کرنے کی ذمہ داری SCERT کو دی جائے۔اس کے لئے مختلف قسم کے سوالات کے جوابات کی جانچ کرنے کے لئے ہدایات ترتیب دیں۔اس سے قبل جوابات کو قبل از وقت ترتیب دے کر Keypaper کی مدد سے جانچ کی جاتی تھی۔اس کے بجائے بچوں کی تفہیمی قابلیت' اظہار کرنے کی صلاحیت' تجزیہ کرنے' ازخود لکھنے' اطلاق کرنے اور تفصیلات بیان کرنے کی قابلیت کی جانچ کرتے ہوئے نشانات دینے کے لئے مضمون واری ہدایات دیے جائیں۔

8۔SSC مارکس میمو (SSC Marks Memo):

SSC مارکس میمو میں حسب ذیل نکات کی تفصیلات بتائی جائیں گی۔

Part-I: طلباء کی عام تفصیلات

Part-II: مختلف مضامین کے گریڈس (زبان' غیرلسانی مضامین کے لئے تشکیلی اور مجموعی جانچ کے گریڈس)

Part-III: ہم نصابی سرگرمیوں کے نتائج کی تفصیلات۔مارکس میمو کی پچھلی جانب گریڈس اور گریڈ پوائنٹس کی تفصیلات درج ہوئی ہوتی ہیں۔

9 تربیتی پروگرام:

- نئے درسی کتب اور ان کے استعمال سے متعلق اساتذہ کو تربیت دی جائے۔اسی طرح طلبا کو استعداد واری تدریس فراہم کرنے کی تربیت دی جائے۔
- جماعت دہم کا ہر پرچہ سوالات کی نوعیت اور ان کی جانچ کے طریقہ کار سے متعلق اساتذہ اور افسران کو تربیت دی جائے۔
- تشکیلی جانچ کا انعقاد' ہم نصابی سرگرمیوں کا اہتمام اور انکی جانچ کی تفصیلات کو آن لائن کے ذریعہ ارسال کرنے کے طریقہ کار سے شعبہ تعلیم کے افسران سے لے کر اساتذہ تک تمام عملہ کو تربیت دی جائے گی۔
- جماعت دہم کے امتحانات کے اصلاحات کی عمل آوری مارچ 2015 میں منعقد کیے جانے والے پبلک امتحانات ہی سے ہو رہی ہے۔لہذا جون 2014 ہی سے تربیتی پروگرا منعقد کیے جائیں۔تمام امور سے متعلق تربیت کو بیک وقت منعقد کرنے کے بجائے جون تا دسمبر تک دو یا تین مرحلوں میں تربیت دی جائے۔
- جماعت دہم کی نئی درسی کتب' امتحانات کا انعقاد' طریقہ جانچ اور بچوں کے اکتسابی مسائل وغیرہ امور سے متعلق تمام اساتذہ کو ہر مہینے میں ایک مرتبہ ٹیلی کانفرنس کے ذریعہ تربیت دیتے ہوئے شکوک وشبہات کا ازالہ کیا جائے۔
- پہلی اور دوسری مجموعی جانچ کے پرچہ سوالات بھی پبلک امتحانات کے پرچوں کی طرح ترتیب دے کر امتحانات منعقد کریں۔پہلی مجموعی جانچ کے جوابی بیاضوں کو جانچنے کے بعد ان کا بغور مشاہدہ کرتے ہوئے اساتذہ کی خامیوں کا تجزیہ کریں۔بعدازاں دی گئی

ہدایتوں کے مطابق پبلک امتحانات کے جوابی بیاضات کو جانچنے کی ہدایت یا تربیت دیں۔

- جماعت دہم کے پبلک امتحانات میں پوچھے جانے والے سوالات کی نوعیت سے متعلق فہم پہنچانے کے لئے SCERT کی جانب سے پرچہ سوالات تیار کر کے ان پر تربیت دی جائے۔اسی طرح تمام اسکولوں کو امتحانات میں لائے گئے اصلاحات سے متعلق کتابچہ فراہم کیا جائے۔

10.DCEB کی ذمہ داریاں:

- تجربہ کار ماہرین مضمون' ضلع میں موجود درسی کتب کے مصنفین' SRG ممبران' ڈائٹ لکچرر اور تجربہ کار اساتذہ پر مشتمل 10 تا 15 افراد کی DCEB کمیٹی تشکیل دی جائے۔اس طرح ہر مضمون کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔تعلیمی امور پر عبور رکھنے والے ایک صدر مدرس کو DCEB کا انچارج بنایا جائے۔
- جماعت نہم اور دہم کے تمام پرچہ سوالات (سوائے پبلک امتحانات کے) تیار کرنے کی ذمہ داری DCEB کی ہوگی۔انہیں مدارس تک پہنچانے کی ذمہ داری بھی DCEB کی ہوگی۔
- DCEB کی جانب سے پرچہ سوالات تیار کرنے کے لئے ضلع میں موجود درسی کتب کے مصنفین' ماہرین مضمون' ڈائٹ لکچرار' تجربہ کار اساتذہ پر مشتمل مضمون واری ریسورس گروپ کی خدمات حاصل کریں۔ضلع سطح کے ان اراکین کا انتخاب ڈائٹ' CTE' IASE کے ذریعہ تعلیمی افسر اور ڈپٹی ایجوکیشنل آفیسر کے نگرانی میں کیا جائے۔
- DCEB کی جانب سے پرچہ سوالات کی تیاری سے قبل ضلع کے مختلف مدارس سے تعلق رکھنے والے خواہشمند اساتذہ کو مجموعی جانچ کے پرچہ سوالات تیار کر کے DCEB کو ارسال کرنے کے لئے اقدامات کے جائیں۔بعدازاں مضمون واری ریسورس گروپ کے افراد ان پرچوں کا مشاہدہ کرتے ہوئے ان میں سے بہترین سوالات منتخب کرتے ہوئے مجموعی جانچ کے پرچہ سوالات تیار کریں گے۔
- DCEB کی جانب سے ضلعی سطح پر طریقہ امتحانات اور پرچہ سوالات کی جانچ سے متعلق سمینار' تربیتی پروگرام اور آگہی اجلاس منعقد کیے جائیں۔
- SCERT کو چاہئے کہ مانیٹرنگ کے ذریعہ DCEB کی کارکردگی کا جائزہ لیں۔

11.دیگر امور:

- مارچ 2015 میں منعقد ہونے والے پبلک امتحانات کے اصلاحات سے متعلق اساتذہ ' اولیائے طلبا کو آگہی فراہم کرنے کے لئے ضلعی تعلیمی افسران اور RJD,SE کی جانب سے قبل از وقت آگہی اجلاس' ورک شاپ منعقد کریں۔
- ذرائع ابلاغ کے ذریعہ ان اصلاحات کی تشہیر کی جائے۔
- جماعت دہم کے امتحانات سے متعلق ضروری مد' تجاویز اور مشورے حاصل کرنے کے لئے ضلعی تعلیمی دفتر' ڈائٹ یا بی ایڈ کالجوں میں

خصوصی مرکز قائم کریں۔

- امتحانات سے متعلق تفصیلات کو ظاہر کرنے والا ایک کتابچہ طبع کیا جائے جس میں نمونہ پرچہ سوالات' طریقہ جانچ اور ان سے متعلق ہدایات شامل ہوں۔

فرائض و ذمہ داریاں

SCERT ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت:

- SCERT ڈائرکٹر کو چاہئے کہ وہ امتحانات کے اصلاحات سے متعلق ڈائرکٹر آف گورنمنٹ اگزامنیشن سے مشاورت کرتے ہوئے مناسب ہدایات ترتیب دیں اور انہیں محکمہ اسکولی تعلیم کے ذریعہ ریاستی حکومت کو ارسال کریں۔
- ان اصلاحات سے متعلق مضمون واری کتابچہ اور مناسب ہدایات کی ترتیب دیتے ہوئے انہیں اساتذہ' تعلیمی افسران اور نگران کاروں کو فراہم کریں۔
- پرچہ سوالات کی جانچ کے لئے ضروری رہنمایانہ اصول کو کتابچہ میں شامل کریں۔
- امتحانات کے اصلاحات کی عمل آوری کے لئے درکار وسائل اور اشیاء کو مدارس کو سربراہ کرنے کے لئے مناسب تجاویز پیش کریں۔
- تشکیلی جانچ / داخلی جانچ (Internals) کیلئے مناسب رہنمایانہ اصول ترتیب دیں۔
- ان اصلاحات کی عمل آوری اور تحقیقات کے لئے مناسب اقدامات کریں۔

کمشنر برائے سرکاری امتحانات (Commissioner for Govt Exams):

- جماعت دہم کے امتحانات کے اصلاحات سے متعلق ڈائرکٹر SCERT سے مشاورت کرتے ہوئے اپنے تجاویز کو حکم نامہ کیلئے ریاستی حکومت کو ارسال کریں۔
- تشکیلی جانچ کے نشانات کو آن لائن کرنے کے لئے درکار کمپیوٹر پروگرامنگ اور ضروری ہدایات کو مدارس کی جانب سے تشکیلی جانچ کی تفصیلات اور Nominal rolls کو وقت مقررہ ارسال کرنے کے لئے مناسب اقدامات لیں۔
- جوابی بیاضات کی جانچ کرتے ہوئے نتائج کا اعلان کریں۔
- امتحانات کے بعد کی کارروائیوں اور پرچوں کی دوبارہ جانچ (Revaluation)

RMSA،SEs،RJDاورDEOs:

- اساتذہ اورنگران کاروں کے لئے امتحانی اصلاحات' طریقہ کار پر تربیت فراہم کرنا۔سرکاری مدارس کے علاوہ خانگی مدارس کے اساتذہ کوبھی تربیت دی جائے۔
- DCEB تشکیل نو کے تحت ایک تجربہ کارصدرمدرس کوانچارج کی حیثیت سےتقررکرتے ہوئے ہرمضمون میں 10 تا15 ماہرین مضمون کوتقررکریں۔اس طرح ہرمضمون کے لئے ایک بہترین ریسورس گروپ تیارکریں۔
- داخلی امتحانات اورنشانات کے معائنہ کے لئے Moderation board تشکیل دیں۔دوارکان پرمشتمل یہ بورڈ دو یا تین منڈلوں کا معائنہ کرے گا۔اس بورڈ کےتمام ارکان کوSCERT یاڈائٹ کی جانب سےتربیت دی جائے۔
- جماعت نہم اوردہم کےتمام پرچہ سوالات کوتیارکرتے ہوئےتمام مدارس تک پہنچائیں(سوائے جماعت دہم کے پبلک امتحان کے)
- گائیڈس اوراسٹیڈی میٹیریل کے استعمال کوممنوع قراردیتے ہوئے بچوں کوسوچ کرجوابات دینے کی ترغیب دیں اوراس کی نگرانی کریں۔جوابات کورٹنے کےطریقہ سےگریزکریں۔
- RMSA : RMSA کو چاہئے کہ وہ اساتذہ کے تربیتی کتابچے اس سے متعلقہ مواد کی تیاری اور Orientation Programs کےانعقادمیں SCERT کاتعاون کریں۔
- RMSA کوچاہئے کہ وہ ہائی اسکولس میں درکارتدریسی واکتسابی اشیاء،نئی درسی کتب کی تدریس کے لئے درکاروسائل،لائبریری اوروسائل کی بنیادپررکھنے کے قابل حوالہ جاتی کتابیں،TLM اورطلباءاوراساتذہ کے لئے لائبریری کتابیں وغیرہ مہیاکرنے کے لئےتعاون کریں۔
- RMSA کوچاہئے کہ وہ نئی درسی کتب کی تدریس کے لئے اساتذہ کےتربیتی کتابچہ کی چھپائی،امتحانات۔اصلاحات،ماڈل پیپرس،نصاب کی فہرست اورہم نصابی سرگرمیوں کامواد وغیرہ ہائی اسکول کومہیاکریں۔
- جوابات کوسوچ کرازخودلکھنے کا یہ عمل جماعت دہم ہی سےنہیں بلکہ جماعت اول ہی سےشروع کیاجائےاوربچوں کواسی بات کی ترغیب دیں۔اس طریقہ کےتحت بچےاپنی مادری زبان میں سوچتے ہوئےاپنے خیالات ظاہرکرنے کی کوشش کرتے ہیں اور مختلف مہارتیں حاصل کرتے ہیں۔مشغلوں کے ذریعہ بحث ومباحثہ کے ذریعہ گروہی کام کے ذریعہ بچوں کوسیکھنے کی ترغیب دی جائے جیسا کہ نئی درسی کتاب بتایاگیاہے۔

Deputy Educational Officer:

- اپنے دائرہ کارکےتحت موجودتمام مدارس میں ان اصلاحات کوصدفی صدعمل کرنے کی ذمہ داری Deputy Edn officer پر ہوتی ہے۔داخلی مشاہدہ کامعائنہ کریں۔اساتذہ کی جانب سےدیےگئےنشانات اورریکارڈس کاموازنہ کریں۔ان اصلاحات کی

عمل آوری کا معائنہ سرکاری مدارس کے ساتھ ساتھ خانگی مدارس میں بھی کیا جائے۔

- اپنے دائرہ کار کے تحت موجود مدارس کے اساتذہ سے تجربہ کار اساتذہ کو منتخب کرتے ہوئے DCEB بورڈ کے مضمون واری ریسورس گروپ ممبر کی حیثیت سے تقرر کرنے سفارش کریں۔
- نصابی، ہم نصابی سرگرمیوں اور داخلی جانچ کا مشاہدہ صدر مدرس کس طرح کر رہے ہیں اس کا جائزہ لیں۔ مناسب ہدایات مشورے دیں۔
- مدرسہ میں اختیار کیے جانے والے تدریسی طریقے، اصلاحات کی عمل آوری کا جائزہ لیتے ہوئے مناسب ہدایات Inspection Registar میں درج کریں۔ ان ہدایات پر عمل آوری ہوئی ہے یا نہیں اگلے دورہ میں اس کا جائزہ لیں۔
- تدریسی طریقوں سے متعلق SCERT کی جانب سے فراہم کردہ کتابچہ اور اصلاحات سے متعلق فراہم کی گئی کتابیں، ہدایات اور نئی درسی کتابوں کا مکمل فہم حاصل کریں۔ مذکورہ بالا تمام امور کی عمل آوری اسکولوں میں کس حد تک ہو رہی ہے جاننے کے لئے ضروری رجحانات اور معلومات حاصل کریں۔ مزید معلومات کے لئے حوالہ جاتی کتب اور انٹرنیٹ کا استعمال کریں۔ اگر یہ تمام معلومات حاصل نہ ہوں تو معائنہ برائے نام ہو کر رہ جائے گا اور معیاری تعلیم کے حصول، اساتذہ کی کارکردگی کیلئے کسی بھی طرح مددگار ثابت نہ ہوگا۔

صدر مدرس Head Master

- معیاری تعلیم، منصوبہ سبق کی تیاری، اساتذہ کی تیاری، کمرہ جماعت میں اختیار کیے جانے والے تدریسی و اکتسابی طریقے، امتحانات کا انعقاد وغیرہ کی ذمہ داری صدر مدرس کی ہوتی ہے۔
- صدر مدرس اسکول کی سطح کا پہلا معائنہ کار ہوتا ہے۔ اگر کسی اسکول میں مذکورہ بالا باتوں پر عمل نہ کیا جا رہا ہو تو صدر مدرس کو اس کا ذمہ دار قرار دیا جائے گا۔
- اسکول کی سطح پر داخلی جانچ یعنی تشکیلی اور مجموعی جانچ کا انعقاد، نشانات مختص کرنا، طلبا اور اساتذہ کے لکھے ہوئے ریکارڈس کا مشاہدہ اور ان پر اپنا ردعمل ظاہر کرنا صدر مدرس کا اہم فریضہ ہے۔
- صدر مدرس کو چاہئے کہ وہ اسکول کے تمام اساتذہ کو داخلی جانچ اور امتحانات کے شیڈول پر عمل کرنے کی ہدایت دیں۔
- اسکول میں موجود مختلف وسائل یعنی لائبریری، تجربہ گاہ کے آلے وغیرہ کا استعمال کرتے ہوئے معیاری تدریسی و اکتسابی طریقوں پر عمل آوری کے مناسب اقدامات کریں۔
- اساتذہ کی ذمہ داریاں، تدریسی و اکتسابی طریقے، طلبا کے اکتسابی نتائج وغیرہ کے بارے میں مہینے میں ایک مرتبہ اساتذہ کا اجلاس طلب کریں اور اس کا جائزہ لیں۔ ہر معلم کو مناسب ہدایات دیتے ہوئے انہیں منٹس بک میں درج کریں۔ دی گئی ہدایات اور مشوروں پر کس حد تک عمل کیا جا رہا ہے اس کا جائزہ لیتے ہوئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔

- بچوں کی اکتسابی سطح اوران کے مختلف سرگرمیوں میں حصہ لینے کے طریقہ کار سے متعلق اولیائے طلبا کو معلومات فراہم کرتے رہیں۔
- اساتذہ کی جانب سے اختیار کی جانے والی تدریسی واکتسابی طریقوں کا فہم حاصل کرتے ہوئے اگر ہدایات دینے ہوں تو صدر مدرس کو اس مضمون پر عبور حاصل ہونا ضروری ہوتا ہے۔اس لئے صدر مدرس کو چاہئے کہ وہ مختلف کتابوں' کتا بچوں کا مطالعہ کریں اور اسکول میں موجود دیگر حوالہ جات کا بھی مطالعہ کریں اوراساتذہ سے بھی بحث کروائیں۔وقتاً فوقتاً ماہرین مضامین کو بھی مدعو کریں اور مضمون سے متعلق بحث ومباحثہ منعقد کریں۔
- صدر مدرس کو چاہئے کہ وہ FA کے نشانات' گریڈ' ہم نصابی سرگرمیوں کی تفصیلات وغیرہ کو آن لائن کے ذریعہ متعینہ فارمیٹ میں CGE کو ارسال کریں۔
- اسکول کے لئے ضروری تدریسی واکتسابی اشیاء اور لائبریری کے کتب وغیرہ کو مہیا کریں۔
- بچوں کی اکتسابی سطح اوراسکول میں عمل کیے جانے والی سرگرمیوں سے متعلق والدین کے خیالات کو جاننے کی کوشش کریں۔
- ہر معلم کے کمرہ جماعت کے نظم کا مشاہدہ کریں اور ضروری ہدایات دیں۔کمرہ جماعت کے نظم کو بہتر بنانے کے لئے اساتذہ کی مدد کریں۔

اساتذہ Teacher

- اصلاحات کے مطابق نئی درسی کتابوں کی عمل آوری سب سے اہم ذمہ داری ہے۔مثلاً منصوبہ کام' استعداد کا حصول وغیرہ۔
- اساتذہ کو چاہئے کہ وہ کسی بھی صورت میں بچوں کو گائیڈس' اسٹیڈی میٹریل وغیرہ استعمال کرنے نہ دیں۔انہیں ممنوع قرار دیں۔ اسباق میں موجود مشقوں کو لازمی طور پر مکمل کرائیں۔نقل کرتے ہوئے لکھنے کو سختی سے روکیں۔ بچے کو اپنے الفاظ اور تخلیقی انداز میں لکھنے کی حوصلہ افزائی کریں۔
- خانہ میں دیئے گئے سوالات کو کمرہ جماعت میں بحث کرنے کے مواقع فراہم کریں۔بچوں کے آزادانہ اظہار خیال کے لئے مناسب ماحول فراہم کریں۔اصناف سخن کی تدریس اس طرح ہو کہ طلبا اپنی روزمرہ زندگی میں بہ آسانی استعمال کرسکیں۔

- نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں میں بچوں کی شراکت داری کو یقینی بناتے ہوئے تدریس کی جائے۔حوالہ جاتی کتب اور دیگر کتابوں کا مطالعہ کریں۔تمام امور سے متعلق مکمل آگہی حاصل ہو۔ یہاں تک کہ درسی کتاب کو بھی حوالہ جاتی کتاب سمجھا جائے۔مکمل تفصیلات کے ساتھ ٹیچنگ نوٹس تیار کرلیں۔
- تشکیلی اور مجموعی جانچ منعقد کرتے ہوئے طلبا کی ترقی کا اندراج کرکے صدر مدرسین کے حوالے کریں۔باقاعدگیوں کے ساتھ بچوں کے نوٹ بکس کی تنقیح کی جائے۔Moderatin committee کے معائنہ کے لئے تمام رجسٹرس اور ریکارڈس کو قبل از وقت تیار رکھیں۔

- اساتذہ کے لئے فراہم کردہ کتابچوں اور ماڈیولس کا مطالعہ کریں اور انہیں حفاظت کے ساتھ رکھیں۔ درس وتدریس ایک پیشہ ہے اور معلم اس پیشے کا ماہر ہوتا ہے۔ اس لئے معلم کو چاہئے کہ وہ بروقت معلومات حاصل کرتا رہے اور تیزی سے رونما ہونے والی تبدیلیوں اور حکمت عملیوں کو اپناتے ہوئے آگے بڑھے۔ جس کے لئے رسالوں' حوالہ جاتی کتب کا مطالعہ کرے۔ اپنے متعلقہ مضامین کے سمینار میں حصہ لیں۔ تربیتی پروگرام میں جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیں۔ دوسروں کے خیالات اور مشوروں کو تسلیم کریں۔ جس قدر معلم اپنی صلاحیتوں کو فروغ دیگا اسی قدر وہ طلبا کے ساتھ انصاف کر پائے گا۔
- سالانہ/یونٹ منصوبہ تیار کریں۔
- بچوں میں پائی جانے والی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کریں۔ ان کے خیالات کی قدر کریں۔ ان کی باتوں پر توجہ دیں اور ان کی ہمہ جہتی ترقی کے لئے مدد کریں۔
- ڈائرکٹر SCERT کی سفارشات کا بغور مشاہدہ کرنے کے بعد حکومت انہیں تسلیم کرتی ہے۔ Commissioner and director of school education اور ڈائرکٹر SCERT کی جانب سے جماعت نہم اور دہم کے اصلاحات پر عمل آوری کی جائے۔ یہ اصلاحات سرکاری' پنچایت راج' سرکاری امدادی اور خانگی مدارس کے لئے نافذ کیے گئے ہیں۔
- ریاستی حکومت Commissioner & director of school education اور ڈائرکٹر SCERT سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ان اصلاحات سے متعلق اگلی کاروائیوں کے لئے اقدامات کرے۔

VII- تشکیلی جانچ کے انعقاد کا طریقہ

تشکیلی جانچ (Formative Assesment)

تمہید:

اس بات سے سبھی اساتذہ بخوبی واقف ہیں کہ نئے جانچ کے طریقوں کو متعارف کروانے کی وجہ سے دسویں جماعت کے امتحانات میں بڑی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔

موجودہ حالات میں کسی طرح درسی کتاب میں موجود سوالات کو گائیڈ یا ٹسٹ پیپر سے رٹا کر امتحان میں لکھ کر نشانات حاصل کرتے ہوئے بچے کی تعلیمی سطح کا تعین کرنے کے مواقع حاصل نہیں ہیں۔ رٹنے کے عمل سے بالکل مختلف طلباء کی دیگر صلاحیتوں کی بھی جانچ کرتے ہوئے انہیں پبلک امتحانات میں ضروری اہمیت دیتے ہوئے جانچ ے طریقہ کار میں آنے والی تبدیلیاں کو ہمیں یاد رکھنا چاہیے۔

اسکے تحت مجموعی جانچ (Summatvie Assesment) کے پرچہ سوالات کے لیے 80 نشانات اور ما باقی 20 نشانات کو تشکیلی جانچ کے تحت منعقد کیا جانا چاہے۔

1۔ کتاب کا مطالعہ - جائزہ - تبصرہ - 5 نشانات

2۔ طلباء کے تحریری نکات/تحریری کام - 5 نشانات

3۔ منصوبہ کام - 5 نشانات

4۔ مختصر امتحان/سلپ ٹسٹ - 5 نشانات

آیئے بچوں کی مختلف مہارتوں کا احاطہ کرتے ہوئے متذکرہ چار نکات علحدہ علحدہ مشاہدہ کریں۔

1۔ کتاب کا مطالعہ- جائزہ-تبصرہ سے کیا مراد ہے؟

کتاب کے مطالعہ سے مراد طالب علم اپنی درسی کتاب کے مطالعہ تک محدود نہ رہتے ہوئے لائبریری کی کتابوں کا استعمال کرنا چاہیے اس کے علاوہ روزناموں کے سپلمنٹ' ادبی صفحات' اور روزناموں میں شائع ہونے والی خصوصی کہانیاں وغیرہ کے علاوہ کہانیاں' سائنس' تاریخ' کلیات اور کچھ بھی جو طلباء کی سطح کے مطابق ہوں انہیں پڑھنا ہے ضروری ہو تو ان تمام وسائل کو معلم فراہم کرنے کی کوشش کریں۔

ہر مہینہ ایک کتاب کا مطالعہ طلباء سے کروا کر اس کتاب سے متعلق ہر مہینہ تبصرہ اور جائزہ رپورٹ لکھوانا چاہیے۔ ہر دو مہینے مین کئے گئے دو کتابی جائزے کی بنیاد پر اس مہینے میں منعقد کی جانیوالی تشکیلی جانچ (FA) سے متعلق 5 نشانات درج کرنا چاہیے۔

2۔ دیگر کتابوں کا مطالعہ اور کتابی جائزہ یا اس پر تبصرہ کیوں کرنا چاہیے؟

طلباء صرف درسی کتابوں کے مطالعے تک محدود رہنے سے ضروری زائد معلومات سے واقفیت حاصل نہیں کر پا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ درسی کتاب کے ذریعہ سیکھی گئی لسانی معلومات کا دیگر کتابوں کے مطالعہ سے جوڑتے ہوئے ان کتابوں میں دی گئی معلومات کو خود سے اخذ کرنے کی بچوں میں صلاحیت پروان چڑھانے کی ضرورت ہے۔ سابق میں بھی اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے سرسری مطالعہ کو درسی کتاب کے حصہ کے طور پر شامل کیا گیا تھا۔، اور اب بھی شامل کیا گیا ہے اس کے باوجود بھی بچوں میں خود اکتساب' وسیع تر مطالعہ کی صلاحیت فروغ نہیں پا رہی ہے ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے غیر محدود کتابی مطالعہ یعنی ذوق سلیم کو فروغ دینا اور خود سے زائد معلومات اخذ کراتے ہوئے وسیع تر مطالعہ کو فروغ دینا جیسے مقاصد مستقبل میں پورے ہونے کی گنجائش ہے۔

3۔ تبصرہ/اہمیت

درسی کتابوں کا مطالعہ طلباء میں صرف ایک ہی قسم کے اظہار خیال کے موقع فراہم کر رہا ہے۔ درسی کتاب کے اسباق کے خلاصے طلباء گائیڈ رٹ کر لکھنے کے زیادہ مواقع ہمارے سامنے میں موجود ہیں۔ طلباء کو دیگر کتابوں کو دے کر جائزہ' رپورٹ وغیرہ لکھوانے کے ذریعہ بچوں میں لازمی طور پر خود سے اظہار خیال کرنے کی صلاحیت ابھر کر آتی ہے مختلف طلباء کو مختلف کتابوں کو فراہم کرنے سے انہین نقل کرنے ی گنجائش نہیں ہوتی ہے ایک ہی کتاب کو دو طالب علم پڑھنے کے باوجود بھی ان جانب سے لکھی گئی رپورٹ اور جائزہ یا تبصرہ بلکل مختلف ہوتا ہے۔ بچوں میں اظہار مافی الضمیر کی مہارت کو ابھارنے والے یہ جائزے تشکیل جانچ کا حصہ ہیں۔

4۔ کمرہ جماعت میں کس طرح منعقد کیا جائے؟

☆ جماعت میں طلباء کی تعداد ضروری کتابوں کو اسکول کی لائبریری سے منتخب کر کے نمائش کے لیے رکھنا چاہیے۔

☆ بچوں کی تعداد سے زیادہ کتابوں کو بھی نمائش کے لیے رکھا جا سکتا ہے۔

☆ اسکول کے ورانڈے میں یا کمرہ جماعت میں اگر ممکن ہو تو کتابوں کو نمائش کے لیے رکھنا چاہیے اور بچوں کو اپنی پسندیدہ کتاب کا

انتخاب کر کے مطالعہ کرنے کے لیے لے جانے کے لیے کہا جا سکتا ہے۔

- ☆ کتاب لینے والے طلباء کا نام، کتاب کا نام رجسٹر میں درج کر کے ہفتہ یا 10 دن کا وقت دے کر تبصرہ لکھنے کے لیے کہنا چاہیے۔
- ☆ جائزہ یا تبصرہ کس طرح کرنا چاہیے ضروری صلاح ومشورے دینا چاہیے۔
- ☆ ضروری ہو تو چند میگزین میں شائع ہونے والے اکتسابی تبصروں یا جائزوں کو پڑھ کر سنانا چاہیے۔
- ☆ ممکنہ حد تک ہر طالب علم علحدہ علحدہ کتاب قبول کرے اس بات کو یقینی بنائیں۔ علحدہ علحدہ کتاب ہونے کے وجہ سے ہر طالب علم اپنا علحدہ علحدہ تبصرہ یا جائزہ لکھے گا۔
- ☆ ان کے تبصرے کی سطح کے مطابق 5 نشانات تک FA میں درج کریں۔

5۔ نشانات دینا یا مختص کرنا

تشکیلی جانچ کے تحت مطالعہ کتب اور کتابی جائزہ/تبصرے کے لیے 5 نشانات مختص کیے گئے ہیں۔

طالب علم کی جانب سے قبول کی گئی کتاب سے متعلق تبصرے ایک صفحہ سے کم نہ ہو اور 2 صفحات سے زیادہ نہ ہو، طرز تحریر، پیشکش کا انداز، جملہ بندی کی بنیاد پر مناسب نشانات دینے چاہیے۔ کتاب کا نام، مرتب یا مصنف کا نام، تبصرہ نگار کا نام جیسے نکات کے لیے 1 نشان دینا چاہیے۔ تعارفی جملوں کے لیے 1 نشان، موضوع کی وضاحت کے لیے 2 نشان دینے چاہیے اس طرح ایک نشان اختتام کے لیے مختص کرنا چاہیے اس طرح جملہ 5 نشانات کو ''مطالعہ کتب اور تبصرہ'' کے موضوع کے تحت سرگرمیوں کے انعقاد اور درج کرنا چاہیے۔

ہر تبصرہ کے لیے پانچ (5) نشانات دینا چاہیے۔ اس طرح پہلے ہفتہ میں منعقد کیے گئے تبصرہ کا ی کتابی جائزہ کے نشانات اور دوسرے مہینے میں منعقد کیے گئے تبصرہ یا کتابی جائزہ میں حاصل کیے گئے نشانات کو یکجا کر کے ان کے اوسط یا نصف کو FA کے کالم میں درج کرنا چاہیے۔

6۔ احتیاطی اقدامات

- ☆ ہر مہینے میں مطالعہ کتب اور تبصرہ لکھوانا چاہیے۔
- ☆ ہر مہینے میں الگ مختلف کتابوں کو تفویض کرنا چاہیے۔
- ☆ اس طرح اسکول کی لائبریری میں موجود تمام کتابوں کا مکمل استعمال کیا جانا چاہیے۔
- ☆ لائبریری کتب کے علاوہ روزنامے، رسالے، اخبار میں شائع ہونے والی کہانیاں، ادارے وغیرہ کو معلم حاصل کرتے ہوئے انہیں بھی استعمال کر سکتا ہے۔
- ☆ جائزہ یا تبصرہ مکمل طور پر اظہار مافی الضمیر سے متعلق موضوع ہے اس لیے ممکنہ حد تک ایک ہی کتاب کو دو طالب علموں کو مختص نہیں کرنا چاہیے
- ☆ کتابوں کی نمائش کے ذریعہ بچوں کو کتاب کے انتخاب کے موقع فراہم کرنا چاہیے۔
- ☆ کتابوں کو مختص کر دینے کے بعد ایک ہفتہ سے کم وقت تبصرہ لکھنے یا جائزہ لینے کے لیے نہیں دینا چاہیے یعنی کم از کم ایک ہفتہ زیادہ سے زیادہ 10 دن دینا چاہیے۔

☆ دو تبصرے/کتابی جائزوں کے اوسط نشانات کو FA کے متعلقہ کالم میں درج کرنا چاہیے۔

☆ خاص طور پر جائزہ یا تبصرہ کہتے ہی سطح سے اونچا ہے کہتے ہوئے خوف کھانے کی ضرورت نہیں ہیں۔اگر کتاب کی ضخامت بڑی ہو تو اہم نکات کو پڑھ کر اس کتاب کی خوبیاں اور خامیاں لکھیں تو کافی ہے۔ایسی ہدایتیں طلباء کو معلم اس دوران دینا چاہیے۔

تحریری کام سے کیا مراد ہے؟

طلباء اپنے اظہار مافی الضمیر کے لیے دو طرح کے ذرائعوں کا استعمال کرتے ہیں۔ پہلا تحریری ذریعہ دوسرا اشارتی ذریعہ۔اظہار مافی الضمیر کے لیے تحریر کو استعمال کرنا ہی "تحریری کام" ہے۔طالب علم اپنے تصورات یا خیالات کو اپنے الفاظ میں لکھنا' تخلیقی انداز میں لکھنا' زبان شناسی سے متعلق موضوعات کو لکھنا جیسے تمام نکات خصوص کر تحریری کام کو ظاہر کرتے ہیں۔

کن کن نکات کو تحریری کام کے تحت قبول کرنا چاہیے؟

تحریری کام سے متعلق خصوص کر یہاں پر گفتگو کرنے کی ضرورت ہے۔ درسی کتاب میں سبق کے بعد یہ کیجیے عنوان کے تحت دی گئی استعدادوں کے حصول کی مشقیں میں دیے گئے تحریری کام کو ہر طالب علم ایک خصوصی نوٹ بک میں لکھنا ہوتا ہے آیئے بچوں کے ان کے نوٹ بک میں لکھے گئے نکات کا استعدادواری جائزہ لیں گے۔

I۔ **تفہیم:** ردعمل اظہار کرنے کے تحت دی گئی دوسری استعداد روانی سے پڑھنا ہے اور تفہیم کے ساتھ لکھنا کے تحت دی گئی مشقیں بھی اس میں شامل ہیں۔(چند نکات درسی کتاب تک ہی محدود ہوتے ہیں)

II۔ **اظہار خیال کرنا:** استعداد تخلیقی اظہار کے تحت دی گئی تمام سوالات کے جوابات کو نوٹ بک میں لکھنا ہوتا ہے۔تخلیقی اظہار/توصیف سے متعلق سوالات کے جوابات کو مخصوص وقتوں یا فرصت کے اوقات میں لکھنے کی ترغیب دینا چاہیے۔

III۔ **زبان شناسی:** اس تعلیمی معیار کے تحت دیے گئے لفظیات اور قواعد کی مشقوں کو حسب ضرورت نوٹ بک میں تحریر کروانا چاہیے۔

2۔ تحریری نکات

کن کن نکات کو تحریری کام کے تحت قبول کرنا چاہیے؟

طالب علموں کی نوٹ بکس کے معائنہ کے ذریعہ ان تحریری کاموں کی سطح کی نشاندہی کی جاسکتی ہے۔درسی کتاب کے طالب علم نوٹ بک میں لکھنا ہے اس میں تفہیم سے متعلق سوالات' خود لکھنا' تخلیقی اظہار' وغیرہ کے سوالات کو خود سے لکھتا ہے۔خود لکھنے کے لیے انہیں معلم تاکید کرتا ہے۔اس طرح سے لکھے گئے نکات میں طرز تحریر' ذاتی تصورات' زبان جملہ بندی او غیرہ اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔خصوص کر طالب علم اظہار مافی الضمیر کے جن نکات کو لکھا ہے انہیں اہمیت دیتے ہوئے تحریری نکات کو حسب ذیل اصول کے مطابق مشاہدہ کرنا چاہیے۔

تحریری موضوعات-اہمیت

وسیع احاطہ کرنے والے ان تحریری موضوعات کا مجموعی بچوں میں مشاہدہ کرنے کے لیے مجموعی جانچ (SA) کے تحت منعقد کیے جانے والے امتحانات سے ممکن نہیں ہے اوراس طرح بچہ کی تحریری سطح کا صحیح اندازہ لگانا ممکن نہیں ہے کیونکہ

ماضی میں گائیڈ کا سہارا لے کر درسی کتاب میں موجود سوالات کے جوابات جوں کا توں نوٹ بک میں لکھوانے کی وجہ سے اس استعداد کا فروغ نہ کے برابر ہوا ہے۔ایک طالب علم کی نوٹ بک دوسرے طالب علم کی نوٹ بک نقل کرنے سے بھی یہ مقصد پورا نہیں ہوگا۔

متذکرہ باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے طلباء کے ذاتی خیالات' تصورات' کو اہمیت دے کر خود سے اظہار خیال کرنے کے لیے درسی کتابوں میں مشقوں کو نئے طرز سے ترتیب دیا گیا ہے۔

''اظہار مافی الضمیر''،تخلیقی صلاحیت کا اظہار'' کے تحت دی گئی مشقیں طلباء کو خو سے اپنے ذاتی خیالات کے اظہار کے لیے موزوں ہیں۔ اپنے الفاظ میں لکھوانا' خیالات کا اظہار کرنا تائید کرتے ہوئے لکھنا' تجزیہ کرتے ہوئے لکھنا' غور و خوص کرنا اور طلباء کے افکار کو جلا بخشنے والے ہیں۔ان سوالات کے جوابات لکھنے کے لیے لازمی طور پر طلباء کو اپنے تجربات اور تخیلات کو یکجا کرتے ہوئے لکھنا ہوتا ہے۔ ورنہ ان سوالات کے جوابات لکھنا ممکن نہیں ہے۔

اس لیے گذشتہ طریقوں سے مختلف تفہیم' تصوراتی قوت' تخیلاتی قوت احساسات وغیرہ کا ابھر کے آنے کے موقع ان تحریری موضوعات کے ذریعہ ہم شناخت کرسکیں گے۔

اس لیے تحریری موضوعات کو اس زاویۓ نظر سے ضروری اہمیت دیتے ہوئے تشکیلی جانچ (FA) کے جز کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔

کس طرح منعقد کریں؟

معلم کو چاہیے کہ تحریری نکات کا معائنہ کرتے ہوئے نشانات درج کرنے سے قبل طلباء کو نوٹ بک لکھنے سے متعلق چند ضروری رہنمایانہ اصول بتلانا چاہیے

☆ تدریسی مراحل میں مشقوں کے حل کے لیے ضروری پریڈیس مختص کیے گئے ہیں انکا صحیح استعمال کرتے ہوئے نوٹس لکھنے کو آمادہ کرنا چاہیے۔

☆ درسی کتاب میں حل کی جانے والی مشقوں کو کمرہ جماعت میں ہی مکمل کروانا چاہیے۔

☆ ماباقی دیگر مشغلوں کو منصوبہ سبق کے مطابق کمرہ جماعت میں منعقد کرنا چاہیے اور ممکنہ حد تک ان تحریری مشاغل کو خود سے حل کرنے کی ہمت افزائی/ترغیب دینا چاہیے۔

☆ کمرہ جماعت میں انفرادی' گروہی مشاغل کے ذریعہ اخذ کردہ موضوعات کو خود سے گھر کے پاس نوٹ بکس میں لکھنے یا مکمل کرنے کی ہدایات دینا چاہیے۔

☆ مہینہ واری نوٹ بکس میں تحریری نکات کا مشاہدہ کرکے تشکیلی جانچ (FA) متعلقہ تحریری نکات کے کالم میں نشانات درج کرنا چاہیے۔

نشانات مختص کرنا

طلباء کی نوٹ بکس کا مشاہدہ کر کے نشانات دینے سے قبل طالب علم کا خود لکھنے کے تحت لکھی گئی تحریری اظہار مافی الضمیر ہوا ہے یا نہیں جائزہ لینا چاہیے طالب علم خود سے لکھتے ہوئے نکات کو ہی متعینہ 5 نشانات مختص کرنا چاہیے یہاں پر ایک خاص بات نوٹ کر لینا چاہیے کہ اگر طالب علم خود سے لکھے بغیر دیگر نوٹ بکس سے یا گائیڈ' ٹسٹ پیپر وغیرہ کی مدد لیتے ہوئے لکھنے پر نوٹ بکس کو اس موضوع کے تحت تعین قدر یا جانچ کے لیے مسترد قبول نہیں کرنا چاہیے۔ضروری ہو تو دوبارہ لکھنے کے لیے کہا جائے۔ورنہ متعلقہ موضوعات کے لیے کسی بھی حالات میں نشانات نہ دیے جائیں۔

لکھے گئے نوٹ بکس کا مہنہ واری جائزہ لیتے ہوئے تشکیلی جانچ (FA) کے لیے گذشتہ دو مہینوں میں تکمیل شدہ اسباق کے تحریری نکات کا جائزہ لینا چاہیے ان تمام کا اوسط نکال کر نشانات دینا چاہیے۔

تحریری نکات کا جائزہ لے کر 5 نشانات دینے کے دوران حسب ذیل موضوعات کو مد نظر رکھنا چاہیے۔

املا کی سطح سے 1 نشان' جملہ بندی کے طرز کے لیے 1 نشان' اظہار مافی الضمیر کے لیے 2 نشانات خوش خط تحریر کے لیے 1 نشان جملہ 5 نشانات دے سکتے ہیں۔

ایک FA منعقد کرنے تک اگر 3 اسباق مکمل ہوں تو ہر سبق کے لیے اس طریقہ کار سے جائزہ لیتے ہوئے حاصلہ نشانات کو یکجا کر کے ان کا اوسط تشکیلی جانچ کے کالم میں درج کرنا چاہیے۔

اساتذہ مزید اس بات کو یاد رکھیں کے یہ تمام نکات طالب علم کی جانب سے خود لکھنے یا خود اظہار مافی الضمیر کر کے لکھنے پر ہی قابل قبول ہیں۔کوئی دو طلباء ایک دوسرے کے مواد کی نقل کرتے ہوئے لکھنے یا یک جیسا مواد تحریر میں موجود ہونے پر انہیں '0' نشانات مختص کریں یا کرنے سے نہ کترائیں۔

کس طرح منعقد کریں؟

☆ تحریری نکات کی تکمیل کے دوران دو طالب علم ایک دوسرے کے نوٹ بکس کے مواد کو نقل نہ کر سکیں ایسی احتیاط برتیں۔

☆ کمرہ جماعت میں کئے جانے والے کام کو کمرہ جماعت میں اور گھر کے کام کو گھر پر کرنے کو یقینی بنائیں۔

☆ اظہار خیال میں طلباء میں فروغ نہ ہونے پر بھی انہیں خود سے لکھنے کی عادت ڈالیں۔مزید بہتری کے لیے ہدایات' صلاح و مشورے اور ترغیب دینا چاہیے

☆ خود لکھنا اور تخلیقی اظہار کے موضوعات میں اختلاف نظر آتا ہے۔اس اختلاف کی ہی ہمت افزائی کرنی چاہیے۔

☆ مختلف طلباء کے جوابات مختلف ہونے اور ان میں فرق کا قبول اور استقبال کرنا چاہیے۔

☆ نوٹ بکس کو مہینہ لازمی طور پر جانچنا چاہیے۔

☆ ممکنہ حد تک جماعت میں ہی بغیر اغلاط کے لکھنے کو یقینی بنائیں اور مشقوں کو حل کرنے کے دوران ایسی احتیاط برتیں۔

☆ نوٹ بکس کا جائزہ لینے کے دوران بچوں کے بہتر اظہار خیال کے لیے ضروری صلاح و مشورے دینا چاہیے۔

☆ نوٹ بکس کا مشاہدہ کیے بغیر تحریری نکات کے نشانات مختص کرنا چاہیے

☆ طالب علم نوٹ بک میں ہر سبق کے لیے نشانات دینا چاہیے۔

منصوبہ کام سے کیا مراد ہے؟

طالب علم کا پڑھنا' لکھنا' سننا' گفتگو کرنا' اپنے الفاظ میں لکھنا جیسی استعدادوں کو درسی کتاب کے ذریعہ سیکھنے کے باوجود ان تمام کو یکجا کرتے ہوئے استعمال کرنے کا نام ہی منصوبہ کام ہے۔ منصوبہ کام میں طلباء کو مختلف افراد سے ملاقات کرنا ہوتا ہے۔ مختلف قسم کی وضاحتیں/ تفصیلات کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہوتا ہے۔ رپورٹ/ جائزہ لکھنا ہوتا ہے۔ انٹرویو لینے کے لیے تیاری کرنا ہوتا ہے یہ تمام پروجکٹ ورک یا منصوبہ کام کے جز ہیں۔

3۔ منصوبہ کام

منصوبہ کام سے کیا مراد ہے؟

سیکھے ہوئی تمام استعداد کو بروئے کار لا کر انہیں تجرباتی انداز میں استعمال کر کے انجام دیا جانے والا تشکیلی مشغلہ ہی ''منصوبہ کام'' کہلاتا ہے۔

منصوبہ کام کی اہمیت

تشکیلی جانچ کے جز کے طور پر طالب علم کی تمام مخفی قوتوں کو ابھارنا' فروغ دینا اور انکے استعمال کی وجہ سے ہی منصوبہ کام کی اہمیت میں اضافہ ہوا ہے۔

سیکھے گئے موضوعات کا تجربات میں لائے ہوئے روزمرہ کے مختلف شکلوں/ مواقعوں میں استعمال کرنے کی صلاحیت کو منصوبہ کام انجام دینے کے ذریعہ فروغ دیا جاسکتا ہے۔

منصوبہ کام سیکھے گئی زبان کی استعدادوں کا سماجی زندگی میں باشعور طور پر استعمال کرنے کے طریقہ کو سکھانے کا عمل ہے مل جل کر کام کرنا' سوال کرنا' معلومات حاصل کرنا' ترتیب میں بیٹھنا' پیش کرنا جیسے جملہ نکات کا تجربہ منصوبہ کام کے ذریعہ حاصل کیا جاسکتا ہے

طالب علم ذہنی نشو ونما کے ساتھ ساتھ ایک قسم کا اعتماد' دوستانہ جذبہ' سماجی ہم آہنگی وغیرہ کو اپنے آپ میں فروغ دے سکتا ہے۔ صرف پڑھے گئے نکات کا کاغذ پر اظہار کرنے کے علاوہ سماجی ہم آہنگی' مطابقت کا حصول جیسے نکات کا حامل منصوبہ کام اب (FA) تشکیلی جانچ کا جز ہے بچے کی ہمہ جہتی ترقی کا حصول ہی تشکیلی جانچ (FA) کا اہم مقصد ہے اس لیے منصوبہ کام کے لیے 5 نشانات مختص کیے گئے ہیں۔

کس طرح منعقد کرنا چاہیے۔

☆ درسی کتاب میں ہر سبق کے آخری حصہ ''لسانی سرگرمیاں/ منصوبہ کام'' کے عنوان کے تحت منصوبہ کام کو شامل کیا گیا ہے۔

☆ کس سبق سے متعلق پروجکٹ کو اسی سبق کی تکمیل پر مکمل کروانا چاہیے۔

☆ کمرہ جماعت میں سبق تدریس مکمل ہونے کے بعد اور مشقوں کے انعقاد سے قبل منصوبہ کام طلباء کو تفویض کرنا چاہیے۔

☆ پروجکٹ ورک/منصوبہ کام کس طرح مکمل کرنا ہے طلباء کو مکمل آگہی کروانا چاہیے۔

☆ مشقوں کے انعقاد کے بعد یعنی آخری پیریڈ سے پہلے پیریڈ میں طلباء کو اپنے منصوبہ کام پیش کروایا جائے۔

☆ منصوبہ کام مکمل کرنے کے لیے اجتماعی تعاون کرنے کے باوجود انفرادی طور پر تفویض کیے گئے کام کو انفرادی طور پر کروانا چاہیے اور جانچ کرنا چاہیے۔

☆ منصوبہ کام کے لیے رپورٹ لکھوا کر انہیں محفوظ رکھنا چاہیے

☆ طلباء کو منصوبہ کام انجام دینے کے لیے ایک مخصوص نوٹ بک استعمال کرنا چاہیے۔

☆ منصوبہ کام مکمل کرنے کے لیے معلم ضروری صلاح ومشورے اور ہدایات کے علاوہ لائبریری کتب اور دیگر وسائل کو طلباء کے دسترس میں لاتے ہوئے ان کی مدد کرنا چاہیے۔

☆ ہر منصوبہ کام کی سطح کے مطابق متذکرہ نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے 5 نشانات تک دینا چاہیے۔

نشانات مختص کرنا

تشکیلی جانچ کے تحت منصوبہ کام سے متعلق نکات کو 5 نشانات مختص کیے گئے ہیں ہر سبق کے لیے ایک منصوبہ کام مکمل کرتے ہوئے FA کے اندراج تک کتنے اسباق مکمل ہیں اتنے اسباق کے لیے فی پروجکٹ 5 نشانات یکجا کرتے ہوئے ان کے اوسط کو متعلقہ FA کے کالم میں درج کرنا چاہیے۔

مثلاً اگر FA درج کرنے کے وقت تک اگر چار پروجکٹ تکمیل پاتے ہوں تو ان چار پروجکٹ سے حاصل نشانات کو یکجا کرتے ہوئے جملہ نشانات کو 4 سے تقسیم کرکے حاصل ہونیوالے اوسط کو متعلقہ کالم میں درج کرنا چاہیے۔

طالب علم کی جانب سے انجام دیے جانے والے منصوبہ کام کی سطح کے مطابق زیادہ سے زیادہ پانچ نشانات دینا چاہیے۔

طالب علم کی منصوبہ کام کے لیے ضروری معلومات حاصل کرنے کی مہارت کے لیے 2 نشانات درج کرنے کے طرز عمل کو 2 نشانات اور نمائش اور تشریح کے لیے 1 نشان دیا جاسکتا ہے۔

لی جانے والی احتیاط:

☆ ہر منصوبہ کام کو سبق کی تدریس کے بعد اور مشقوں کے آغاز سے قبل تفویض کرنا چاہیے

☆ آخری استعداد کی تدریس مکمل ہونے پر تمام طلباء کے پروجکٹ موضوعات کی نمائش کرنا اور ان کا جائزہ لینا چاہیے۔

☆ ماضی کی طرح گروہ واری منعقد کئے جانے والے منصوبہ کام کے لیے انفرادی طور پر نشانات دینا ممکن نہیں ہے۔اس لیے انفرادی طور پر منصوبہ تفویض کیا جائے اور انفرادی طور پر مکمل کرنے کے بعد ہی اس سے متعلق نشانات متعلقہ تشکیلی جانچ کے کالم میں درج کرنا چاہیے۔

☆ اسکول کے احاطے میں ضروری کتابیں اور دیگر وسائل مہیا کرنے کے اساتذہ حد درجہ کوشش کرنی چاہیے۔

☆ پروجکٹ رپورٹ کا طلباء ایک دوسرے کی نوٹ بک سے نقل نہ کریں ایسے سخت اقدامات لینا چاہیے۔

☆ اگر منصوبہ کام کی رپورٹ بک جیسی ہو تو انہیں نشانات نہ دیں بلکہ دوبارہ منصوبہ کام تفویض کرتے ہوئے انہیں خود سے کرنے کے بعد ہی نشانات مختص کریں۔

4۔ مختصر امتحان

مختصر امتحان سے کیا مراد ہے؟

عام امتحانات کی طرح کوئی مقررہ وقت یا پھر کوئی قبل از وقت منصوبہ کام بغیر بچوں کی استعدادوں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لینے کے لیے منعقد کیے جانے والا تحریری امتحان مختصر امتحان ہے اس طریقہ امتحان کو بچوں میں امتحان کے خوف کو بڑھائے بغیر قبل از وقت کوئی پرچہ سوالات تیار کیے بغیر وقتاً فوقتاً کسی ایک استعداد کی جانچ کے لیے منعقد کیا جا سکتا ہے۔

سلپ ٹسٹ/مختصر- اہمیت

☆ طالب علم کے تحریری نکات' منصوبہ کام اور دیگر آزاد مشغلوں کے مشاہدے کی طرح ہی تفہیم کردہ یا اخذ کردہ نکات کو وقتاً فوقتاً تحریری طور پر جانچ کرتے ہوئے جائزہ لینے کی حد درجہ ضرورت ہے۔

☆ امتحان کے خوف کو بڑھائے بغیر اور امتحان کے تصور کے بغیر ہی ایک طالب علم کی کسی استعداد میں سطح کا اندازہ لگانے جانچ کرنا ہو تو اسی استعداد پر سلپ ٹسٹ منعقد کرتے ہوئے جانچ کرنی چاہیے۔

☆ بچوں کا استعدادوں کے حصول میں پچھڑ جانے کی نشاندہی کرنے اور دوبارہ تفہیم کے مواقع فراہم کرنے اور تدریسی حکمت عملیوں میں تبدیلی لانے کے لیے سلپ ٹسٹ معاون اور مددگار ہوتے ہیں۔

متذکرہ تین نکات کی جس طرح سے جانچ کرتے ہوئے ہم نے FA میں نشانات کو درج کیا ہے اسی طرح سے سلپ ٹسٹ کے نکات کے لیے بھی 5 نشانات مختص کرتے ہوئے متعلقہ سی سی ای رجسٹر میں درج کرنا چاہیے۔

منعقد کرنے کا طریقہ کار

☆ ہر سبق کی تدریس کے آخر میں مختصر امتحان منعقد کرنا چاہیے۔

☆ ہر سبق کے آخر میں طلباء کن کن استعدادوں میں پچھڑے ہوئے ہیں جانچنے کے لیے ضروری استعداوں پر طلباء کے لیے سلپ ٹسٹ منعقد کرنا چاہیے اس کے ذریعہ بچوں کی جانچ کرنا چاہیے۔

☆ ہر طالب علم کو ایک ہی استعداد میں اور ایک ہی وقت میں نہیں جانچنا چاہیے۔

☆ ہر سبق کے آخر میں سبق کی تدریس کے دوران جن استعدادوں میں طلباء پچھڑے ہوئے ہیں انہیں مدنظر رکھتے ہوئے ان استعداودں کی جانچ کرنی چاہیے۔

☆ ہر سلپ ٹسٹ کے لیے 5 نشانات کا تعین کر لینا چاہیے۔

☆ ایک ہی استعداد کے لیے 5 نشانات دیتے ہوئے جانچ کی جائے یا پھر ضرورت کے لحاظ سے 2 یا تین استعدادوں کو شامل کرتے ہوئے 5 نشانات کے تحت جانچ کی جائے۔

☆ معلم اس بات کو یقینی بنائے کہ ہر طالب علم سلپ ٹسٹ کے علاوہ پروجکٹ ورک/ منصوبہ کام/ اکتسابی جائزہ/ تبصرہ وغیرہ لکھنے کے لیے ایک ہی نوٹ بک استعمال کریں۔

نشانات مختص کرنا

☆ ماباقی تین نکات کی طرح ہی تشکیلی جانچ کے لیے بھی کیے تحت منعقد کئے جانیوالے مختصر امتحان/ سلپ ٹسٹ کو 5 نشانات مختص کیے گئے ہیں۔

☆ ہر سبق کے اختتام پر منعقد کیے جانے والے مختصر امتحان/ سلپ ٹسٹ میں طلباء کے حاصل کیے جانے والے نشانات کو بچوں کی نوٹ بکس میں درج کریں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ نشانات 5 سے زیادہ نہ ہوں۔

☆ ایک تشکیلی جانچ (FA) کے درج کرتے وقت تک جتنے اسباق کے لیے سلپ ٹسٹ رکھا گیا ہے اوران میں حاصل کردہ نشانات کے اوسط کو (FA) کے مہینے میں متعلقہ سلپ ٹسٹ کالم میں درج کرنا چاہیے۔

☆ مثلاً ایک FA تک 4 اسباق مکمل ہوں تو ان چار سلپ ٹسٹ میں حاصل کردہ نشانات کو 4 سے تقسیم کرتے ہوئے اوسط کا تعین کریں اور متعلقہ کام میں درج کریں۔

☆ اور آخر میں چار اہم موضوعات جیسے کتابی جائزہ/ تبصرہ/ مطالعہ کتب' طالب علم کے تحریری نکات' منصوبہ کام اور سلپ ٹسٹ/ مختصر امتحان سے متعلق جملہ 20 نشانات میں سے طالب علم کے حاصل کردہ نشانات کو (FA) میں درج کرنا چاہیے۔

لیے جانے والے احتیاطی اقدامات:

☆ مختصر امتحان کے لیے کوئی خاص وقت کا تعین کرتے ہوئے اعلان نہیں کرنا چاہیے۔

☆ تمام طلباء ایک ہی استعداد کے تحت جانچ کرنا ضروری نہیں ہے۔

☆ کسی طالب علم کو جس استعداد کے تحت جانچنا چاہتے ہوں اسکو اسی استعداد سے متعلق سوالات پوچھے جائیں۔

☆ سبق کے اختتام پر اس سبق سے متعلق استعدادوں کی جانچ کرنی چاہیے۔

☆ مختصر امتحان/ سلپ ٹسٹ کے لیے غیر حاضر طلباء کے لیے دوسرے دن امتحان منعقد کرنا چاہیے۔

☆ تمام طلباء کے لیے سلپ ٹسٹ منعقد کرنا چاہیے۔

☆ قبل از وقت پرچہ سوالات تیار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

☆ ہر سلپ ٹسٹ کے لیے نوٹ بک میں جانچ کرنے میں اس بات کا خیال رکھیں کہ نشانات 5 سے زیادہ نہ دیے جائیں۔

☆ FA تک منعقد کیے جانے والے تمام سلپ ٹسٹ کا اوسط FA کے مہینے میں درج کرنا چاہیے۔

☆ سلپ ٹسٹ کو صرف تحریری امتحان کے طور پر ہی منعقد کرنا چاہیے۔

VIII۔ مجموعی جانچ (پبلک امتحانات کا انعقاد)

مجموعی جانچ کا انعقاد عام طور پر امتحانات کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ان کا انعقاد ایک تعلیمی سال میں تین مرتبہ کیا جانا چاہئے۔پہلی مرتبہ ستمبر/ اکتوبر کے مہینہ میں دوسری مرتبہ دسمبر/ جنوری کے مہینوں میں آخری مرتبہ مارچ/ اپریل کے مہینہ میں کیا جائے۔دسویں جماعت کے پبلک امتحان کے سوائے ماباقی امتحانات کے لئے DCEB کی جانب سے پرچہ سوال تیار کئے جائیں گے۔اس سے متعلق تفصیلات ہم ذیل میں دیکھیں گے۔

☆ استعدادواری میزان(Weightage)	☆ سوالات کی نوعیت
☆ سوالات کی تعداد	☆ نمونہ پرچہ سوالات
☆ سوالات کی قسم-ان کی اہمیت	☆ جوابی بیاضات کی جانچ-ہدایات/ رہنمایانہ اصول
	☆ نمونہ سوالات

A۔ استعدادواری قدر (Weightage)

زبان اول : اردو

استعداد	مختص کردہ نشانات	جملہ نشانات
I۔ سمجھنا-اظہار خیال کرنا	20 نشانات	20
II۔ اظہار مافی الضمیر-تخلیقی صلاحیت کا اظہار (الف) ازخود لکھنا (ب) تخلیقی اظہار	 30 نشانات 10 نشانات	40
III۔ زبان شناسی (الف) لفظیات (ب) قواعد	 10 نشانات 10 نشانات	20
جملہ	80 نشانات	80

زبان اردو کے تحت دو پرچے ہوں گے۔ ہر پرچے کے تحت 40 نشانات ہوں گے، آیئے اب ہم میزانی جدول کا مشاہدہ کریں۔

زبان اول اردو - پرچہ اوّل کا میزانی جدول

استعداد	سوال کی نوعیت	سوالات کی تعداد	ہر سوال کے لئے مختص نشانات	جملہ نشانات
خود لکھنا	مختصر جوابی سوالات	4	3	12
	طویل جوابی سوالات	3	6	18
لفظیات	مختصر ترین جوابی سوالات	2	1	2
	معروضی سوالات	16	½	8

زبان اول اردو - پرچہ دوم کا میزانی جدول

استعداد	سوال کی نوعیت	سوالات کی تعداد	ہر سوال کے لئے مختص نشانات	جملہ نشانات
سمجھنا اظہار خیال کرنا	دیکھا متن (سرسری مطالعہ)	5	1	5
	ان دیکھا متن	5	1	5
	ان دیکھی نظم	5	1	5
	دیکھی نظم (بحوالہ متن تشریح)	1	5	5
تخلیقی صلاحیت کا اظہار	درخواست، ورقیہ، پوسٹر، بروچر، مکالمے، مضمون نویسی	3 میں سے 2	5	10
زبان شناسی	الف: مختصر ترین جواب	5	1	5
	ب: معروضی سوالات	5	1	5
جملہ		29	15	40

زبان اول - اردو

B۔ استعداد واری سوالات کے اقسام، سوالات کی تعداد، نشانات، نوعیت

استعداد	سوالات کے اقسام	حل طلب سوالات کی تعداد	جملہ سوالات کی تعداد	ہر سوال کے لیے مختص کردہ نشانات	جملہ نشانات	استعداد واری جملہ نشانات	سوالات کی نوعیت
I۔ سمجھنا اور اظہار خیال کرنا		4	4	5 نشانات	4×5=20	20	سوالات بچوں کی فہم کی جانچ کرنے کے قابل ہوں۔ 1۔معلوم اقتباس (سرسری مطالعہ سے لازمی طور پر کوئی ایک عبارت دی جائے) 2۔نامعلوم اقتباس 3۔نامعلوم نظم/گیت/اشعار اشارے: مذکورہ بالا اقتباس کو حسب ذیل سے کسی ایک شکل میں سوالات کیے جائیں۔ ☆ سوالوں کے جواب لکھنا ☆ صحیح غلط کی نشاندہی کرنا ☆ خالی جگہوں کو پر کرنا ☆ سوالات تیار کرنا، وغیرہ ☆ حصہ نثر/حصہ نظم/(نامعلوم) کے کلیدی الفاظ کی وضاحت 4۔معلوم نظم اشارے: درج ذیل دو شکلوں میں سوالات کیے جائیں ☆ خلاصہ/اشعار کی تشریح ☆ اشعار مکمل کرنا اور تشریح کرنا

استعداد	سوالات کے اقسام	حل طلب سوالات کی تعداد	جملہ سوالات کی تعداد	ہر سوال کے لیے مختص کردہ نشانات	جملہ نشانات	استعداد واری جملہ نشانات	سوالات کی نوعیت
II۔اظہار مافی الضمیر تخلیقی صلاحیت کا اظہار	مختصر سوالات (4 تا 5 جملوں میں)	4	4	3 نشانات	4×3=12	30	حصہ نثر دو سوالات اور حصہ نظم سے 2 سوالات دیے جائیں (ان میں کم از کم ایک سوال شاعر/مصنف کی طرز تحریر/خیالات/مقصد سے متعلق ہو) طالب علم کو بہر صورت حصہ نثر، حصہ نظم، اور سرسری مطالعہ سے کم از کم ایک ایک سوال کا جواب لکھنا ہوگا۔ ان سوالات کی نوعیت حسب ذیل کی طرح ہو ☆ تجزیاتی ہو۔ ☆ خیالات اظہار کرنے والے ہوں۔ ☆ بیانیہ ہوں۔ ☆ خلاصہ بیان کرنے والے ہوں۔ ☆ مناسب وجوہات کے ذریعہ تائید یا مخالفت میں لکھنے والے ہوں ☆ ردعمل ظاہر کرنے والے ہوں۔ (درسی کتاب کی مشقوں شامل سوالات نہ دیتے جائیں)
(الف) خود لکھنا	طویل جوابی سوالات	6	3	6 نشانات	6×3=18		

استعداد	سوالات کے اقسام	حل طلب سوالات کی تعداد	جملہ سوالات کی تعداد	ہر سوال کے لیے مختص کردہ نشانات	جملہ نشانات	استعداد واری جملہ نشانات	سوالات کی نوعیت
(ب) تخلیقی اظہار	اصناف سخن	3	2	5	2×5=10	10	درسی کتاب میں شامل تخلیقی امور کی بنیاد پر سوالات دیے جائیں (بیانیہ' کہانی' ڈرامہ خط' مضمون' مکالمہ' نظم' گیت' اقوال' نعرے' توصیف نامہ' ورقیہ' انٹرویو)
III۔زبان شناسی (الف) لفظیات	معروضی سوالات	10	10	1	10×1=10	10	معنی' مترادفات' محاورے' اضداد' ہم معنی الفاظ' مرکب الفاظ' وغیرہ کو یا الفاظ کی شکل میں دیں۔ ہدایات: درسی کتاب میں دیے گئے لفظیات کی مشقوں کا مطالعہ کرتے ہوئے اسی نوعیت کے سوالات دیں۔
(ب) قواعد	معروضی سوالات	10	10	1	10×1=10	10	☆ علم عروض' رموز واوقاف' علامات نگارش' اشعار کی تقطیع' (شعر کا وزن) حروف شمسی' حروف قمری' اشعار کے مختلف بحر' علم بیان کے اقسام (تشبیہ' استعارہ' مجاز مرسل' کنایہ) تکراری الفاظ' ترکیب توصیفی' ترکیب اضافی' مبالغہ' حسن تعلیل' تجاہل عارفانہ علم نحو (خبر' مبتداء) جملہ خبریہ' انشائیہ) علم اعداد وغیرہ سے متعلق سوالات دیں۔ ☆ ان نکات سے متعلق کثیر جوابی نشاندہی کرنا' جوڑ لگانا' وغیرہ نوعیت والے سوالات دیں۔

سوالات کے اقسام اور انکی اہمیت

نئی درسی کتب اور امتحانات میں لائے گئے اصلاحات کے تناظر میں پرچہ جانچ کے سوالات کس طرح کے ہوں؟ ایسے سوالات ہی کیوں ضروری ہیں؟ ان کے کیا فوائد ہیں؟ جیسے سوالات کا فہم رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ سوالات میں اسباق واری سوالات کے بجائے استعداد واری سوالات پائے جاتے ہیں۔تو آیئے استعداد واری سوالات کس طرح کے ہوتے ہیں۔اور انکی اہمیت کیا ہے معلوم کریں۔

استعداد واری سوالات

I۔ مطالعہ کا فہم سے متعلق سوالات

II۔ خود لکھنا سے متعلق سوالات

III۔ تخلیقی اظہار سے متعلق سوالات

IV۔ زبان شناسی سے متعلق سوالات

I۔ مطالعہ کا فہم سے متعلق سوالات

یہ سوالات دو طرح کے ہوتے ہیں۔

(i) معلوم اقتباس

(ii) نامعلوم اقتباس

یہ سوالات بچوں میں مطالعہ کے فہم کو جاننے میں مددگار ہوتے ہیں۔دی گئی نظم/عبارت پڑھ کر طلباء پوچھے گئے سوالات کے جواب لکھنے کے قابل ہوں۔اس عمل سے بچوں کو حسب ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

اہمیت/فوائد

☆ روانی کے ساتھ پڑھ سکیں گے۔

☆ پڑھے ہوئے نکات کا فہم حاصل کرسکیں گے۔

☆ پڑھے ہوئے نکات کا تجزیہ کرسکیں گے۔

☆ نثر اور نظم کا خلاصہ یا تشریح کرسکیں گے۔

☆ موقع کے لحاظ سے الفاظ کے معنی اخذ کرسکیں گے۔

ان تمام امور سے متعلق واقفیت حاصل کرنے کے لیے' مطالعہ کا فہم' کے تحت دیے گئے سوالات مددگار ثابت ہوتے ہیں۔زبان کے مختلف اصناف کو پڑھنے' ان سے متعلق فہم حاصل کرنے' جوابات دینے اور لکھنے میں یہ سوالات مددگار ہوتے ہیں۔

II۔خود لکھنا سے متعلق سوالات

خود لکھنے سے مراد بذات خود منطقی انداز میں سوچتے ہوئے اپنے خیالات کو شامل کرتے ہوئے معلوم الفاظ کی مدد سے واضح انداز میں اپنے اظہار خیال کو تحریری شکل دینا ہے۔اس طرح کے سوالات بچوں میں موجود زبان کے مختلف اصناف کو واضح طور پر اظہار کرنے میں مددگار دیتے ہیں۔

یہ سوالات دو قسم کے ہوتے ہیں۔

(i) مختصر جوابی

(ii) طویل جوابی

(i) مختصر جوابی

اس قسم کے سوالات کے جواب 4 یا 5 جملوں میں دینا ہوگا۔ یہ سوالات بچوں کو غور وفکر کرنے پر مجبور کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔

اہمیت/فوائد:

☆ طلباء کسی موضوع سے متعلق وضاحت کرسکیں گے۔

☆ موضوع کو سمجھ کر مثالیں دے سکیں گے۔

☆ مختصر طور پر بیان کرسکیں گے۔

☆ کسی موضوع کو موقع ومحل کے لحاظ سے اطلاق کرسکیں گے۔

☆ جملوں میں موجود اہم تصورات کا فہم حاصل کرسکیں گے۔

☆ جملوں میں موجود پیغامات/ اقدار وغیرہ کو اخذ کرسکیں گے۔

(ii) طویل جوابی

اس قسم کے سوالات کے جواب 10 تا 15 جملوں میں دینا ہوگا۔ یہ سوالات بچوں کی ذہانت کو مکمل طور پر اندازہ لگانے کے لیے مددگار ہوتے ہیں۔

اہمیت/فوائد

☆ طلباء کو سوچنے کا طریقہ اور رجحانات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

☆ وضاحت کرنے اور بیان کرنے کی صلاحیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

☆ استدلالی صلاحیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

☆ بچوں کی پسند اور ناپسند کو مناسب وجوہات کی بناء پر معلوم کیا جاسکتا ہے۔

☆ تنقیدی رجحان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

☆ خیالات کو ترتیب وار ظاہر کر سکیں گے۔

☆ تجزیاتی صلاحیت کی بناء پر لکھ سکیں گے۔

ان سوالات کے ذریعہ کی جانے والی جانچ میں بچوں کے خیالات کو زیادہ اہمیت دی جائے۔

III۔ تخلیقی اظہار سے متعلق سوالات

یہ مہارت بچوں میں موجود تخلیقی صلاحیت کو اجاگر کرتے ہوئے انہیں لسانی اعتبار سے قابل بنانے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اپنے خیالات کو مختلف اصناف کی شکل میں تحریر کرنے کے قابل ہوں۔

اہمیت/فوائد

☆ بچوں کے مختلف اظہار خیالات میں موجود فرق کو جان سکیں گے۔

☆ بچوں میں پائی جانے والی تخلیقی صلاحیت کی شناخت کر سکیں گے۔

☆ بچوں کی طرز تحریر کی شناخت کرتے ہوئے انکی ہمت افزائی کریں۔

☆ زبان کے مختلف اصناف کو اپنی روزمرہ زندگی میں استعمال کر سکیں گے۔

ان سوالات کے جوابات کو جانچتے وقت طلباء کی سطح کو ملحوظ رکھیں نا کہ اساتذہ انہیں اپنی سطح یا نظر سے دیکھیں۔ طلباء کو ابھرتے ہوئے شاعر/مصنف تصور کریں۔ جانچ کے دوران ان کی تخیلاتی اور تصوراتی طرز کا احترام کریں۔

IV۔ زبان شناسی

اس کے تحت بچوں کے دو استعدادوں کی جانچ کی جائیگی۔

(i) لفظیات

(ii) قواعد

(i) لفظیات:

زبان کے اظہار کے لیے لفظیات بہت ہی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس کے تحت دی جانے والی مشقیں مختلف اصناف میں پائی جاتی ہیں۔ کسی طلباء کو کسی بھی صنف میں دیے گئے لفظیات سے متعلق فہم حاصل کرنا ضروری ہے۔ حروف شمسی، حروف قمری، علم بیان کے اقسام، تکراری الفاظ، ترکیب توصیفی، ترکیب اضافی، مبالغہ، حسن تعلیل، علم نحو وغیرہ اس کے حصے ہیں۔

اہمیت/فوائد

☆ موقع و محل کے لحاظ سے لفظیات کا استعمال کر سکیں گے۔

☆ الفاظ کے مرادی اور حقیقی معنوں کو سمجھتے ہوئے استعمال کر سکیں۔

☆ ضرب المثال کو استعمال کر سکیں۔

(ii) قواعد

اس کے تحت زبان کی ترکیب میں موجود فنی پہلو، اسلوب اور طرز وغیرہ کا فہم حاصل کرتے ہوئے انہیں استعمال کرنے کے قابل سوالات پائے جاتے ہیں۔ان میں علم عروض، رموز واوقاف، تکراری الفاظ، ترکیب توصیفی، ترکیب اضافی، مبالغہ، حسن تعلیل، وغیرہ پائے جاتے ہیں۔

اہمیت/فوائد

☆ علم عروض کے ذریعہ اشعار کا وزن معلوم کرسکیں گے۔

☆ رموز واوقاف سے متعلق معلومات حاصل کرسکیں گے۔

☆ ترکیب توصیفی اور ترکیب اضافی سے واقف ہوسکیں گے۔

☆ علم نحو سے متعلق واقف ہوسکیں گے۔

☆ علم بیان کے اقسام سے متعلق فہم حاصل کرسکیں گے۔

اس طرح کے سوالات اور ان کی اہمیت سے متعلق آگہی حاصل ہو تو بچوں سے مختلف استعدادوں کے تحت مشقیں کروانے اور مناسب جانچ کرنے میں معلم کو مدد ملتی ہے۔

استعدادواری نمونہ پرچہ سوالات

مطالعہ کافہم (سرسری مطالعہ) زبان اول (معلوم اقتباس)

I۔ ''میں کہتا ہوں اس نیک کام میں دیر کرنا مناسب نہیں۔عبدالمطلب کے بیٹے عبداللہ کے لیے مکہ میں لڑکیوں کی کمی نہیں۔لوگ تمنائیں کررہے ہیں کہ کیسے ہی ہماری لڑکی کا عبداللہ کے ساتھ رشتہ ہوجائے۔عبداللہ جیسا لڑکا چراغ لے کر ڈھونڈو گے تو بھی سارے عرب میں نہ ملے گا۔اس کا گھرانا قریش کا سب سے محترم گھرانا ہےاس کے باپ عبدالمطلب ''سیدالقریش'' ہیں اوران کا یہ شرف کیا کم ہے کہ چاہ زمزم جسے عمرو بن حرث جرہمی نے بند کرادیا اور کسی کو یاد بھی نہ رہا کہ یہاں اس نام کا کوئی کنواں بھی تھا۔عبدالمطلب نے اپنے بیٹے حارث کو لے کر کھود نکالا۔ابن عم! جلدی کرؤ آمنہ کی تقدیر کے ستارے کو جلد چمکنے دو۔

☆ **ذیل کے سوالوں کے جواب دیجیے۔**

1۔ عبدالمطلب اور عبداللہ کے درمیان کونسا رشتہ ہے؟

2۔ عبداللہ کس شہر کے رہنے والے ہیں؟

3۔ عبدالمطلب کو مکہ میں کس لقب سے جانا جاتا تھا؟

4۔ چاہ زم زم کو بند کروانے والا کون تھا؟

5۔ عبارت میں کن کی شادی کی بات کی گئی ہے؟

II۔ مکہ معظّمہ سے تھوڑی دور پر ایک مقام کا نام مرالظہر ان ہے جوعوام میں وادی فاطمہ کے نام سے مشہور ہے،اسی وادی میں ایک راہب رہتا تھا جس کا نام عیص تھا۔عیص نے تقرب الٰہی کی دھن میں اپنی مذہبی روایات کی بنا پر دنیا چھوڑ رکھی تھی۔موٹا جھوٹا کھاتا پہنتا اورعبادت ومراقبہ میں مصروف رہتا۔سب لوگ اسے عزت اورعقیدت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔عبدالمطلب بھی عیص کے پاس آتے جاتے رہتے تھے۔جس صبح عرب کا آفتاب طلوع ہوا ہے۔اسی دن عبدالمطلب خوشی خوشی عیص کے پاس پوتے کی ولادت کا مژدہ سنانے کے لیے پہنچے۔عیص خانقاہ کے دروازے کی کھجور کے نیچے کوئی عمل پڑھ رہا تھا۔

☆ **اوپر دی گئی عبارت کی بنیاد پر ذیل میں دیے گئے جملوں پر صحیح (✓) یا غلط (×) کا نشان لگائیے۔**

1۔ مرالظہر ان وادی فاطمہ کے نام سے مشہور ہے۔ (   )

2۔ عیص نے تقرب الٰہی کی دھن میں مکہ چھوڑ رکھا تھا (   )

3۔ عیص ایک راہب تھا (   )

4۔ عبدالمطلب غمگین ہوکر پوتے کی ولادت کا مژدہ سنانے عیص کے پاس پہنچے ( )

5۔ عبدالمطلب جب عیص کے پاس پہنچے تو عیص سو رہا تھا ( )

III۔ ذیل کی عبارت پڑھیے۔مناسب الفاظ سے خانہ پری کیجیے۔

آمنہ کے لال کو دودھ پلانے کی سعادت ابولہب کی کنیز ثوبیہ کو نصیب ہوئی۔اس کے بعد عرب کے دستور کے مطابق مکہ کے نوزائیدہ بچوں کو لینے کے لیے باہر کی بستیوں سے دودھ پلانے والی عورتیں آئیں______ اس کو بھی دنیا میں قدم قدم پر مایا کے پھندے لگے ہیں۔ ہر کسی کے دل میں روپے پیسہ کا لالچ ہوتا ہے۔نفع کی تمنا،سود و منفعت کی امید! عرب کی دائیاں بھی اس جذبہ سے خالی نہ تھیں،وہ مکہ اسی تمنا میں آئی تھیں کہ مالدار گھرانوں کے بچے لے کر انعام و اکرام سے اپنی اپنی گود بھر لیں گی۔

1۔ آمنہ کے لال کو دودھ پلانے والی ثوبیہ کس کی کنیز تھیں۔ ______________________

2۔ دائیاں مکہ کو کیوں آئی تھیں۔ ______________________

3۔ مال دار گھرانوں کے بچے گود لینے پر دائیوں کو کیا حاصل ہوتا تھا۔ ______________________

IV۔ ''تم دنیا بھر کے فسانے سنانے بیٹھ گئے شیما کے باپ!اس بچہ کو تو گود میں لو، بنی ہاشم کا چشم و چراغ ،سید القریش عبدالمطلب کو پوتا، عبداللہ کا یتیم اور آمنہ کا لخت جگر ہے یہ نونہال!اور اسکا نام سن کر تو تم جھوم جاؤ گے______(قدرے توقف کے بعد)احمد(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)____اور محمد(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)بھی۔اس کی برکت سے ساری پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔راستہ بھر اس کے نور سے جگمگ جگمگ ہوتی آئی ہے۔''

☆ اوپر دیے گئے پیراگراف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کن پیارے پیارے صفات سے مخاطب کیا گیا ہے۔نشاندہی کر کے لکھئے۔

V۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پانچ سال کی تھی جب حلیمہ انہیں آمنہ کے پاس واپس لائیں اور ماں کی امانت ان کو سونپ دی۔ غم اور خوشی کی جھلکیاں،آمنہ کے نور نظر سے ملنے کی خوشی تھی اور حلیمہ کو جدائی کا غم تھا۔ایک کے لبوں پر مسکراہٹیں اور دوسری کی آنکھوں میں آنسو۔یہ خوشی بھی مسعود تھی اور یہ غم بھی مبارک تھا۔کہ ان دونوں باتوں کا تعلق اس ایک ہی ذات اور ایک ہی وجود سے تھا۔بی بی حلیمہ ارمانوں اور تمناؤں کے ہجوم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد چھوڑ کر واپس ہوئیں،گھر آئیں تو در و بام کو بے رونق اور اجڑ ہوا سا پایا جیسے اس گھر سے بہار رخصت ہو گئی ہو۔

☆ اوپر دی گئی عبارت کی بنیاد پر ذیل کے جدول کو مکمل کیجیے۔

سلسلہ نشان	جملہ	متعلقہ الفاظ
1-	عمر پانچ سال تھی	1-
2-	جدائی کا غم	2-
3-	آمنہ کا نور	3-
4-	بے رونق اور اجڑا ہوا	4-
5-	آمنہ کی امانت	5-

VI- ذیل کی عبارت پڑھ کر پانچ سوالات تیار کیجیے۔

بچپن میں ابو طالب اپنے یتیم بھتیجے محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی اگرچہ کفالت کرتے رہے۔ مگر اس زمانہ میں بھی محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے دوسرے بچوں کی طرح کھیل کود میں بچپن نہیں گزارا۔ چچا کے بار کفالت کو اس طرح ہلکا کیا کہ تمام تمام دن جنگل میں ان کی بکریاں چرائیں۔ بڑے ہو کر وہ خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے اور دنیا کے سب سے زیادہ معزز پیشہ تجارت کو اس عالم اسباب میں آذوقۂ حیات کا ذریعہ بنایا۔ محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے سچے اور بات کے پکّے تھے۔ تجارتی کاروبار میں جس سے معاملت ہو گئی اور جس بات کے لیے زبان دے دی چاہے زمین و آسمان کیوں نہ ٹل جائیں اور تجارت میں کتنا ہی گھاٹا کیوں نہ ہو جائے، اپنے قول اور عہد کی تاویلیں کر کے زبان پھیرنے کا تصور بھی نہ فرماتے۔ کسی سے مال خریدتے تو دینے والے کی مرضی پر چھوڑ دیتے۔ وہ اونچا بھی تول دیتا تو گوارہ فرما لیتے مگر جب خود کسی کو مال بیچتے تو خوب جھکتا ہوا تولتے۔ تاجروں میں آپ کی دیانت اور خوش معاملگی کے تذکرے ہوتے۔

VII- یہ لوگ اسلام لانے کے بعد کچھ سے کچھ ہو گئے ہیں، برائیوں کے پاس تک نہیں پھٹکتے، ہر دم بھلائی اور پاک بازی کا انہیں خیال رہتا ہے جس دین اور جس پیغمبر کی تعلیمات نے سیرت و کردار کو بدل دیا، اس میں یقیناً صداقت پائی جانی چاہیئے۔ شوق و ذوق کی دبی ہوئی چنگاریاں بہت سوں کے دلوں کو گرمانے لگیں، توحید و نیکوکاری کی باتیں سن سن کر سعید روحیں لطف لینے لگیں۔ ایک سال بعد یعنی ۱۲ بعثت نبوی میں یثرب کے بارہ باشندے مکہ آئے۔ یہ لوگ گھروں سے یہ ارادہ کر کے چلے تھے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کی تعلیمات اور اصول دین اپنے کانوں سے سنیں گے، آپ کی نقل و حرکت، رفتار و گفتار اور آپ کے ساتھیوں کے حالات سے اندازہ کریں گے کہ آیا یہ ذات واقعی پیروی کیے جانے کے قابل ہے؟

1- ____________ 2- ____________ 3- ____________

4- ____________ 5- ____________

مطالعہ کافہم -ان دیکھا متن

I۔ ذیل کی عبارت پڑھ کرسوالوں کے جواب لکھئے۔

کیلنڈر راک زمانے سے استعمال ہورہے ہیں۔ہم نے دیکھا کہ وقت پیمائی کے آلات کی ایجاد سے پہلے بھی انسان وقت کی پیائش کرنے لگا تھا۔قدیم زمانے میں انسان نے وقت کی پیائش کا آغاز دن، مہینوں اور موسموں سے کیا۔جو وقت کے قدرتی یونٹ تھے۔اس طرح اس نے پہلا کیلنڈر استعمال کیا۔قدیمی قبائل طلوع تا طلوع کے حساب سے دنوں کا شمار کرتے تھے۔وہ غالباً دونوں کو اتنے ''طلوع'' یا سورج کہتے ہوں گے۔اس پر اپنے زمانے میں اس طرح کے نفیس کیلنڈر نہیں تھے۔جیسے آپ کمرے کی دیوار پر ٹنگے ہیں۔وہ دنوں کا شمار کرنے کے لیے کٹاؤ دار چھڑیاں استعمال کرتے تھے۔اور اتنے ماہ کامل یا اتنے موسم کا حساب رکھنے کے لیے دوری میں گانٹھیں باندھتے تھے۔دراصل ہمارے قدیم ترین کیلنڈر اس قسم کے تھے۔

1۔ قدیم زمانے میں وقت پیمائی کے قدرتی یونٹ کون کونسے تھے؟

2۔ قدیم قبائل دن کا شمار کب سے کب تک کرتے تھے؟

3۔ ماہ کامل اور موسم کا حساب کس طرح رکھا جاتا تھا؟

4۔ اس دور میں کونسے کیلنڈر استعمال کیے جاتے ہیں؟

5۔ کیلنڈروں کا استعمال کب سے کیا جارہا ہے؟

II۔ ذیل کی عبارت پڑھ کر ذیل کے جدول کومکمل کیجیے۔

پیارے بچو! تم جاننا چاہتے ہو یہ ننھا کون تھا؟ یہ ہمارے ملک کے دوسرے وزیراعظم لال بہادر شاستری تھے آپ 12/ اکتوبر 1906ء میں بنارس کے قریب مغل سرائے میں پیدا ہوئے۔اور 10 جنوری 1966 کو آپ تاشقند میں انتقال فرمائے۔آپ کے والد کا سایہ بچپن میں ہی سر سے اٹھ گیا تھا۔گاندھی اور تلک کی تقریروں نے آپ کے اندر حب الوطنی اور آزادی کا نور پیدا کیا اور آپ جنگ آزادی کی لڑائی میں کود پڑے۔جیل کی تکلیفیں اٹھائیں۔

1۔	ہمارے ملک کے دوسرے وزیراعظم	
2۔	شاستری کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی	
3۔	10/جنوری 1966ء	
4۔	حب الوطنی اور آزادی کا نور پیدا کیا۔	
5۔	انتقال کا مقام	

III۔ سلطان محمود غزنوی ایک نیک بادشاہ تھا۔ایاز اسکا خاص وزیر تھا۔جسے سلطان بہت چاہتا تھا۔دیگر وزرا ایاز سے حسد کرتے تھے۔ اسے بادشاہ کی نظروں میں گرانے کی سازشیں کرتے تھے۔ایک دن وزرا نے بادشاہ سے کہا! جہاں پناہ!! ایاز جس پلنگ پر سوتا ہے اس کے نیچے ایک چاندی کا صندوق رکھا ہوا ہے ضرور اس میں ہیرے جواہرات ہوں گے۔سلطان نے ایاز سے پوچھا تو ایاز نے کہا حضور!! آپ

کو اس کی کنجی دیتا ہوں آپ ہی دیکھ لیجیے۔ سلطان محمود نے صندوق کھولا تو اس میں سوائے چند پھٹے پرانے کپڑوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ سلطان نے پوچھا۔ ایاز یہ پھٹے پرانے کپڑے کیوں رکھے ہوئے ہو۔ ایاز نے کہا۔ یہ کپڑے میرے یہاں آنے سے پہلے کے ہیں۔ ہر روز میں انہیں دیکھتا ہوں تا کہ مجھے اپنی مرضی یاد رہے۔ یہ سن کر سلطان محمود بہت خوش ہوا اور ایاز کو انعام و اکرام سے نوازا۔

☆ **درج بالا عبارت کی بنیاد پر ذیل کے جملوں پر صحیح (P) اور غلط (O) کا نشان لگائیے۔**

1۔ سلطان محمود غزنوی ایاز کا وزیر خاص تھا۔ ( ) ( )

2۔ ایاز کا صندوق ہیروں اور جواہرات سے بھرا ہوا تھا۔ ( ) ( )

3۔ ایاز سے سلطان خوش ہوا اور انعام و اکرام سے نوازا۔ ( ) ( )

4۔ تمام وزرا ایاز سے بہت جلتے تھے۔ ( ) ( )

5۔ ایاز پھٹے پرانے کپڑے پہنتا تھا۔ ( ) ( )

IV۔ ذیل کی عبارت پڑھ کر خالی جگہوں کو پر کیجیے۔

اسد اللہ خان نام۔ مرزا لقب۔ پہلے اسد تخلص کرتے تھے بعد میں غالبؔ اختیار کیا۔ ان کو نجم الدولہ دبیر الملک اور نظام جنگ کا خطاب ملا تھا۔ غالبؔ 1796ء میں آگرہ میں پیدا ہوئے۔ ان کا خاندانی سلسلہ ایران کے بادشاہ سے ملتا ہے۔ ان کے دادا شاہ عالم کے عہد میں دلی آئے اور شاہی دربار سے جڑ گئے۔ باپ عبداللہ بیگ خان کے مرنے کے بعد ان کے چچا نصر اللہ بیگ نے ان کی پرورش کی۔ چار برس بعد چچا کا بھی انتقال ہو گیا تو سرکار نے پنشن مقرر کر دی۔ تیرہ برس کی عمر میں شادی ہوئی۔ 1869ء میں انتقال ہوا۔ دہلی میں درگاہ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے پاس دفن ہیں۔ ان کا کلام ''دیوان غالبؔ'' ہے۔

1۔ نام-لقب-تخلص = ____________________

2۔ پیدائش کب اور کہاں = ____________________

3۔ خاندانی سلسلہ = ____________________

4۔ پرورش = ____________________

5۔ غالب کی مزار = ____________________

V۔ ذیل کے جدول کو پڑھیے صحیح جواب کی نشاندہی کیجیے۔

ماں باپ کی طرح استاد کا مرتبہ بھی بلند ہوتا ہے۔ والدین پرورش کرتے ہیں تو اساتذہ پڑھنا لکھنا سکھاتے ہیں۔ استاد کے ہم پر بڑے احسانات ہوتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ استاد کی عزت کریں ادب کریں اور ان کی خدمت کے لیے ہمیشہ تیار رہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ اپنے استاد کی زندگی میں کبھی ان کے گھر کے طرف پاؤں نہ پھیلائے۔ ہارون رشید کے دو بیٹے مامون اور امین تھے۔ پڑھاتے پڑھاتے کسی کام سے استاد کو اٹھنا پڑا تو دونوں لڑکے استاد کی جوتیاں لانے کے لیے دوڑ پڑے اور آپس میں جھگڑنے لگے کہ پہلے میں تو پہلے میں۔ بادشاہ کو خبر ملی تو بہت خوش ہوا۔ اس کے بیٹے استاد کے فرمانبردار شاگرد بن گئے۔

1۔ استاد کے ہم پر بڑے ____________

a) ادھار b) بوجھ c) احسانات

2۔ مامون اور امین ____________ کے بیٹے تھے

a) امام ابو حنیفہؒ b) ہارون رشیدؒ c) اورنگ زیبؒ

3۔ دونوں لڑکے ____________ لانے کے لیے دور پڑے

a) جوتیاں b) لاٹھی c) پانی

4۔ دونوں لڑکے آپس میں ____________

a) بات کرنے لگے b) بغل گیر ہونے لگے c) جھگڑنے لگے

5۔ بادشاہ کو خبر ملی تو وہ بہت ____________

a) غمگین ہوا b) افسوس کرنے لگا c) خوش ہوا

VI۔ ذیل کی عبارت پڑھیے جدول میں دیے گئے جملوں کے لیے مناسب الفاظ لکھئے۔

اساتذہ اور والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں میں شعروادب کا ذوق پیدا کریں۔ شعروادب کے ذریعہ بچوں میں ذوق سلیم پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ وسیع النظر بنتے ہیں۔ جو سنہری مستقبل کا امین ہے۔ شعروادب کا ذوق بچوں میں قوت حافظہ، تخلیقی صلاحیت، اور زبان مہارتوں تو قوف بخشتا ہے۔ عزم و حوصلے کو بڑھاتا ہے۔ تعلیم کے تئیں دلچسپی کو بڑھانے میں شعروادب کا ذوق بچوں کے حق میں مدومعاون ثابت ہوتا ہے۔ بچوں سے ترقی اور اعلیٰ مقام کی امید رکھنا غلط نہیں ہے۔ البتہ اس سے کہیں زیادہ بچوں سے اعلیٰ اقدار اور اعلیٰ اخلاق کی امید رکھنا صحت مندانہ سوچ ہے۔ ہمارے ادب میں شہ پاروں کی کمی نہیں ہے۔ محاورے، کہاوتیں، اور ضرب الشال کو نظموں کی شکل میں سیکھ کر انہیں ادبی حیثیت بخشنے کے وسیع مواقع ہمیں شعروادب فراہم کرتا ہے۔

اس لیے اکثر ماہرین کا خیال ہے کہ اساتذہ ماہرین تعلیم، سرپرست اور والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں میں ادبی ذوق کو فروغ دینے کے لیے خصوصی اقدامات کریں جو آج کی اہم ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔

سلسلہ نشان	جملے	متعلقہ الفاظ
1۔	شعروادب کے ذریعہ بچوں میں	1۔
2۔	بچوں کے حق میں مدومعاون ثابت ہوتا ہے	2۔
3۔	ہمارے ادب میں کمی نہیں ہے	3۔
4۔	بچوں سے اعلیٰ اقدار اور اعلیٰ اخلاق کی امید رکھنا	4۔
5۔	بچوں میں ادبی ذوق پیدا کرنے والے افراد	5۔

نامعلوم سوالات

نامعلوم نظم / اشعار / گیت

1۔

تعمیر ملک و قوم کے معمار کو سلام
آزادیٔ وطن کے نگہدار کو سلام
جو عمر میں گری نہیں باطل کے سامنے
حق پر بندھی ہوئی اسی دستار کو سلام
وہ عزم کا نقیب، خلافت کا تھا نصیب
اس کاروان ہند کے سالار کو سلام
جسکو نہ توڑ پائے فرنگی فریب سے
عزم و عمل کی آہنی دیوار کو سلام

☆ مناسب جواب کی نشاندہی کیجئے۔ 5x1=5

1 ۔ معمار کے معنی ___________ ( )

(a) تباہ کرنے والا (b) تعمیر کرنے والا (c) وسیع نظر رکھنے والا

2۔ شاعر کس دستار کو سلام کر رہا ہے۔ ( )

(a) باطل کی دستار (b) وفا کی دستار (c) حق پر بندھی ہوئی دستار

3۔ شاعر نے عزم و عمل کو کس سے تشبیہ دی ہے۔ ( )

(a) آہنی دیوار (b) فرنگی فریب (c) پتھر کی دیوار

4۔ عزم کا نقیب اور خلافت کا نصیب کون ہے۔ ( )

(a) علم دار (b) ہند کا سالار

2۔ دیئے گئے اشعار پڑھئے اور سوالات کے جوابات لکھئے۔

دنیا کی محفلوں سے اکتا گیا ہوں یا رب
کیا لطف انجمن کا جب دل ہی بجھ گیا ہو
شورش سے بھاگتا ہوں، دل ڈھونڈتا ہے میرا
ایسا سکوت جس پر تقدیر بھی فدا ہو
مرتا ہوں خامشی پر، یہ آرزو ہے میری
دامن میں کوہ کے اک چھوٹا سا جھونپڑا ہو

(1) شاعر کیوں اکتا گیا ہے؟

(2) دل بجھ جانے سے کیا مراد ہے؟

(3) لفظ 'سکوت' کی معنیٰ کیا ہیں؟

(4) شاعر اپنا آشیاں کہاں بنانا چاہتا ہے؟

(5) اس نظم کو ایک عنوان تجویز کیجئے۔

3۔ دی گئی نظم کا عنوان پڑھیے۔ ذیل میں دیئے گئے جملوں پر صحیح یا غلط کا نشان لگائیے۔

گاؤں کو شہر میں تبدیل کر دیا جائے
گاؤں ننگا سہی
دیش کے تن بدن کو سجاتا تو ہے
گاؤں بھوکا سہی
سب کو اپنی کمائی کھلاتا تو ہے۔
بیٹیاں اس کی ہنستی ہوئی کھیتیاں
فصل کے زیوروں میں مچلتی تو ہیں
اس کی کھلیان کی دھول میں پتیاں
سونے چاندی کے سکوں میں ڈھلتی تو ہیں
اس کی پگڈنڈیاں ٹیڑھی میڑھی سہی
کھدری سڑکوں کو چکنا بناتی تو ہیں۔

(1) گاؤں کو شہر میں تبدیل کر دیا جائے۔ (   )

(2) دختران ان کی لہلہاتی کھیتیوں کے مماثل ہیں۔ (   )

(3) گاؤں ملک کی زینت ہوتے ہیں۔ (   )

(4) گاؤں کے تمام راستے بالکل سیدھے ہوتے ہیں۔ (   )

(5) گاؤں بھوکا ہوتا ہے اور سب کو بھوکا رکھتا ہے۔ (   )

4۔ نظم پڑھ کر سوالات کے جوابات لکھیے۔

بازو کے جو بند کھول ڈالے
طائر تڑپ کے پر نکالے
اک شاخ پر جا چہک کر بولا
کیوں پر مرا کیا سمجھ کے کھولا
ہمت نے مری مجھے اڑایا
غفلت نے تیری مجھے چھڑایا

(1) بازو کے بند کس کے کھولے گئے؟

(2) شاخ پر بیٹھ کر پرندے نے کیا سوال کیا؟

(3) پرندے کے مطابق اسے کس چیز نے اڑایا؟

(4) طائر کے معنٰی کیا ہیں؟

(5) صیاد کی کونسی غلطی نے پرندے کو آزاد کیا؟

خود لکھنا کے تحت اسباق واری نمونہ سوالات

1۔ **نعت:**

☆ شاعر نے اس نعت حضورﷺ کے اخلاق کریمہ کو کس انداز میں پیش کیا ہے؟ اپنے الفاظ میں لکھیے

2۔ **شہروں میں کوئی چاند کو ماما نہیں کہتا**

☆ سبق ''شہروں میں کوئی چاند کو ماما نہیں کہتا'' کے مطابق دیہی اور شہری زندگی کے مابین پائے جانے والے فرق کو اپنے الفاظ میں لکھئے۔

☆ ''شہروں میں کوئی چاند کو ماما نہیں کہتا'' سبق کے ذریعہ مصنف کیا پیغام دینا چاہتا ہے۔ اپنے الفاظ میں لکھئے۔

3۔ **قصیدہ**

☆ ''قصیدہ'' کی بنیاد پر اولیاء اللہ کے صفات اور کمالات کو اپنے الفاظ میں لکھئے۔

☆ قصیدے میں شاعر کا مدعا کیا ہے؟

☆ ولی اللہ، اللہ کے دوست اور صاحب کرامات ہوتے ہیں۔ آپ کے علاقے میں موجود کسی بزرگوں کی تفصیلات حاصل کر کے اپنے الفاظ میں لکھئے۔

4۔ **قلی قطب کا سفرنامہ**

☆ شہر حیدرآباد کی تعمیر میں قلی قطب شاہ کے کردار پر روشنی ڈالئے

☆ چار دن کے دورے پر حیدرآباد آئے ہوئے قلی قطب شاہ صرف ایک دن کے بعد ہی لوٹ جانا چاہتے تھے کیوں؟ اپنے الفاظ میں وجوہات لکھئے۔

☆ ''جہانگیر علی میں تمہارے جذبات کی قدر کرتا ہوں۔ لیکن اب بالا حصار تک آ گیا ہوں، اتنی بلندی سے پھر اس شہر کی پستی کی طرف نہیں جانا چاہتا۔'' یہ الفاظ قلی قطب شاہ نے جہانگیر علی سے کیوں کہے؟ وجوہات کا جائزہ لیتے ہوئے اسکی تائید میں لکھئے۔

5۔ **البیلی صبح**

☆ نظم ''البیلی صبح'' میں شاعر نے صبح کے منظر کشی کس انداز سے کی ہے اپنے الفاظ میں لکھے

6۔ **وطن کی خدمت کے ڈھنگ**

☆ ڈاکٹر ذاکر حسین نے ہندوستان کو بدنصیب ملک کہا ہے۔ اس کی وجوہات کیا ہیں۔

☆ ہندوستان کے نوجوانوں کو ڈاکٹر ذاکر حسین کیا نصیحت کرتے ہیں۔ اور کیا پیغام دیتے ہیں اپنے الفاظ میں لکھئے۔

☆ دیش کی ترقی میں نوجوانوں کو کس طرح کا کردار ادا کرنا چاہیے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے چند جملے لکھئے۔

7۔ **غزل**

☆ اس غزل میں غالب کے انداز بیان، انداز تکلم، اور انداز مخاطبت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے الفاظ میں چند جملے لکھئے۔

8۔ دوسرا موسم

☆ سبق ''دوسرا موسم'' میں جوان عورت کی جگہ اگر آپ ہوتے تو کیا کرتے۔ اپنے الفاظ میں لکھئے۔

☆ سبق دوسرا موسم میں نوجوان عورت کے خاندان کے تفصیلات کو اپنے الفاظ میں لکھئے۔

☆ ''اولڈ پیپلز ہومس'' کا قیام ضعیف حضرات کے لیے ایک رحمت یا سہارا ہے۔ اس جملے کی تائید یا مخالفت کرتے ہوئے اپنے خیالات لکھئے۔

☆ اولڈ ایج ہومس میں مجبور اور بے سہارا لوگوں کی خدمت کس طرح کی جاتی ہے۔ اپنے الفاظ میں لکھئے۔

9۔ عورت

☆ نظم ''عورت'' میں شاعر کیفی اعظمی کے انداز بیان اور طرز تحریر کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے الفاظ میں چند جملے لکھئے۔

☆ ''ہر مرد کی ترقی کے پیچھے مرد کا ہاتھ ہوتا ہے'' اس بیان کی وضاحت کرتے ہوئے اپنے خیالات کو قلمبند کیجیے۔

☆ کسی بھی شعبہ میں خواتین کی خدمت کا اعتراف کیوں نہیں کیا جارہا ہے؟ اس کے وجوہات کیا ہوسکتی ہیں؟

☆ آپ کے گھر یا خاندان کی بھلائی میں آپ کے والدہ کے کیا خدمات ہیں بیان کیجیے۔

10۔ ترغیب

☆ ''اگر اعتماد ہو تو تم اپنی قسمت بدل سکتے ہو'' اپنے استاد یادورائی سولومن کے اس قول سے اے۔ پی۔ جے عبدالکلام کس طرح متاثر ہوئے اور کیسے ترقی کی؟ لکھئے۔

☆ اے۔ پی۔ جے عبدالکلام کے تعلیمی سفر کو اپنے الفاظ میں لکھئے۔

☆ اے۔ پی۔ جے عبدالکلام کی ترقی میں کن شخصیتوں نے کس طرح کی مدد کی؟ اپنے الفاظ میں لکھئے۔

11۔ غزل

☆ پروفیسر مغنی تبسم نے اپنی غزل میں خدا تعالیٰ کی جانب سے بندوں کو عطا کی جانے والی عنایتوں اور رحمتوں کا تذکرہ کس طرح کیا ہے؟ اپنے الفاظ میں لکھئے۔

☆ پروفیسر مغنی تبسم کا شمار اردو دنیا کے نامور دانشوروں میں کیا جاتا ہے؟ کیوں؟ وجوہات بیان کیجیے۔

12۔ جانور انسانوں سے ناراض ہیں۔

☆ انسانون کی جانب سے جانوروں پر ہونے والے ظلم کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

☆ سبق میں جانوروں نے انسانوں کے تئیں اپنے غصے اور نفرت کا اظہار کیوں کیا ہے؟ وجوہات بیان کیجیے۔

☆ اگر زمین سے جانور ختم ہو جائیں تو کیا نتائج برآمد ہوں گے لکھئے۔

13۔ خون کا رنگ

☆ ہندوستان کی تہذیب کو گنگا جمنی تہذیب کیوں کہا جاتا ہے؟ وجوہات لکھیے۔

☆ ''خون کا رنگ'' نظم میں شاعر انسان کو خود غرض اور مفاد پرست کے طور پر پیش کیا ہے؟ کیا آپ شاعر کے اس خیال سے متفق ہیں؟ کیوں اور کیسے لکھیے۔

☆ ''نظم خون کا رنگ'' کے ذریعہ شاعر نے ہندوستان کی عوام کو کیا پیغام دینے کی کوشش کی ہے؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

☆ ''کیا لہو ایک نہیں'' کو شاعر نے اپنی نظم میں کس مقصد کے تحت استعمال کیا ہے؟ لکھیے۔

14۔ گوپی چند نارنگ سے ایک انٹرویو

☆ گوپی چند نارنگ کے ادبی کارناموں کی وضاحت کرتے ہوئے ایک مضمون لکھیے۔

☆ ''زبان کا مذہب نہیں ہوتا'' زبان کا سماج ہوتا ہے''۔ کیا آپ گوپی چند نارنگ کے اس بیان سے متفق ہیں؟ کیوں؟ لکھیے۔

☆ اردو زبان کی ترقی کے لیے آپ کیا تجاویز پیش کریں گے؟ لکھیے۔

☆ گوپی چند نارنگ سے انٹرویو کو مدنظر رکھتے ہوئے گوپی چند نارنگ کی شخصیت پر روشنی ڈالیے۔

نمونہ پرچے سوالات
مجموعی جانچ
پرچہ اول

جماعت دہم	نشانات:40
زبان اول: اردو	وقت :2 گھنٹے 45 منٹ

ہدایات :(1) ابتدائی (15) منٹ پرچہ سوال کا مطالعہ کریں اور سمجھیں باقی ڈھائی گھنٹوں میں سوالوں کے جواب لکھیں۔

(2) تمام سوالوں کے جواب] جوابی بیاض میں لکھیں

I۔ اظہار مافی الضمیر ،تخلیقی اظہار، خود لکھنا (30 نشانات)

(A) حسب ذیل سوالوں کے جواب پانچ جملوں میں لکھئے (4×3=12)

1۔ آیا دورائی سولومن کے مطابق ''خواہش، یقین اور توقع، کو سمجھو اوران پر غالب آجاؤ'' اس نصیحت کا عبدالکلام کی زندگی پر کیا اثر ہوا؟

2۔ گاؤں میں کسی کو پانی پلانے سے پہلے مٹھائی نہیں تو کم از کم گڑ ضرور پیش کیا جاتا ہے۔ جبکہ شہروں میں پانی 25 پیسے فی گلاس ملتا ہے۔ کیا آپ مصنف کے اس خیال سے متفق ہیں یا نہیں وضاحت کریں۔

3۔ گیت ''خون کے رنگ'' میں شاعر نے ''کیا لہو ایک نہیں'' کہا ہے، اس مصرعے کے ذریعہ وہ کیا پیغام دینا چاہتا ہے؟

4۔ پروفیسر مغنی تبسم کی ادبی زندگی کا مختصر جائزہ لیجئے۔

(B) حسب ذیل سوالوں کے جواب 10 سطروں میں لکھئے۔ (6×3=18)

5۔ ''نہیں ماجی - اپنی کمی کرنے کے لئے'' رکمنی دیوی کی بیٹی نے لیلا دیوی سے ایسا کس پس منظر میں کہا تفصیل سے لکھئے۔

یا

قلی قطب شاہ نے شہر حیدرآباد کی سیر کے دوران ''آٹو رکشا'' کو ''انوکھی سواری'' کیوں کہا۔

6۔ اپنی نظم البیلی صبح میں کائنات کی خوبصورتی اور دلکشی کو کس پیرائے میں پیش کیا ہے۔

یا

مغنی تبسم نے اپنی غزل میں خدا سے اپنی وارفتگی کا اظہار کن الفاظ میں کیا ہے؟

7۔ مدینہ منورہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کس طرح استقبال کیا گیا؟

یا

مسجد نبوی کی تعمیری سرگرمیوں کو اپنے الفاظ میں لکھئے۔

II- لفظیات **(10نشانات)**

(A) مندرجہ ذیل محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجئے **(2×1=2)**

8- آنسو پوچھنا 9- منگ کی کھانا

(B) حسب ذیل جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے موزوں معنوں کی نشاندہی کرکے علامت A/B/C/D کو جوابی بیاض میں لکھئے۔

(5× 1/2 = 2 1/2)

10- حکومت نے اس ندی کو عبور کرنے کے لئے اس کے اوپر پانچ چھ پل بنا رکھے ہیں۔ ( )

a) داخل ہونا b) گزرنا c) پار کرنا d) چڑھنا

11- جو دیکھے تیرے ظرف کو اس کی نگاہ سے ( )

a) برتن b) ذات c) اشیاء d) ملبوسات

12- اسکی روشنی آدمی کو اتنا مبہوت کر دیتی ہے۔ ( )

a) مصروف b) کارآمد c) مدہوش کردینا d) پریشان کردینا

13- یہ لامتناہی سلسلہ چلتا رہا۔ ( )

a) نہ ختم ہونے والا b) انتہا کو پہنچنے والا

c) جلد انجام پانے والا d) دیر سے ختم ہونے والا

(C) ذیل جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے موزوں مترادفات کی نشاندہی کرکے علامت A/B/C/D کو جوابی بیاض میں لکھئے۔

(4× 1/2 = 2)

14- احمد ایک دانا لڑکا ہے۔ ( )

a) شریف/ اچھا b) عقلمند/ ہوشیار c) بے وقوف/ نالائق d) لائق/ فائق

15- راشد نے جیب پر اچٹتی نظر ڈالی ( )

a) سرسری/ نادانستہ b) خوفناک/ ڈرپوک c) بڑی/ بے خیالی d) بے توجہی/ عدم توجہی

16- سائنس کا مضمون ہمارے لئے ہمیشہ روحانی بالیدگی کا ذریعہ رہی ہے۔ ( )

a) بہتر و اچھا b) عظمت و اخوت c) طاقت و قوت d) افزائش و بڑھوتری

17- اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے اعلیٰ دماغ طلبہ کی معیت میں رہنا ہوگا۔ ( )

a) ہمسری/ برابری b) ہم دماغی/ ہم برابری c) ساتھ/ ہمراہی d) افزائش و بڑھوتری

(D) ذیل جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کی موزوں اضداد کی نشاندہی کرکے علامت A/B/C/D کو جوابی بیاض میں لکھئے۔

(4× 1/2 = 2)

18۔ راشد نیم گرم پانی سے وضو کرتا ہے۔ ( )

a) تھوڑا b) آدھا c) خوب d) پورا

19۔ آج صبح کا مطلع ابرآلود تھا۔ ( )

a) مقطع b) صاف c) نکھار d) سبز

20۔ حلیمہ کی اونٹنی نحیف ولاغر تھی۔ ( )

a) توانا b) کمزور c) سست d) اونچی

21۔ اس کی آشفتہ حالی بیان کرو۔ ( )

a) اچھی حالت b) خوشحالی c) مفلوک الحالی d) بہتر حالت

(E) ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو سابقہ/ لاحقہ سے پر کرتے ہوئے علامت A/B/C/D کو جوابی بیاض میں لکھئے۔

(4× 1/2 = 2)

22۔ نور روزانہ اپنے بھائی سے فون پر..................کلام ہوتا ہے۔ ( )

a) دُرشت b) تیز c) ہم d) بر

23۔ اسکی نافرمانی کی وجہ سے اس کی والدہ..................دل ہوگی ( )

a) خوش b) بد c) درد d) خلوص

24۔ آج کا موسم ساز..................ہے۔ ( )

a) گار b) دار c) باز d) کار

25۔ ان کی روح..............باتیں دل کو لگی۔ ( )

a) بند b) باز c) دار d) پرور

نمونہ پرچے سوالات
مجموعی جانچ
پرچہ دوم

جماعت دہم | نشانات:40
زبان اول: اردو | وقت :2 گھنٹے45 منٹ

I۔سمجھنا-اظہار خیال کرنا (20نشانات)

(A) درجہ ذیل عبارت پڑھ کر سوالات کے جواب لکھئے (5×1=5)

اۓ بھائیو! کسی کو زندہ جاوید اور جیتی جاگتی کرامات دیکھنی ہو تو ہمارے ساتھ جنگل میں چلیے تمام سوکھے اور بدرونق کھیتوں میں ہریالی نظر آتی ہے۔فصل پر اس قدر رعنائیوں کے ساتھ تو آج تک بہار نہیں آئی۔تمام کھیت باغ و بہار بن گئے۔کونپلوں کا اُٹھان اور ڈالیں کی بڑھوار اس غضب کی ہے۔جیسے دنوں کے ہوتے چند ساعتوں میں خوشے لگ جائیں گے۔رات کی رات میں کیا ہو گیا؟ چھتہ کی ایک بوند بھی بادلوں سے نہیں گری۔اور ہم کہتے ہیں کہ دھواں دھار بارش ہو بھی جاتی تو بارش کا اثر آخر ہوتے ہوتے ہوتا ہے۔!قبیلہ بنوسعد کے غلہ کی پیداوار میں عرب کا کوئی قبیلہ برابر نہ کر سکے گا۔

1۔ بنوسعد کے سوکھے کھیتوں اور کھلیانوں میں شادابی کی کی وجہ کیا تھی؟
2۔ مندرجہ بالا عبارت کس کے زبانی بیان کی جا رہی ہے؟
3۔ عرب کے قبائل کس معاملے میں ربیلہ بنوسعد کے برابری نہیں کر سکتے تھے؟
4۔ کس چیز کا اثر رفتہ رفتہ ہوتا ہے؟
5۔ یہ ”عبارت“ دُرِیتیم کے کس عنوان کے تحت ہے؟

(B) درجہ ذیل اقتباس پڑھ کر پانچ (5) سوالات بنائیے؟ (5×1=5)

عبدالکلام نے اپنے بہت سے ہم وطنوں کے سامنے ہندوستانی زندگی کے بہترین پہلوؤں کو بذات خود پیش کیا۔رامیشورم' ٹامل ناڈو میں ایک کم تعلیم یافتہ کشتی کے مالک کے یہاں وہ 1931 میں پیدا ہوئے۔ایک دفاعی سائنس داں کی حیثیت سے ان کے بے مثال کردار نے انہیں اس مقام عروج پر پہنچا دیا کہ انہیں ہندوستان کا سب سے بڑا شہری انعام بھارت رتن عطا کیا گیا۔

(C) اشعار پڑھ کر سوالات کے جواب لکھئے۔ (5×1=5)

اُلٹی ہوگئی سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا اس بیماریٔ دل نے آخر کام تمام کیا
عہد جوانی روروکاٹا' پیری میں لیں آنکھ موند
یعنی رات بہت تھے جاگے صبح ہوئی آرام کیا

11) تدبیر سے کیا مراد ہے؟
12) شاعر کے مطابق سب تدبیریں الٹی ہوگئیں، کیوں؟
13) ''کام تمام ہونا'' کیا مطلب ہے؟
14) اشعار میں سے محاوروں کو تلاش کر کے لکھئے۔
15) ان اشعار میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟

(د) ان اشعار کا مطلب بحوالہ متن تشریح کیجئے۔ (1×5=5)

دل ناداں تجھے ہوا کیا ہے آخر اس درد کی دوا کیا ہے
ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار یاالٰہی یہ ماجرا کیا ہے

II۔ تخلیقی اظہار (10 نشانات)

(i) ذیل میں سے کسی دو سوالات کے جواب لکھئے (2×5=10)

17۔ اپنے دوست کو خط لکھئے جس میں آپ کے اسکول میں منائے گئے ''یوم اطفال'' کا تفصیلی ذکر ہو۔
18۔ صدر مدرس کے نام دو یوم کی رخصت کی درخواست لکھئے۔
19۔ آپ اپنے اسکول کی لائبریری میں فیروز اللغات حاصل کرنے کے لئے جارہے ہو، لائبریری میں داخل ہوتے ہی آپ کا سامنہ لائبریرین سے ہوا۔ آپ کے اور لائبریرین کے درمیان ہونی والی گفتگو کو مکالمے کی شکل میں لکھئے۔

آپ: السلام علیکم
لائبریرین: وعلیکم السلام
آپ:
لائبریرین:
آپ:
لائبریرین:

III۔ قواعد **(10 نشانات)**

(الف) حسب ذیل سوالات کے جواب، جوابی بیاض میں لکھیں (5×1=5)

20۔ اس شعر میں کونسی صنف پائی جارہی ہے؟

نازکی اُس کے لب کی کیا کہئے
پنکھڑی گلاب کی سی ہے

21۔ ''آپ'' اور ''آس'' میں اصولِ تخطیی کے لحاظ سے کتنے حرف پائے جاتے ہیں؟

22۔ کسی کے قول کو نقل کرنے کے لئے جملہ میں کونسی علامت نگارش کا استعمال کریں گے؟

23۔ ''احمد محنتی لڑکا ہے'' اس جملے میں مبتداء کی نشاندہی کیجئے۔

24۔ ''علم البیان'' کی تعریف لکھئے۔

(ب) حسب ذیل سوالوں کے صحیح جواب کی علامت A/B/C/D کو جوابی بیاض میں لکھئے۔ (5×1=5)

25۔ یہ مرکب اضافی کی مثال ہے۔ ( )

a) اچھا انسان b) نیا قلم c) گلدستہ d) گھر کا بھیدی

26۔ حرف ابجد کے لحاظ سے ''م'' کی عددی قیمت ہے ( )

a) 30 b) 20 c) 40 d) 10

27۔ کمر خمیدہ نہیں بے سبب ضعیفی میں زمین ڈھونڈ رہا ہوں مزار کے قابل ( )

اس شعر میں یہ صنعت پائی جارہی ہے۔

a) تضاد b) تجاہل عارفانہ c) حسب تعلیل d) مبالغہ

28۔ ''انور گھر گیا'' یہ جملہ ہے ( )

a) جملہ انشائیہ b) جملہ خبریہ c) مرکب جملہ d) توصیفی جملہ

29۔ لفظ کو اس کے اصلی معنی کے علاوہ کسی دوسرے معنی میں استعمال کرنا کہلاتا ہے۔ ( )

a) تشبیہ b) استعارہ c) کنایہ d) تلمیح

جوابی بیاض کو جانچنا- ہدایات/ اشارے

نشانات مختص کرنا- اشارے

جماعت دہم کی نئی درسی کتاب کے مطابق تمثیلی سوالیہ پرچہ تیار کیا ہے کسی طرح کے سوالات دیے جائیں گے؟ کونسے استعداد کو کتنے نشانات مختص کیے گئے جاتے ہیں؟ جوابات کو کن اشاروں/ ہدایات کے مطابق جانچنا ہے؟ وغیرہ سے متعلق اساتذہ کو واضح طور پر فہم حاصل ہونا ضروری ہے۔ آیئے! سوالیہ پرچہ کی ساخت کے مطابق ان باتوں کا مشاہدہ کریں گے۔

I- پڑھنا-فہم حاصل کرنا

(الف) معلوم اقتباس دے کر 5 سوالات دیے جائیں گے (5 نشانات)

(اس کے لیے سرسری مطالعہ سے کسی بامعنی پیراگراف کو منتخب کیا جاتا ہے)

(ب) نامعلوم اقتباس دے کر 5 سوالات دیں (5 نشانات)

(بامعنی ادبی گوشہ/ سماجی موضوع/ نکتہ دیے جائیں)

(ج) نامعلوم نظم دیکر سوالات دیے جائیں (5 نشانات)

(مشہور نظم/ اشعار دیں)

اس طرح دیے گئے تمام سوالات معروضی نوعیت کے ہونگے اس لیے صحیح جواب کے لیے نشانات دیے جائیں گے۔

(د) معلوم نظم دیے کر اشعار کی تشریح/ مفہوم بیان کرنا' 'یا' پہلا مصرعہ/ آخری مصرعہ دے کر نظم/ مصرعے مکمل کرتے ہوئے خلاصہ لکھنے کے لیے کہنا

☆ اشعار کی تشریح کرنے سے متعلق...

- اطلاق کرنا ...... (1 نشان)
- الفاظ-معنی ...... (3 نشان)
- بغیر غلطیوں کے لکھنے پر...... (1 نشان)

کل ...... 5 نشانات

☆ نظم/ مصرعے مکمل کر کے خلاصہ لکھنے سے متعلق

- مناسب الفاظ سے اشعار کے وزن کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کرنے پر 2 نشانات
- خلاصہ/ مفہوم صحیح طور پر لکھنے پر 2 نشانات
- املہ کی غلطیوں کے بغیر لکھنے پر 5 نشانات

II۔ اظہار مافی الضمیر - تخلیقی صلاحیت کا اظہار (40 نشانات)

(i) خود لکھنا (30 نشانات)

(الف) مختصر جوابی سوالات (12 نشانات)

دری کتاب میں دیے گئے سوالات کو راست طور پر نہیں دینا چاہیے۔

بلکہ اسی نوعیت کے (4) سوالات دیے جائیں ہر ایک سوال کے لیے 3 نشانات مختص کیے گئے ہیں۔ (4×3=12)

مختصر جوابی سوالات کے لیے نشانات مختص کرن

جواب میں موضوع، جملہ بندی، ترتیب 2 نشانات

املہ کی غلطیوں کے بغیر لکھنے پر 1 نشان

(ب) طویل جوابی سوالات (18 نشانات)

حصہ نثر کے اسباق، حصہ نظم کے اسباق اور سرسری مطالعہ کے ہر ایک حصہ سے دو سوالات دیے جاتے ہیں۔ ہر ایک حصہ سے ایک سوال کا جواب دینا ہوگا۔ ہر ایک سوال کے لے 6 نشانات مختص کیے گئے ہیں۔

طویل جوابی سوال کے لیے مختص کئے گئے نشانات (6×3=18)

- موضوع کے مطابق مطلب بیان کرنے پر	......	2 نشانات
- جمہ بندی، ترتیب	......	2 نشانات
- الفاظ کا استعمال	......	1 نشانات
- املہ کی غلطیوں کے بغیر لکھنے پر	......	1 نشانات
کل	......	6 نشانات

☆ خود لکھنا استعداد کے تحت طویل جوابی سوالات کے جوابات کی نوعیت۔

☆ حالات سے متعلق بیان/ وضاحت۔

☆ اپنے الفاظ میں خلاصہ/مفہوم بیان کرنا۔

☆ غور و فکر، تخیلات، اور مشاہدات پر مبنی۔

☆ دیے گئے موضوع سے متعلق اپنے خیالات کو جوڑ کر جواب دینا۔

☆ تفہیم کردہ معلومات کی وضاحت کرنا۔

☆ ایک صنف کو تبدیل کر کے دوسرے صنف میں لکھنا۔

☆ کسی موضوع کے تائید یا مخالفت کرتے ہوئے لکھنا۔

☆ روزمرہ زندگی میں اطلاق کرتے ہوئے لکھنا۔

☆ شاعر/مصنف کے خیالات کی وضاحت کرنا۔

☆ اشعار کی تشریح کرنا۔

☆ مماثلات/تفرقات کی نشاہدی کرتے ہوئے لکھنا۔ مثلاً (گاؤں - شہر)

☆ شاعر کا مقصد/ مدعا بیان کرنا۔

☆ حقائق کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھنا۔

☆ تجزیہ کرنا۔

(ii) تخلیقی صلاحیت کا اظہار:

درسی کتاب میں تخلیقی صلاحیت کا اظہار کرنے کے استعداد کے تحت دیے گئے سوالات کی نوعیت رکھنے والے سوالات دیے جائیں گے لیکن ان سوالوں کو ہو بہو نہیں دیے جائیں گے۔ 3 سوالوں میں سے دوسوالوں کے جواب لکھنا ہوگا۔ ہر ایک سوال کے لیے 5 نشانات مختص کیے گئے ہیں۔

تخلیقی صلاحیت سے تعلق رکھنے والے سوالات اصناف سخن کے مختلف صورتوں میں ہونگے۔ نکات واری مختص کیے جانے والے نشانات ذیل کی طرح ہو۔

تخلیقی صلاحیت کا اظہار سے متعلقہ نکات:

☆ بیان کرنا۔

☆ شار کے طرز تحریر کو بیان کرنا/ وضاحت کرنا۔

☆ گفتگو لکھنا۔

☆ مختصر ڈرامے سے تحریر کرنا۔

☆ نعرے/اقوال زرین لکھنا۔

☆ فہم/ تجربات کو خط کے صورت میں لکھنا۔

☆ انٹرویو کے لیے سوالنامہ تیار کرنا۔

☆ نظم/گیت لکھنا۔

☆ تہنیت نامہ/توصیف نامہ لکھنا۔

☆ مضمون نویسی۔

☆ کہانی لکھنا۔

☆ کہانی کو طول دینا۔

☆ ورقیہ لکھنا۔

☆ تصویر اتار کر رنگ بھرنا۔

☆ واقعہ بیان کرنا - (مشاہدہ کرنا)

صنف	مختص کردہ نشانات
دیے گئے موضوع کی وضاحت کرنا/ بیان کرنا	مماثلات/تفرقات موزوں ذخیرہ الفاظ 3 نشانات جملہ بندی، ترتیب 1 نشان املہ کی غلطیوں کے بغیر 1 نشان
گفتگو کو کم از کم 2 کرداروں پر مبنی (ہر ایک کردار سے متعلق 5 جملے لکھیں	کردار سے متعلق گفتگو 3 نشانات جملہ بندی، ترتیب 1 نشان املہ کی غلطیوں کے بغیر 1 نشان
خط	خط لکھنے کے اصول وضوابط (مقام، تاریخ، مخاطبت، پتہ، دستخط) 2 نشانات موضوع کے مطابق 2 نشانات جملہ بندی، املہ کی غلطیوں کے بغیر لکھنا 1 نشان

صنف	مختص کردہ نشانات
نظم/گیت لکھنا کم از کم 5 تا 8 اشعار پر مشتمل	- موضوع کی مناسبت سے لکھنے پر 2 نشانات - موزوں الفاظ کا استعمال (شاعری سے ذخیرہ الفاظ) 2 نشانات - املہ کی غلطیوں کے بغیر لکھنے پر 1 نشان
انٹرویو کے لیے سوال نامہ تیار کرنا (کم از کم 10 سوال لکھیں)	- انفرادی معلومات حاصل کرنے والے سوالات 2 نشانات - موضوع پر مبنی سوالات 2 نشانات - سوالات کی ترتیب، ربط 1 نشان - املہ کی غلطیوں کے بغیر لکھنے پر 1 نشان
نعرے، اقوال زرین لکھنا (کم از کم 5 نعرے یا اقوال زرین لکھیں)	- موضوع کے مطابق ہونے پر 2 نشانات - ذخیرہ الفاظ 1 نشان - اختتام 1 نشان - جملہ بندی۔ املہ کے غلطیوں کے بغیر لکھنے پر 1 نشان
مضمون	تعارف 1 نشان موضوع کی وضاحت 2 نشانات - اختتام 1 نشان - جملہ بندی۔ املہ کے غلطیوں کے بغیر لکھنے پر 1 نشان
کہانی کو طول دینا (6 تا 8 جملے)	- با معنی انداز میں طول دینے پر 2 نشانات - طرز تحریر 1 نشان - اختتام 1 نشان - جملہ بندی۔ املہ کے غلطیوں کے بغیر لکھنے پر 1 نشان

مختص کردہ نشانات	صنف
- عنوان، ناشر 1 نشان - پیغام 2 نشانات - موضوع -اہمیت- 1 نشان - جملہ بندی-املہ کے غلطیوں کے بغیر لکھنے پر 1 نشان	ورقیہ
- تہنیت قبول کرنے والے کے تفصیلات، موقع ومحل 2 نشانات - توصیفی انداز میں مناسب الفاظ کو استعمال کرنے پر 1 نشان - طرز تحریر 1 نشان - املہ کی غلطیوں کے بغیر لکھنے پر 1 نشان	تہنیت نامہ/توصیف نامہ
- آغاز/ترکیب 1 نشان - بیان کرنا 2 نشانات - اختتام 1 نشان - املہ کی غلطیوں کے بغیر لکھنے پر 1نشان	واقعہ نگاری/ مشاہدہ کردہ واقعہ بیان کرنا

III- زبان شناسی:

(الف) لفظیات (10 نشانات)

درسی کتاب میں دیے گئے الفاظ معنیٰ، مترادفات، اضداد، واحد جمع، تذکر وتانیث، لاحقے، جملے، ضرب المثال وغیرہ میں سے کسی 5 عنوانات کے تحت 2 سوالات کے لحاظ سے کل 10 سوالات دیے جاتے ہیں۔ ہرایک سوال کے لیے 1 نشان مختص کیا گیا ہے۔ یہ سوالات چونکہ معروضی سوالات ہیں۔ جواب صحیح ہونے پر ہی نشانات دیے جائیں

(ب) قواعد:

درسی کتاب میں دیے گئے جملے کی شناخت، اقسام، رموز واوقاف، مرکب الفاظ وغیرہ سے سوالات دیے جاسکتے ہیں۔ علم عروض، تقطیع، علم بیان، صنعت مبالغہ، حسن تعلیل، وغیرہ سے سوالات دیے جاسکتے ہیں۔ 5 سکشن کے تحت سکشن سے 2 سوال کے لحاظ سے جملہ 10 سوالات دیے جائیں گے۔ جن کے 10 نشانات ہونگے۔ چونکہ یہ بھی معروضی سوالات ہیں، جاب صحیح ہونے پر ہی نشانات دیے جاتے ہیں۔

IX۔ جماعت دہم-سبق کی تدریسی وسائل-حوالہ جاتی کتب

اردو کی نئی درسی کتب کی تدریس کے لیے معاون حوالہ جاتی کتب

1۔ سلام/لغت پر مشتمل مختلف شعراء کی لکھی ہوئی کتابیں
2۔ مسدس حالیؔ
3۔ منوررانا کی تصنیف کردہ کتاب ''چہریں دیادرہتے ہیں''
4۔ ذوقؔ کے مجموعہ کلام
5۔ دیوان غالبؔ
6۔ مجتبیٰ حسین کے مزاحیہ مضامین
7۔ جوش کا مجموعہ کلام ''شعلہ اور شبنم''
8۔ ڈاکٹر ذاکر حسین کے تقاریر کا مجموعہ
9۔ کشمیری لال ذاکر کا مجموعہ کلام ''تجھے ہم ولی سمجھتے''
10۔ کلیات کیفی اعظمی
11۔ ''پرواز'' - ڈاکٹر اے۔ پی۔ جے عبدالکلام
12۔ شبیر صدیقی کی تصنیف ''رنگ بدلتے لوگ''
13۔ کلیات بیکل اتساہی
14۔ گوپی چند نارنگ نمبر - انشاء
15۔ سیرت النبی ﷺ -
16۔ قواعد کے مختلف کتب

جیسے : علم نحو۔

علم عروض۔

علم بیان۔

X۔ معلم کی آمادگی

کسی کام کو بخوبی انجام دینے کے لیے مناسب منصوبے اور وسائل کے ساتھ تیاری ضروری ہوتی ہے۔مختلف شعبوں میں کام کرنے والے افراد اپنے پیشے سے متعلق مہارتوں کو حاصل کرنا ضروری ہے۔اسی طرح اساتذہ کو بھی اپنی تیاری کرنا ضروری ہے۔والدین کئی ایک امیدوں کے ساتھ اپنے بچوں کے مستقبل کو ہمارے حوالے کر رہے ہیں اور انکی یہ امید ہوتی ہے کہ بچوں کا مستقبل تابناک ہو۔ان امیدوں پر کھرے اترنے اور اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھانے کے لیے معلم کو نئے خیالات کے ساتھ اپنے آپ کی اصلاح کرنا ضروری ہے۔کمرہ جماعت میں تدریسی واکتسابی سرگرمیوں کو انجام دینے کے لیے معلم کو کس طرح کی تیاری ضروری ہے آیئے بحث کریں۔

اساتذہ کی آمادگی کیوں ضروری ہے؟اور کن کن امور پر کس طرح کی آمادگی ضروری ہے۔

طلباء کو نئی درسی کتابوں کے تمام استعدادوں ک حاصل کرنے کے لیے معلم ایک اہم رول ادا کرتا ہے۔طلباء میں سوچ کر گفتگو کرنے' پڑھنے' فہم حاصل کرنے' خود لکھنے' تخلیقی اظہار کرنے' منصوبہ کام انجام دینے اور توصیفی رجحانات جیسی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لیے معلم کی تیاری ضروری ہے۔

معلم کن کن امور میں کس طرح کی تیاری کریں

معلم کو چاہیے کہ وہ حسب ذیل تین امور کی تیاری کریں۔وہ؛

1۔ تدریس

2۔ جانچ

3۔ تشکیلی؛ مجموعی جانچ کے لیے طلباء کو آمادہ کرنا

1۔ تدریس کے لیے آمادگی

جماعت دہم کے آغاز سے ہی طلباء کو نئی درسی کتابوں کے مطابق مشق کروائیں۔

- ☆ سالانہ منصوبہ سبق اور تدریس واکتسابی اشیاء کو قبل از وقت تیار کرلیں۔
- ☆ کمرہ جماعت میں لسانی ماحول پیدا کریں۔یعنی مناسب تدریسی واکتسابی سرگرمیاں انجام دی جائیں۔اور اس کے لیے ضروری اشیاء کو دسترس میں رکھیں۔
- ☆ تخلیقی اظہار اور منصوبہ کام کے انعقاد کے لیے ضروری وسائل کی نشاندہی کرتے ہوئے ضروری اشیاء کو اکٹھا کریں۔
- ☆ تدریس کے دوران بچوں کو سوچنے اور فہم پہنچانے کے لیے ضروری سوالات تیار کریں۔
- ☆ تدریس کیا ضروری معلومات کو اکٹھا کرنے کے لیے Information and Communication technology کا استعمال کریں۔(مثلاً: انٹرنٹ ،CDs اور کمپیوٹر وغیرہ)
- ☆ بچوں میں مطالعہ کے تیئں دلچسپی پیدا کرنے کے لیے کتابوں کے تبصرہ کرنے کے لیے کمرہ جماعت میں لائبریری کا انتظام کیا جائے۔
- ☆ طلباء کو از خود مشقوں پر عمل کرنے کی ترغیب دلوانے کے لیے اپنے آپ کو تیار کریں۔
- ☆ مختلف الفاظ کے استعمال کے لیے لغت کا مشاہدہ کروائیں۔
- ☆ بچوں کے لکھے گئے تحریری نکات کو مشاہدہ کرنے، تصحیح کرنے، اور ضروری ہدایات دینے کے لیے اپنے آپ کو تیار رکھیں۔
- ☆ خصوصاً بچوں کو گائیڈ، اسٹڈی میٹریل وغیرہ کا استعمال کرنے نہ دیں

2۔ جانچ سے متعلق آمادگی

جانچ سے کیا مراد ہے؟

بچوں کی ترقی کا بروقت اندازہ لگاتے ہوئے مناسب اقدامات لیناہی جانچ کہلاتا ہے۔جانچ دو طرح سے کی جائے۔

I۔ تشکیلی جانچ

تشکیلی جانچ کے چار آلات (Tools) ہوتے ہیں۔

1۔ کتاب کا مطالعہ-تبصرہ

2۔ تحریری نکات

3۔ منصوبہ کام

4۔ مختصر امتحان

1۔ **کتاب کا مطالعہ-تبصرہ**

مطالعہ کیا درکار کتب کو اسکول کی لائبریری یا دیگر لائبریری سے حاصل کرتے ہوئے بچوں سے مطالعہ کروانے کے لیے مناسب انتظام کریں مہینے میں ایک مرتبہ کتابوں کے تبصرہ سے متعلق رپورٹ لکھوائیں۔(اگر کتاب چھوٹی ہو تو مکمل کتاب پر اور اگر کتاب ضخیم ہو تو کسی ایک واقعہ یا کہانی لے کر اس پر تبصرہ کروائیں)

2۔ **تحریری نکات**

☆ سبق کے کونسے نکات کو کس طرح لکھوائیں۔منصوبہ تیار کرلیں

☆ درکار وسائل کا انتظام کرلیں۔

☆ کس دن استعداد کو کس طرح مشق کروائیں۔اس کا تعین کرلیں۔

☆ تمام مشقوں کے جوابات کو بچوں سے از خود لکھوانے کے لیے درکار ہدایات تیار کرلیں۔

3۔ **منصوبہ کام**

☆ درسی کتاب میں موجود منصوبہ کام کی فہرست تیار کرلیں۔

☆ منصوبہ کام کی نوعیت کے مطابق ان کی درجہ بندی کرلیں۔

☆ منصوبہ کام منعقد کرنے کے لیے درکار وسائل اکٹھا کرلیں۔

☆ منصوبہ کام کے لیے ضروری معلومات کو کہاں اور کس طرح اکٹھا کیا جائے۔اس سے متعلق ضروری ہدایات کو قبل از وقت تیار رکھیں۔

☆ منصوبہ کام کے لیے ضروری تمام انتظامات کرلیں۔

4۔ **مختصر امتحان**

☆ مختصر امتحان استعدادوں کے تحت کن بچوں کے لیے کن امور کے تحت منعقد کیا جائے۔اسکا تعین کرلیں۔

☆ مختصر امتحان میں کونسے طلباء کن استعدادوں میں پچھڑے ہوئے ہیں اس کا مشاہدہ کرتے ہوئے ان کی ترقی کے لیے کس طرح کی مشق کروائی جائے اسکا تعین کرلیں۔

II۔ **مجموعی جانچ**

☆ اسباق واری نمونہ سوالات تیار کرلیں۔

☆ جوابی بیاض جانچنے کی ترتیب حاصل کرلیں۔

☆ استعداد واری پرچہ سوالات تیار کرلیں۔

☆ بچوں کو جوابات لکھنے کا فہم فراہم کرنے کے لیے ضروری منصوبہ تیار کرلیں۔

طلباء کو پبلک امتحانات کے لیے تیار کرنا

- ☆ سبق کے تحت بچوں کو غور و فکر کرنے والے سوالات تیار کرلیں۔
- ☆ بچوں سے مشق کروانے کے لیے استعداد واری نمونہ سوالات تیار کرلیں۔
- ☆ تشکیلی اور مجموعی جانچ کے تحت بچوں کی ترقی کی بنیاد پر پچھڑے طلباء کو متعلقہ استعدادوں پر مشق فراہم کرنے کے لیے منصوبہ تیار کرلیں۔
- ☆ پبلک امتحانات میں جواب دینے سے متعلق کس طرح مشق کروائی جائے۔اس سے متعلق ضروری ہدایات مرتب کرلیں۔
- ☆ مجموعی جانچ کے جوابی بیاضات میں عطا کردہ نشانات سے متعلق بچوں کو فہم پہنچانے کے لیے ضروری طریقہ کار تیار کرلیں۔
- ☆ پبلک امتحان کے نمونہ پرچہ سوالات سے متعلق بچوں کو آگہی فراہم کرنے کے لیے ضروری اصول مرتب کریں۔
- ☆ مطالعہ کے فہم کے تحت نامعلوم نظم/ نثر/ گیت جیسے امور سے آگہی فراہم کرنے کے لیے درکار نظمیں/ نثری مضامین تیار کرکے رکھ لیں۔
- ☆ بچوں سے مشق کروانے کے لیے خود لکھنا' کے تحت دئے گئے سوالات کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسباق واری زائد سوالات (درسی کتاب کی مشقوں سے تعلق نہ رکھتے ہوں) تیار کرلیں۔
- ☆ بچوں سے مشق کروانے کے لیے تخلیقی اظہار/ توصیف کے تحت دیے گئے سوالات کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے زائد سوالات تیار کرلیں۔
- ☆ بچوں سے مشق کروانے کے لیے زبان شناسی (لفظیات' قواعد) کے تحت دیے گئے سوالات کی نوعیت کے دیگر سوالات تیار کرلیں۔